

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاللّٰی هُوَ خَمْسٌ وَاكْبَرُ وَاكْبَرُ وَاكْبَرُ وَاكْبَرُ وَاكْبَرُ

اور یہ کہ طہی ہے جس نے ہنسایا اور رُلیا اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور چلایا (مجموعہ ۲۲۲۲)

# مکتوبات مسعودی

(غم نامے اور تعزیت نامے)

مؤتَبِر

محمد عبدالستار طاہر نقشبندی

۵۶۶۲-ای، ناظم آباد کراچی (سٹی)  
اسلامی پبلسٹی ہاؤس پاکستان - ۷۱۲۲۳ / ۶۲۶۰۲

ادارہ شوریہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تَدْرِكُهُ الْغَيْبُ وَلَا يَمْلِكُ الْبَدْوَانُ وَلَا يَأْتِيهِ أَشْرٌ مِّنْ أَحَدٍ

اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور ٹلایا اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا (نجم: ۲۲-۲۳)

# مکتوبات مسعودی

(غم نامے اور تعزیت نامے)

مُتَبَعًا

محمد عبدالستار طاہر نقشبندی

۶/۲، ۵-ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۲۲۲/۱۲۰۰۱

ادارہ مسعودی

## حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں

مکتوبات مسعودی	عنوان
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	مصنف
محمد عبدالستار	مرتب
سید شعیب افتخار مسعودی	حروف ساز
جیلانی پرنٹ انٹرپرائزز	
کراچی فون: ۵۶۹۳۳۲۷	
۱۳۴	ضخامت
ایک ہزار	تعداد
اول	اشاعت
۱۳۲۳ھ/۲۰۰۲ء	طباعت
حاجی محمد الیاس مسعودی	طابع
ادارہ مسعودیہ، کراچی	ناشر
	قیمت

## ملنے کے پتے

- ۱۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، شوگن مینشن، محمد بن قاسم روڈ، آف ایم۔ اے جناح روڈ، عید گاہ، کراچی
- ۲۔ فرید بک اسٹال، ۲۸۔ اردو بازار، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 صَلَّیْ عَلَیْ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

## ابتدائیہ

رنج و الم کی حقیقت وہی جان سکتا ہے جس نے پے در پے صدمے اٹھائے ہوں۔  
 اُس کے دل کا حال کیا ہوگا، ہوش سنبھالتے ہی جسے متواتر دکھوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مشق  
 ستم کا نشانہ بننے والا غم کا خوگر ہو جاتا ہے۔ بقول شاعر

مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ کی ذات بین  
 الاقوامی سطح پر جانی پہچانی جاتی ہے۔ ان کی علمی ثقاہت، شخصیت و جاہت سے کسی کو انکار  
 نہیں، ان کا علم، کرم اوروں سے سوا ہے، پے در پے صدمات نے انہیں کندن بنا دیا  
 ہے، وہ کوئی تکلیف آنے پر واویلا نہیں کرتے بلکہ اس میں بھی راحت محسوس کرتے  
 ہیں۔ مالک حقیقی کو محبوب حقیقی مان کر اس کی رضا میں خوش رہتے ہیں۔ اپنی مرضی کے  
 برعکس مالک کی رضا میں خوش رہنا کس قدر کٹھن ہے، یہ تو اس راہ کے مسافر ہی جانیں  
 وگرنہ یہاں تو یہ عالم ہے۔

کہہ رہا ہے شورِ دریا سے سمندر کا سکوت  
 جس کا ہے جتنا ظرف، اتنا ہی وہ خاموش ہے

○

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

اللہ کے پیاروں کو نہ کوئی خوف ہے نہ غم..... اللہ کے جو پیارے ہوتے ہیں، وہ سب سے نیارے ہوتے ہیں، وہ اپنی مثل آپ ہیں۔ ہر ایک نے رنج اٹھایا اور رنج ہی میں لطف اٹھایا..... یہ اعزاز یہ امتیاز یونہی حاصل نہیں ہوتا۔ یہ سب رب انام کی توفیق اور خاص رحمت سے ہے۔ یہ ممتاز حیثیت اسی کی عطا سے ہے۔ اگر اُس کے پیاروں پر کوئی مشکل گھڑی آتی ہے تو اُس کے لطف و کرم سے وہ اُس دشوار منزل پر کامرانی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ اس امتحان محبت میں سرخرو ہو کر نکلتے ہیں۔ پیشک وہی حوصلہ بخشنے والا ہے، اُسی کے خوان کرم سے دلجوئی و دل بستگی کا سامان ہوتا ہے۔ وہ کسی پر اُس کی طاقت سے زیادہ بار نہیں ڈالتا..... وہ علیم وخبیر ہے، اسے سب پتہ ہے جو ہو چکا ہے، جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے۔

حضرات اہل اللہ ہمارے لیے روشن مثالیں ہیں، روشن راستے ہیں، جن پر چل کر ہی منزل مراد کا حصول ممکن ہے۔ ان کی اتباع، ان کی اطاعت، ان کی پیروی ہی میں بھلائی ہے۔ ان کی راہ سے ادھر ادھر ہونے والے کہیں کے نہیں رہتے۔ نہ اپنے آپ کے، نہ کسی اور کے..... آئیے ان کا ہاتھ تھام لیں..... آئیے ان کے پیچھے پیچھے ہو چلیں۔



اوائل عمری سے ہی حضرت مسعود ملت کو اپنے جن پیاروں سے جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑا، اس کی تفصیل پیش خدمت ہے:

☆ برادر بزرگ حضرت مولانا منور احمد علیہ الرحمہ ۱۹۴۳ء میں دہلی میں وصال فرما گئے۔ اس وقت حضرت مسعود ملت کی عمر ۱۳ برس تھی۔

☆ ہمیشہ محترمہ آمنہ بیگم علیہا الرحمہ نے دہلی میں ۱۹۴۵ء میں وصال فرمایا۔

☆ والدہ ماجدہ سیدہ عائشہ بیگم علیہا الرحمہ کی دہلی میں ۲۹ رجب المرجب/۱۹ جون ۱۹۴۷ء کو رحلت ہوئی۔ اس وقت مسعود ملت ۷ برس کے تھے۔

☆ برادر بزرگ حضرت مولانا منظور احمد علیہ الرحمہ کا ۱۳۶۹ھ/۲۸ مئی ۱۹۴۹ء کو حیدرآباد، سندھ میں انتقال ہوا۔ آپ کی علالت کی اطلاع پر حضرت مسعود ملت دہلی سے تیمارداری و عیادت کے لیے تشریف لائے مگر ان کی زندگی نے وفات کی اور غریب الوطنی میں یہ صدمہ اٹھانا پڑا۔

☆ پدربن سید شفیق شیخ الاسلام حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ کا سانحہ ارتحال ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ/۲۸ نومبر ۱۹۶۶ء دہلی میں وقوع پذیر ہوا۔ یہ روح فرسا خبر آپ کو پاکستان میں ملی، جنازے میں شریک نہ ہو سکے۔ غریب الوطنی میں یہ دوسرا بڑا صدمہ تھا۔

☆ برادر نسبتی حضرت مولانا شفیق احمد ۱۹۶۸ء میں کراچی میں داغ مفارقت دے گئے۔  
☆ پھر ایک ہی سال میں دو اور بڑے بھائیوں نے اس دارِ فانی کو خیر باد کہا۔ حضرت مولانا حافظ محمد احمد علیہ الرحمہ یکم رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ/۲۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو دہلی میں محبوب حقیقی سے جا ملے۔

☆ حضرت علامہ مفتی محمد مظفر احمد علیہ الرحمہ ۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو کراچی میں دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

☆ پدربن سید الحاج سید مظہر علی شاہ علیہ الرحمہ نے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۵ء کو کراچی میں سفر آخرت اختیار کیا۔

☆ برادر نسبتی حافظ سید محمد حفیظ الرحمن علیہ الرحمہ نے بھاول پور میں ۲۸ ذیقعد ۱۴۰۴ھ/۲۶ اگست ۱۹۸۴ء کو جان عزیز جان آفریں کے سپرد کردی۔

☆ برادر نسبتی اور شیخ مجاز حضرت علامہ مفتی محمد محمود احمد الوری علیہ الرحمہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ/۱۲ اپریل ۱۹۸۷ء کو عالم بقا کو چلے گئے۔

۱۔ والد گرامی پروفیسر ڈاکٹر سید محمد عارف، گورنمنٹ کالج بہاولپور

۲۔ والد گرامی صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، پرنسپل دارالعلوم رکن الاسلام مجددیہ، حیدرآباد، سندھ

پروفیسر فیاض احمد کاوش لکھتے ہیں:

”غم و الم نے ان کے اخلاق و کردار کی حنا بندی کی ہے۔ مستقل مصائب و آلام کی بھٹی میں تپ کر کندن بنے ہیں..... یہ سارے حادثے موصوف کی جان زار پر ٹوٹے رہے، مگر ڈاکٹر صاحب قبلہ کا قدم کسی منزل پر نہ ڈگ گیا۔“



آپ حضرت مسعود ملت سے مل کر ہرگز یہ محسوس نہیں کر سکتے کہ ان کا دل کس قدر شکستہ ہے۔ وقت نے کتنے بڑے بڑے صدمات سے دوچار کیا ہے۔ مگر ان کی گفتگو میں شگفتگی، ان کے کلام میں تازگی اور ان کی ہر بات میں زندگی محسوس ہوتی ہے۔ ان سے مل کر قلب و روح کو عجب سی فرحت ہوتی ہے۔

آپ کے خطوط سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ آپ نے دوسروں کے غم کو بھی اپنا ہی غم سمجھا ہے۔ اہل تعلق سے یوں تعزیت فرماتے ہیں کہ غمگین اپنا غم بھول جاتے ہیں۔ آپ انہیں صبر کی تلقین اس انداز پر فرماتے ہیں کہ انہیں اپنا دکھ، دکھ نہیں محسوس ہوتا..... دلجوئی و دلداری کا ہنر سیکھنا ہو تو آپ سے سیکھے۔

آپ کے مکاتیب پر کام کرتے ہوئے ایسے تعزیتی خطوط نظر سے بارہا گزرے جو انفرادیت کے حامل ہیں جو اسوۂ حسنہ کی یاد دلاتے ہیں، جو سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے عبارت ہیں۔ اس پہلو کی اہمیت کے پیش نظر ان خطوط کو مجموعی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ہم سب کو بھی سیدی مرشدی حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید مجاہد، کی پیروی میں رنج میں راحت کا مزا اٹھانا چاہئے اور اللہ پاک کے حضور یہ دعا کرنا چاہئے:

۱۔ فیاض احمد کاوش، پروفیسر: ”مینارۃ نور مولانا پروفیسر محمد مسعود احمد۔“ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور نومبر ۱۹۷۶ء

”اے مولیٰ تو اپنے لطف و کرم سے اس رنج کو راحت سے بدل دے! بے شک  
 تنگی کے بعد آسانی ہے، تنگی کے بعد آسانی ہے!“  
 مولائے کریم اپنے پیارے حبیب رؤف رحیم کی محبتوں، رحمتوں، عظمتوں،  
 رفعتوں اور برکتوں کے طفیل ہم سب کا خاتمہ بالا ایمان فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم۔

خاکپائے صاحبِ دلاں  
 محمد عبدالستار طاہر عفی عنہ  
 ہجویری کلاتھ ہاؤس  
 ای ۱۱۱ / اے پیر کالونی، واٹسن  
 لاہور کینٹ۔ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

آغاز ۱۰ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

۳۱ اکتوبر ۱۹۹۸ء

بروز ہفتہ

تکمیل ۲۳ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

۱۳ نومبر ۱۹۹۸ء بروز جمعۃ المبارک



الحمد لله

# مشمولات

محمد عبدالستار طاہر

ابتدائیہ

تقدیم

شخصیات (مکتوب الیہم)

- ☆ علامہ اقبال احمد فاروقی، لاہور
- ☆ پروفیسر امتیاز احمد سعید، اسلام آباد
- ☆ مولانا افتخار احمد قادری، ریاض سعودی عرب
- ☆ سید اویس علی قادری، کراچی
- ☆ پروفیسر افتخار علی، حیدرآباد سندھ
- ☆ ابوالنصر انس فاروقی مجددی، دہلی
- ☆ مولانا تاج محمد مظہر صدیقی القادری، پشاور
- ☆ صاحبزادہ جعفر آغا، کوئٹہ
- ☆ مولانا حسن المآب، مینگورہ، سوات
- ☆ حضرت قاری سید حفیظ الرحمن، بہاولپور
- ☆ خلیل احمد رانا، جہانیاں، خانیوال
- ☆ مولوی دوست محمد درس، مٹھی، ضلع تھر پارکر سندھ
- ☆ عزیزہ رضیہ بیگم، رقیہ بیگم، خدیجہ بیگم حیدرآباد، سندھ
- ☆ سید ریاست علی قادری، اسلام آباد
- ☆ پروفیسر سعید احمد، بہاولپور

- ☆ سید شہود حسن، بہاولپور
- ☆ نواب زادہ مرزا صلاح الدین محشر لوہاری، اسلام آباد
- ☆ ڈاکٹر صداقت اللہ خاں یوسف زئی، بدایوں
- ☆ طارق نیازی، اسلام آباد
- ☆ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیز، بریلی شریف
- ☆ مولوی عطا محمد درس، مٹھی، سندھ
- ☆ علامہ پروفیسر عبدالغفور سومرو نقشبندی، شکارپور
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، حیدرآباد سندھ
- ☆ ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم، دہلی
- ☆ پروفیسر غیاث الدین قریشی، نیوکاسل، انگلینڈ
- ☆ بیگم پروفیسر غیاث الدین قریشی، نیوکاسل، انگلینڈ
- ☆ پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش، میرپور خاص، سندھ
- ☆ مولانا شیخ فضل الرحمن قادری، مدینہ منورہ
- ☆ مولانا کوثر نیازی، اسلام آباد
- ☆ مولانا محمد احمد قریشی مظہری، لاہور
- ☆ سید محمد امیر شاہ گیلانی، پشاور
- ☆ صوفی محمد اسرائیل الخیری، پشاور
- ☆ صاحبزادہ محمد اشرف مجددی، لاہور
- ☆ خواجہ معز الدین اشرفی، حیدرآباد دکن
- ☆ حکیم محمد افتخار حسین اظہر چشتی، ڈیرہ نواب صاحب
- ☆ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری، بریلی شریف
- ☆ پروفیسر مبشر احمد، لاہور
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق مظہری، لاہور
- ☆ صاحب زادہ سید محمد طاہر مظہری، اسلام آباد

- ☆ راجہ محمد طاہر ایڈووکیٹ، جہلم
- ☆ ڈاکٹر محمد طفیل، اسلام آباد
- ☆ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور
- ☆ خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی مجددی، پشاور
- ☆ حکیم محمد عاقل چشتی مظہری مسعودی، دھام پور بجنور، بھارت
- ☆ حافظ محمد عثمان نقشبندی، لاہور
- ☆ شیخ محمد عارف قادری ضیائی، مدینہ منورہ
- ☆ علامہ مفتی محمد عارف، بریلی شریف
- ☆ حافظ محمد فیاض احمد، لاہور
- ☆ شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ
- ☆ صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی، ملتان
- ☆ حاجی محمد مقبول احمد قادری ضیائی، لاہور
- ☆ مظہر محمود احمد قریشی مسعودی، لاہور
- ☆ مفتی محمد مکرم احمد مظہری، دہلی
- ☆ میاں محمد محبوب الہی رضوی انجینئر، چوینیاں
- ☆ ڈاکٹر محمد مجیب احمد، دہلی
- ☆ سید نور محمد قادری، گجرات
- ☆ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، کراچی
- ☆ پروفیسر ولی محمد، بہاولپور



علامہ اقبال احمد فاروقی (مدیر ماہنامہ جہانِ رضا، مالک مکتبہ نبویہ، لاہور):  
 برادر خورد ڈاکٹر محمد سعید احمد مظہری دہلوی کے وصال کی اطلاع فرمائی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۳ شوال ۱۴۱۶ھ / ۳ مارچ ۱۹۹۶ء

مکرمی زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نوازش نامہ اور مطلوبہ شمارہ موصول ہوئے۔ عنایت و کرم کا ممنون ہوں۔ امام احمد رضا سے متعلق جس ہندوستانی ٹکٹ کا آپ نے ذکر فرمایا وہ ایک عزیز نے ہندوستان سے بھیج دیا ہے۔

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۱۸ فروری ۱۹۹۶ء رات تین بجے فقیر کے برادر

اصغر مولانا ڈاکٹر محمد سعید احمد انتقال فرما گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون!

دعا فرمائیں مولیٰ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین!

وہی ہنساتا ہے، وہی رلاتا ہے۔ وہ مارتا ہے، وہ جلاتا ہے۔ انعام وایلام سب اسی کی

طرف سے ہیں اور اس کی نسبت سے سب پیارے ہیں۔

میری ہوس کو عیش دو عالم بھی تھا قبول

تیرا کرم کہ تُو نے دیا دل دکھا ہوا

برادر مرحوم حضرت والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ کے محبوب

فرزند تھے۔ فقیر سے چار برس چھوٹے تھے۔ قرآن کریم، اردو، فارسی، عربی کی تعلیم

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔ قاری و مقرر تھے۔ نعت بڑے سوز و گداز

سے پڑھتے تھے۔ ماہر ڈاکٹر اور نباض تھے۔ مزارات اہل اللہ کی زیارت ان کا معمول

تھا۔ نواب نظام الدین اولیا، حضرت امیر خسرو اور خواجہ باقی باللہ علیہم الرحمہ کے مزارات پر تو ہر جمعرات کو پابندی سے حاضر ہوتے تھے۔ ان کی یہ حضریاں قبول ہوئیں اور وہ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی درگاہ کے سجادہ نشین بنائے گئے۔ مسجد شریف میں خطابت بھی وہی فرماتے تھے۔ بڑے مرنجان مرتج، خوش مزاج، بلند اخلاق..... سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں محقق عصر حضرت زید ابوالحسن فاروقی علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔..... اجازت و خلاف بھی حاصل تھی۔ مسجد فتح پوری میں برسوں نشست رہی۔ اسی مسجد فتح پوری کے صحن میں مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے پہلو میں ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ کو بعد نماز ظہر سپرد خاک کر دیا گیا۔

مثل ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا

نور سے معمور یہ خاکی شہستان ہو ترا

پس ماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو صاحبزادگان ڈاکٹر مجیب احمد، حافظ محمد احمد اور چار صاحبزادیاں ہیں۔ مولائے کریم سب کو صبر و استقامت عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



پروفیسر امتیاز احمد سعید (اسلام آباد):

(وزارت امور مذہبی، اسلام آباد، اسلام آباد حکومت پاکستان) سید ریاست علی

قادری علیہ الرحمہ (بانی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی و اسلام آباد) کی رحلت پر غم

نامہ ارسال فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر

۲۶ جنوری ۱۹۹۲ء

مکرمی زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، نوازش نامہ موصول ہوا۔ یاد آوری کا ممنون ہوں۔  
محترم سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ کی اچانک مفارقت ایک عظیم المیہ ہے۔ انا اللہ و  
انا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے، آمین! اہل  
سنت پر مرحوم کے بڑے احسانات ہیں، ان کو امام احمد رضا کے مشن سے سرفروشانہ لگاؤ  
تھا۔ اسی لگن میں جان عزیز جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

اپنی زندگی کا آخری خط یکم جنوری ۱۹۹۲ء کو فقیر کو لکھا جس میں محبت ہی محبت اور  
خلوص ہی خلوص ہے۔ ہماری آپ کی ملاقات میں بھی انہیں کا خلوص و محبت جلوہ گر  
ہے۔ پہلی ملاقات کراچی میں انہیں کے مکان پر ہوئی۔ احباب کی رائے یہ ہے کہ اسلام  
آباد میں ادارے کی شاخ کی آپ نگرانی فرمائیں۔ امید ہے کہ صاحبزادہ سید وجاہت  
رسول قادری صاحب نے تفصیلاً آپ کو لکھا ہوگا آپ کی توجہ اور تعاون ضروری ہے۔

محترم سید ریاست علی قادری صاحب کراچی سے چلتے وقت فقیر کی تالیفات  
”آخری پیغام“ اور ”فتاویٰ مسعودی“ پبلشروں سے لے گئے تھے تاکہ وزارت کی  
طرف سے ممکنہ مدد کے لیے کوشش کریں۔

سید صاحب اسی سال ریٹائر ہونے والے تھے۔ فقیر بھی ۳۰ اپریل کو ریٹائر ہو رہا  
ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایک تفصیلی خط لکھا تھا، ہمدردی و خلوص کا آئینہ..... حیف  
وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

گورنمنٹ کالج، ٹھٹھہ کے اساتذہ کو آپ کی کتابیں دی تھیں۔ یہاں بھی استادوں سے کہا ہے مگر آج کل نہ استادوں میں ذوق مطالعہ ہے اور نہ طالب علم میں۔ سندھ کی صورتحال یہی ہے جو نہایت افسوس ناک ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد



مولانا افتخار احمد قادری (ریاض، سعودی عرب):  
کے والد گرامی کے وصال پر تعزیتی مکتوب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر (سندھ)

۲۹ جنوری ۱۹۹۲ء

محترم المقام زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کیا ہے، ملا ہوگا۔ حال ہی میں محترم مولانا محمد احمد مصباحی صاحب کا عنایت نامہ ملا جس سے آپ کے والد ماجد علیہ الرحمہ کے وصال کی جانکاہ خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ حضرت مرحوم کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے اور آپ کو صبر و استقامت ارزانی فرمائے۔ آمین!

اس میں شک نہیں یہ صدمہ نہایت ہی جاں گداز ہے۔ ۱۹۶۶ء میں فقیر بلوچستان میں تھا کہ آل انڈیا ریڈیو سے حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ کی خبر وصال سنی۔ دل کا جو

حال ہوا، کیا عرض کروں۔ آپ کی بھی وہی کیفیت ہوگی۔ فقیر یہاں رہ کر آخری دیدار سے محروم رہا مگر خدا کی شان اسی روز خواب میں حضرت مرحوم نے دیدار سے مشرف فرمایا۔ آپ ہندوستان تشریف لے گئے لیکن دیدار میسر نہ آسکا، قلب حزیں کا کیا حال ہوگا۔ مولائے کریم اپنی رضا پر راضی رکھے اور اس غم کو ہمارے لیے اجر و ثواب کا ذریعہ بنائے۔ آمین!..... اہل خانہ اور یہ فقیر آپ کے غم میں شریک ہیں۔

غالباً یہ المناک خبر آپ کو مل گئی ہوگی کہ ۳ جنوری کو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی و صدر جناب سید ریاست علی قادری بریلوی علیہ الرحمہ اچانک وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! انہوں نے بڑے خلوص اور جانکاہی سے ادارے کو قائم کیا اور اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر اس کو پروان چڑھایا۔ جامعات میں امام احمد رضا کا تعارف کرایا۔ عدالت کے ججوں اور دانشوروں کو امام احمد رضا کی دہلیز پر لا کر کھڑا کیا..... ان کو اپنے مشن سے والہانہ لگاؤ تھا اور اسی لگن میں جان عزیز جان آفریں کے سپرد کر دی۔ مولائے کریم ان کی دینی و ملی خدمات کو قبول فرمائے اور ادارے کو ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

عرصہ ہوا برادر محمد عارف رضوی صاحب نے کوئی خط تحریر نہ فرمایا۔ فون کریں تو سلام عرض کر دیں۔ حضرت شیخ فضل الرحمن قادری مدظلہ العالی کی خدمت میں بھی سلام نیاز پیش کر دیں۔ کبھی کبھی مدینہ منورہ کے درو دیوار بہت یاد آتے ہیں۔ اللہ اللہ!

ہم کو نہیں کام جگر اور کسی سے

کافی ہے بس اک نسبت سلطان مدینہ

بھابی صاحبہ کو سلام کہہ دیں۔ بچوں کو دعائیں، اہل خانہ بالخصوص احقر زادہ محمد

مسرور احمد سلمہ سلام عرض کرتے ہیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ ایک اور خط ۱۸/محررہ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/۲۳/مارچ ۱۹۹۲ء  
میں رقم فرماتے ہیں۔

والد گرامی علیہ الرحمہ کی مفارقت ایک عظیم حادثہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس صدمہ جانکاہ  
پر آپ کو استقامت عطا فرمائے اور آپ کی دینی خدمات کو ان کے لیے صدقہ جاریہ  
فرمائے، آمین! والدین، اللہ کی رحمت ہیں۔ ان کی رضا و خوشنودی میں اولاد کے لیے  
جنت کی بشارت ہے مولیٰ تعالیٰ والدین مرحومین کی خوشنودی کو آپ کیلئے ذخیرہ آخرت  
بنائے۔ آمین! آپ نے حج بدل کی سعادت حاصل کی، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین!

☆

سید اویس علی قادری ابن سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ  
(کراچی)

کے نام تعزیت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج

سکھر، سندھ

۷/فروری ۱۹۹۲ء

عزیز سلیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کراچی میں ہیں، مجھے نہیں معلوم آپ کا قیام  
کس جگہ ہے۔ میں تعزیت کے لیے آپ کی دادی صاحبہ کے ہاں گیا تھا۔ معلوم ہوا  
آپ کسی دوسری جگہ رہتے ہیں۔ سوچا کہ اسلام آباد کے پتے پر بھیج دوں، شاید میرا خط  
آپ کو مل جائے۔

آپ کے والد صاحب کی جدائی کا غم ناقابل بیان ہے۔ جب ہمارا یہ حال ہے تو آپ کا اور والدہ صاحبہ کا کیا حال ہوگا۔ جب خیال آتا ہے دل غم میں ڈوب جاتا ہے۔

۲۸/راور ۲۹/دسمبر ۱۹۹۱ء کو ادارے میں ملاقاتیں رہیں۔ ۳۰/دسمبر کو میں سکھر روانہ ہوا اور وہ ۲/جنوری کو اسلام آباد روانہ ہوئے۔ یکم جنوری کو انہوں نے شاید اپنی زندگی کا آخری خط مجھے لکھا جو ۲/جنوری کو ڈالا اور یہاں ۱۱/جنوری کو ملا۔ سکھر آنے کے بعد ۲/جنوری کی رات کو اچانک دم گھٹنے لگا۔ رات ۲ بجے تک یہ کیفیت رہی، پھر میں سو گیا۔ صبح ۱۱ بجے کے قریب معلوم ہوا کہ سید صاحب ہم سے جدا ہو گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! یقین نہ آتا تھا۔ کراچی فون کر کے تصدیق کی تو دل بیقرار ہو گیا اور آنسو جاری ہو گئے۔

کیا معلوم تھا کہ ۲۹/دسمبر کی ملاقات آخری ملاقات تھی۔ وہ ایک عظیم انسان تھے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت کے مشن کے لیے اپنی جان کی قربانی دے دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے درجے بلند فرمائے۔ آمین! انہوں نے ۱۹۸۰ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا بنایا۔ پھر اُس کو پروان چڑھایا۔ اعلیٰ حضرت کے نام کو یونیورسٹیوں، عدالتوں میں اعلیٰ فوجیوں اور افسروں میں روشن کیا۔ اس سال کراچی، لاہور، اسلام آباد میں بین الاقوامی کانفرنسیں کرا کے اپنے لگائے ہوئے درخت کی بہار بھی دیکھ لی۔ انہوں نے ادارے کے لیے ایسے ساتھی تلاش کر لیے جو ان کے کام کو انشاء اللہ تعالیٰ اور آگے بڑھائیں گے اور ان کے نام کو زندہ رکھیں گے۔ عقیدت مندوں کے تعزیت نامے اور قطععات تاریخ وفات آرہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ سب مواد ایک کتاب کی شکل میں شائع کر دیا جائے گا تاکہ سید صاحب کا نام روشن رہے۔ میں نے لوح مزار کا مضمون بنا کر اقبال احمد قادری صاحب کو دے دیا ہے تاکہ کندہ کرا کے میری طرف سے قبر پر لگوا دیں۔ میں مزار پر حاضر ہوا تھا، دل کی حالت کیا بیان کروں ان کی یادیں نہ معلوم کب تک بیقرار کرتی رہیں گی۔ ہماری طرف سے والدہ صاحبہ سے تعزیت کر دیں۔ یقیناً ان کے لیے اور آپ سب کے لیے یہ بڑا حادثہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ

آپ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سید صاحب کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین!..... سید صاحب بظاہر سامنے نہیں مگر وہ دلوں میں زندہ ہیں۔ آنکھیں ان کے لیے اشکبار ہیں، دل ان کے لیے بیقرار ہیں۔ ایسے عظیم باپ کا بیٹا ہونا آپ کے لیے بڑی سعادت ہے۔ وہ مجھ سے بہت ہی محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ ان کا خلوص و محبت آخری خط سے بھی نمایاں ہے۔ آپ اس تعلق کو قائم رکھیں۔ ہم سب آپ کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین!

میں سید صاحب پر ایک مقالہ لکھوں گا، انشاء اللہ! وہ میرے دل میں ہیں، وہ میری آنکھوں میں ہیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

☆

پروفیسر افتخار علی (حیدرآباد، سندھ):

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۱ فروری ۱۹۹۳ء

برادر مکرّم زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نوازش نامہ موصول ہو کر کاشف حالات ہوا۔ بھابی صاحبہ کی علالت کی خبر موجب تشویش و فکر ہوئی۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین! ہماری طرف سے بعد مزاج پُرسی سلام کہہ دیں۔

بچوں کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ خوب خوب نوازے، آمین! شاید لکھ چکا ہوں۔ دسمبر میں ہمشیرہ صاحبہ کا انتقال ہوا پھر ایک جواں سال بھانجے کا اچانک انتقال ہوا۔ پھر ایک دوست کا اچانک انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین! بس چل چلاؤ ہے، آج وہ کل ہماری باری ہے۔ اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر فرمائے۔ آمین!

میاں مسرور کراچی یونیورسٹی میں اطلاقی طبیعیات میں ایم۔ ایس۔ سی کر رہے ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ سب بچوں کو دنیا کے ساتھ دین کی محبت و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! الحمد للہ میاں مسرور نے داڑھی رکھی ہے۔ نماز کے پابند ہیں، حج بھی کر لیا۔ آپ دعا میں ضرور یاد رکھیں۔ کبھی کراچی تشریف لائیں، غریب خانے پر ضرور آئیں۔ بھابی کو سلام اور بچوں کو دعائیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد



ابوالنصر انس فاروقی مجددی (سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) کے والد ماجد حضرت علامہ زید ابوالحسن فاروقی مجددی علیہ الرحمہ کے وصال پر تعزیتی مکتوب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۸ دسمبر ۱۹۹۳ء

عزیز گرامی منزلت سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کے جد امجد حضرت علامہ زید ابوالحسن فاروقی مجددی علیہ الرحمہ کا وصال پر ملال عالم اسلام کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے۔ انا للہ وانا

الیہ راجعون! حضرت علیہ الرحمہ کی دینی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ کی بلند پایہ تصانیف اہل سنت و جماعت کا بیش قیمت سرمایہ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کے وسیلے سے اس فیض کو جاری و ساری رکھے اور اپنے کرم سے آپ کو ہمت و استقامت عطا فرمائے تاکہ آپ اس مشن کو جاری رکھیں۔ آمین!

حضرت علیہ الرحمہ فقیر پر بہت شفقت فرماتے۔ ان کی مشفقانہ دعاؤں اور ہمت افزائیوں نے فقیر کو بڑا حوصلہ بخشا۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے اور قبر شریف کو نور سے معمور فرمائے آمین! امید ہے کہ آپ اس تعلق کو قائم رکھیں گے اور کبھی کبھی یاد فرماتے رہیں گے۔ حضرت علیہ الرحمہ کی مفارقت ہم سب کے لیے نہایت ہی کریناک و غمناک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس صدمہ جانکاہ پر صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! حضرت علیہ الرحمہ کی ذات گرامی ناقابل فراموش ہے۔

امید ہے کہ ابوالخیر اکادمی کا فیضان علمی جاری رہے گا۔ فقیر تعاون کے لیے حاضر ہے۔ فقیر کی تقریباً ۶۰ کتابیں اور رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ جو کتاب یا رسالہ شائع کرنا چاہیں، آپ کو اجازت ہے فقیر مطبوعہ کتب و رسائل حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں پیش کرتا رہا۔ جو کتب و رسائل آپ کے کتب خانے میں نہ ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ بھیج دیئے جائیں گے۔ اس وقت مسلک اہل سنت و جماعت کی حفاظت و وقت کا تقاضا ہے۔ اس طرف توجہ ضروری ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

اگر چھوٹے چھوٹے کتابچوں کی صورت میں عقائد اہل سنت پر مضامین شائع کیے جائیں تو انشاء اللہ موثر ہوں گے۔ فقیر ایک کتابچہ پیش کر رہا ہے۔ دو رسالے ”علم غیب“ اور ”تعظیم و توقیر“ زیر طبع ہیں۔ انشاء اللہ بھیج دیئے جائیں گے۔ آپ اپنی اکادمی کی طرف سے ان کو شائع کر سکتے ہیں۔

فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اہل خانہ کو سلام کہہ دیں۔ فقیر اور فقیر کے اہل خانہ  
آپ کے غم میں شریک ہیں اور آپ کے لیے دعا گو ہیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

ابن مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

شاہی امام مسجد فتحپوری، دہلی

☆

مولانا تاج محمد مظہر صدیقی القادری (پشاور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵/۱۰، ۵۶ بی، ریلوے جوائنٹ روڈ، کوئٹہ

۸ جون ۱۹۷۰ء

برادر محترم

وعلیکم السلام ورحمۃ ربکم العلوم۔ صحیفہ شریفہ موصول ہوا۔ الحمد للہ احقر مع اہل و  
عیال بخیریت ہے۔ احقر نے ایک لفافہ ارسال کیا تھا جس میں محترم سعید الرحمن صاحب  
کی تعزیت بھی کی گئی تھی۔ افسوس ہے کہ میرا وہ لفافہ آپ کو نہیں ملا۔ آج کل ڈاک میں  
بہت گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اگر وہ نہ ملا ہو تو مگر می سعید الرحمن صاحب کی تعزیت کر دیں۔  
اس المناک سانحہ کا اب تک قلق و افسوس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی غم دیتا ہے اور وہی مسرت  
بخشتا ہے..... وانه هو اضحک و ابکی

تیری مرضی جو دیکھ پائی ہے  
خلش درد کی بن آئی ہے

حضرت ضیاء جعفری کے سانحہ ارتحال کی خبر نے صدمہ پر صدمہ پہنچایا۔ اہل دل اٹھتے جا رہے ہیں اور ان کی جگہ لینے والا نظر نہیں آتا۔ ہمارا غم پچھلوں کے غم سے زیادہ شدید ہے کہ اب ہم صورتوں کو ترس رہے ہیں۔ ان کے غم کو بھلانے کے لیے سچے جانشین موجود تھے۔ بہر کیف گو پروانے ایک ایک کر کے جاں نثاری کا حق ادا کر رہے ہیں مگر شمع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی تا ابد باقی رہے گی۔

فروغ شمع تو قائم رہے گا روز محشر تک  
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں مقام رفیع عطا فرمائے اور ان کے صدقے میں ہماری بخشش فرمائے، آمین!

بفضلہ تعالیٰ کتاب ”..... الایمان“ مل گئی ہے۔ ایک کاپی ارسال کر رہا ہوں۔ بہت مفید کتاب معلوم ہوتی ہے۔ میں نے بھی ایک خرید لی ہے۔ آپ کے طفیل سے اس کے مطالعے کی سعادت نصیب ہوئی۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء احباب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

☆ مولانا تاج محمد مظہر صدیقی صاحب کے والد صاحب کے سانحہ ارتحال پر

تعزیت نامہ:

گورنمنٹ کالج ٹنڈو محمد خان، سندھ

۱۲ مارچ ۱۹۷۱ء

ہچیم ما گر تو باز ستانی متاع خویش  
دارد دو عالم از تو قلیل و کثیر را

لله ما اعطى وله ما اخذ و عنده اجل مسمى

صدیقی و جیبی بکنار شکیبائی آرام گرفته باشید

وعلیکم السلام۔ مولیٰ تعالیٰ اس صدمہ جانکاہ پر آپ کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔

آمین! احقر کے لیے یہ سانحہ ارتحال برق ناگاہی ثابت ہوا۔ بوجد صدمہ ہے۔ دلی

کیفیت کو کس قلم سے بیان کروں۔ شریک درد و شریک غم ہوں۔ غموں و آلام کا علاج

توجہ الی اللہ ہے۔ اس توجہ میں جتنی استقامت پیدا ہوتی ہے اسی قدر اطمینان و سکون

میسر آتا ہے

آلام روزگار کو آسان بنا دیا

جو غم ملا اُسے غم جاناں بنا دیا

اور دیکھا جائے تو اپنے بندوں کو وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے خود فرماتا ہے

وانه هو اضحک و ابکی

جب اس طرف نظر جاتی ہے تو رونے میں بھی روحانی کیف میسر آتا ہے

تیری مرضی جو دیکھ پائی ہے

خلش درد کی بن آئی ہے

سب ایک ہی منزل کی طرف جاہدہ پیا ہیں، تقدیم و تاخیر کی بات ہے۔ یہاں کا

فراق و وصال عارضی و فانی ہے اسی لیے غمزدوں کو سمجھایا گیا، روتے کیوں ہو، تم تو

ہماری امانت ہو، ہماری طرف لوٹ کر آنے والے ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اللہ تعالیٰ مرحومین سے آخرت میں وصال کی صورت پیدا فرمادے، آمین! یہ آرزو بھی نہ کرنی چاہئے کہ سب سے بڑی آرزو تو محبوب حقیقی سے وصال کی ہے۔ اگر پوری ہوگئی تو پھر تمام آرزوئیں اور تمنائیں خود بخود پوری ہو جائیں گی۔

ماشاء اللہ آپ اہل دل ہیں، خود کو سنبھالیں۔ صبر سے کام لیں اور اس خیال سے دل کو تسکین دیں کہ آج یا کل ہم بھی مولیٰ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے والے ہیں جانے والے جہاں گئے ہیں، ہم بھی وہیں جانے والے ہیں۔

احقر کی جانب سے اہل خانہ کی تعزیت کر دیں۔ احباب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ ایک اور نم نامہ، ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹنڈو محمد خاں

۲۲ مئی ۱۹۷۴ء

اخئی المکرم زید عنایہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، نوازش نامہ موصول ہوا۔ حضرت مولانا سعادت شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کی وفات حسرت آیات کی خبر موجب صدرنج و الم ہے۔

چراغ بجھتے جا رہے ہیں اور اندھیرا بڑھتا جا رہا ہے۔ اے اللہ وانا الیہ راجعون!

احقر کے مخلصین میں ایک صاحب کراچی میں انتقال فرما گئے۔ عالم و فاضل تھے

اور احقر کے خاندان میں بیعت بھی تھے۔ احقر سے بہت محبت فرماتے تھے۔ ان کی

مفارقت کا بہت صدمہ ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

دیوان سید آل رسول علی خاں علیہ الرحمہ کا عرس ۳۳ مئی کو پشاور میں ہو رہا ہے۔  
 محترم دیوان سید آل مجتبیٰ علی خاں نے دعوت نامہ بھیجا ہے۔ احقر نے معذرت نامہ بھیج  
 دیا ہے۔ اگر ممکن ہو تو میری طرف سے آپ شرکت فرمائیں۔ ۳۱ مئی بروز جمعہ مواعظ  
 حسنہ، تلاوت قرآن پاک، فاتحہ و قل وغیرہ ہیں۔ (بعد نماز جمعہ) پتہ یہ ہے۔  
 حویلی دیوان صاحب، چوک شادی پیر، پشاور۔  
 احسن کے شماروں کا انتظار رہے گا.....

والسلام  
 احقر محمد مسعود احمد

☆ مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری صاحب کے نام ایک اور تعزیت نامہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ کالج، ٹنڈو محمد خاں

۲۱ اگست ۱۹۷۴ء

اشی المکرم زید مجدکم

سلام مسنون۔ غم نامے ملے۔ کیا بتاؤں کہ قلب مضطر پر کیا قیامت ڈھائی۔ انا للہ  
 وانا الیہ راجعون! اس احقر نے چار برادران معظم کا داغ مفارقت اٹھایا ہے، دل پہ  
 گزری ہے، جانتا ہوں کہ بھائی کی مفارقت کیسی جاں گداز ہے۔ بہنوں کا داغ  
 مفارقت بھی اٹھایا ہے اور والدین علیہما الرحمہ کا داغ مفارقت بھی۔  
 مولیٰ نے کیسا کرم فرمایا کہ داغوں سے دل چمکا دیا

میری ہوس کو عیش دو عالم بھی تھا قبول  
تیرا کرم کہ تو نے دیا دل دکھا ہوا

حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالی کے قلب مضطر کا حال وہی جان سکتا ہے جس کے  
دل پر یہ زخم لگا ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر و استقامت عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل اور  
اس پر اجر جزیل مرحمت فرمائے آمین!..... آج حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں  
عریضہ ارسال کر دیا ہے۔ آپ بھی احقر کی طرف سے تعزیت فرمادیں اور سلام عرض  
کردیں۔

ہمشیرہ صاحبہ کی علالت شدیدہ موجب صدر نچ و ملال ہے۔ آپ کی پریشانی سے  
دل پریشان ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو ہمت و حوصلہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند  
فرمائے، آمین۔ دنیا میں جو پریشانیاں لاحق ہوتی ہیں اس پر صبر سے آخرت میں جو اجر  
ملے گا تو غمزدہ آرزو کریں گے کہ کاش دولت غم بہت ملی ہوتی۔ محنت پر اجر ضرور ملے گا  
انشاء اللہ تعالیٰ!

اس خبر نے بھی بہت ہی محزون کیا کہ آپ حادثے سے دوچار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ  
شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین! پے در پے خبروں نے دل مضطرب کر دیا۔ اللہ تعالیٰ  
استقامت ارزانی فرمائے اور اپنی یاد میں ایسا محور رکھے کہ دنیا کے غموم و آلام سے بے  
نیاز کر دے۔ آمین!

اپنی خیریت سے ضرور مطلع کریں اور احباب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

☆ اس سے اگلے خط میں غم پر مزید دلاسا دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲/۴۴-این

پی۔ای۔سی۔ ایچ سوسائٹی

کراچی۔۲۹

۲۱ ستمبر ۱۹۷۷ء

اخئی المکرم زید عنایتکم

سلام مسنون..... غم نامہ مل گیا تھا۔ پچھلے دنوں احقر کچھ پریشان رہا، اس لیے عریضہ ارسال نہ کر سکا۔ آپ نے حضرت مرحوم کے فراق میں احباب کی بیقراری اور جنازہ شریف کا جو رقت انگیز منظر کھینچا ہے، اس کو پڑھ کر دل بہت ہی افسردہ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

آج وہ، کل ہماری باری ہے

اللہ تعالیٰ عاقبت میں سرخرو فرمائے، آمین!

ہمشیرہ صاحبہ کی علالت کی خبر سوہان روح ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکل آسان فرمائے۔ آمین! آپ کی طرف جب خیال جاتا ہے، دل بحر غم میں ڈوب جاتا ہے۔ حقیقت میں آلام ہی سے زندگی نکھرتی ہے۔ غم و الم نہ ہو تو زندگی، زندگی ہی نہیں..... غم، عظیم انسانوں کا رفیق ہے۔ اس کی عظمت اس رفاقت میں مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو رفاقت غم پر شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! زیادہ کیا عرض کروں۔ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔ خیام کی رباعی یاد آ رہی ہے، یہ بھی عرض کر دیں:

خواہی ز فراق در فغان دار مرا

خواہی ز وصال شادماں دار مرا

من باتو نگویم کہ چساں دار مرا  
 زان ساں کہ دلت خواست چناں دار مرا  
 احباب کو سلام کہہ دیں..... احقر عید تک کراچی میں مقیم ہے، اسی پتے پر مراسلت فرمائیں۔  
 فقط واسلام  
 احقر..... محمد مسعود احمد

☆ مولانا تاج محمد مظہری صدیقی القادری صاحب (پشاور) کی ہمشیرہ کے سانحہ ارتحال  
 پر تعزیت:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۲/۲ - این

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی

کراچی ۲۹

۲ اکتوبر ۱۹۷۷ء

ان اللہ ماخذ لہ ما عطی وکل  
 عنده باجل مسمی فلتصبر

برادر حزیں بکنار شیکبائی آرام گرفتہ ہاشید!  
 وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ محترمہ ہمشیرہ مرحومہ کے انتقال پر ملال کی خبر جاں  
 گداز پڑھ کر دل حزیں بحر غم و الم میں ڈوب گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ  
 مرحومہ کو درجات عالیہ عطا فرمائے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آمین ثم آمین!

مرحومہ نے آپ کی خدمت کی اور اس خدمت کا اجر و ثواب پایا اور پھر آپ نے ان کی خدمت کی اور اجر و ثواب سے مالا مال ہوئے۔ گویا ان کا وجود آپ کے لیے اور خود ان کے لیے باعثِ رحمت و برکت تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فیضِ خاص سے نوازے۔ آمین!

سب کچھ اُسی کا ہے، ہمارا کچھ نہیں، جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ ہماری راحت کے لیے، جب تک وہ چاہتا ہے، وہ رکھتا ہے اور جب چاہتا ہے وہ انعام واپس لے لیتا ہے اور یہ واپس لینا محروم کرنا نہیں بلکہ امتحانِ محبت ہے کہ محبت بغیر آزمائش معلوم نہیں ہوتی۔ آزمائش سے محبت چمکتی ہے اور عشق رنگ لاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصیبت و ابتلا میں اپنے ہی خیال میں مستغرق رکھے آمین! بے شک اس کا خیال قرارِ جسم و جاں ہے۔ اس کا تصور نہ ہوتا تو غم کے مارے کہاں جاتے؟..... ذرا غور تو فرمائیں! ہمارے حال پر اس کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اپنی لوگا کے سب کچھ بھلا دیا۔

سبق ایسا پڑھا دیا تو نے

دل سے سب کچھ بھلا دیا تو نے

یہ وقت سب پر آتا ہے اور سب کو جانا ہے۔ سب جانے کے لیے آتے ہیں۔ رہنے کے لیے کوئی نہیں آیا۔ جو رہنے کے لیے آیا ہے وہ زندگی سے بے خبر ہے۔ زندگی کو قرار نہیں، وہ بیقرار ہے۔ ایک حالت پر نہیں..... منزل بمزوں رواں دواں ہے اور اسی قافلہٴ زندگی میں ہم بھی چلتے چلے جا رہے ہیں۔ عجب تماشا ہے اور عجب نظارہ ہے۔ آنے والے آرہے ہیں اور جانے والے جا رہے ہیں، چلاؤ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اللہ اللہ ماہِ رمضان المبارک میں وصال ہوا۔ مرحومہ کی نیکی اور مقبولیت کی نشانی ہے اور عجب نہیں کہ شبِ جمعہ وصال ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو یہ مقبولیت عطا فرمائے، آمین! احقر آپ کا شریکِ غم ہے، اے کاش آپ کے قریب ہوتا! اللہ تعالیٰ آپ کو اس صدمہٴ جانکاہ پر صبر و استقامت عطا فرمائے اور اس پر بے حساب اجر و ثواب۔

والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ مولانا تاج محمد مظہر صدیقی صاحب (پشاور) کو اپنی پھوپھی صاحبہ کے داغ  
مفارقت کی اطلاع۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ کالج، مٹھی (ضلع تھرپارکر، سندھ)

۶ نومبر ۱۹۷۴ء

اخئی المکرم زید عنایتکم

سلام مسنون۔ عرصہ دراز سے خیریت نامہ نہیں آیا، تشویش ہے۔ خیریت  
سے مطلع کریں۔

احقر کی پھوپھی صاحبہ جنہوں نے احقر کی پرورش کی اور جو والدہ کے قائم مقام تھیں،  
۲۹ اکتوبر کو حیدرآباد میں وصال فرما گئیں۔ یہ احقر وصال کے وقت حاضر تھا۔ آخر وقت  
میں قلب جاری ہو گیا اور زبان سے اللہ اللہ کہتی ہوئی واصل بحق ہوئیں۔ ان اللہ وانا الیہ  
راجعون! ان کی مفارقت باعث صدمہ ہے لیکن احقر رب کریم کی رضا پر راضی ہے۔

احقر کا تبادلہ ٹنڈو محمد خاں سے کچھرو ہوا تھا۔ پھر وہاں سے مٹھی تبادلہ ہو گیا ہے۔  
سرکاری ملازمت میں یہی قباحت ہے۔ آئندہ اسی پتے پر خط و کتابت فرمائیں اور  
حضرت شاہ صاحب سے کہہ دیں کہ احسن اسی پتے پر ارسال فرمائیں۔ احباب کو سلام  
کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ ایک اور غم نامہ بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری صاحب (پشاور):

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گورنمنٹ کالج، مٹھی

۳۰ نومبر ۱۹۷۵ء

انجی المکرم زید عنایتکم

سلام مسنون۔ غم نامہ موصول ہوا۔ انتقال پر ملال کی خبر سے بے حد افسوس ہوا اور اس غم پر آپ کی ہمت و استقامت سے اتنی ہی مسرت ہوئی۔ مولیٰ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور آپ کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین!

یقیناً اس میں مولیٰ تعالیٰ کی کوئی حکمت مضمحل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ ہمارے ایک دوست تھے۔ چالیس سال کے بعد ان کی شادی ہوئی۔ جس روز ان کا ولیمہ تھا، صبح انتقال فرما گئے۔ ولیمہ کے لیے آنے والے لوگ ان کی میت میں شریک ہوئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

اس لیے احقر سمجھتا ہے کہ ممکن ہے اس حادثہ جانکاہ میں آپ کے لیے بہتری ہو۔ حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا تھا، جواب سے محروم رہا۔ سلام شوق عرض کر دیں۔

زیادہ کیا تحریر کروں۔ اپنی خیریت سے ضرور مطلع کرتے رہا کریں۔ آپ کا خط نہیں آتا تو فکر ہو جاتی ہے۔ احباب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

☆ ایک اور غم نامہ بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری صاحب (پشاور):

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ کالج، مٹھی

۹ جنوری ۱۹۷۶ء

برادر محترم زید لطفکم..... سلام مسنون!

یہ کیا ہوا، آپ نے فراموش کر دیا۔ ایسی امید تو نہیں تھی۔ حضرت شاہ صاحب نے بھی یاد نہ فرمایا۔ گزشتہ ماہ رنج و الم میں گزرا، اس لیے آپ اور حضرت شاہ صاحب اور یاد آئے..... احباب میں کئی حضرات داغ مفارقت دے گئے۔ میرپور خاص میں محسن و کرم فرما پیر سرہندی صاحب اچانک انتقال فرما گئے..... کراچی میں احقر کے خسر صاحب ۱۰ دسمبر (۱۹۷۵ء) کو اچانک وصال فرما گئے..... پنڈی میں حضرت کے مرید بادشاہ رحلت کر گئے..... دہلی اور گوالیار میں دو بزرگ اور انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور درجات عالیہ عطا فرمائے، آمین! اور احقر کو صبر و استقامت اور رضا برضا الہی کی توفیق عطا فرمائے آمین!  
ایک ماہ سے طبیعت بھی کچھ ناساز تھی۔ اب الحمد للہ اچھی ہے۔ اپنی خیریت اور حضرت شاہ صاحب کے تمام صاحب زادگان اور برادر محترم کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ ایک اور تعزیت نامہ بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری صاحب (پشاور):

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ کالج، مٹھی

۲۷ جنوری ۱۹۷۶ء

اخئی المکرم زید عنایتکم

سلام مسنون۔ تعزیت نامہ بلکہ غم نامہ موصول ہوا۔ آپ کے احساس غم کو پڑھ کر  
درد مند ہو گیا۔ مولیٰ تعالیٰ ہمت و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

غم و الم عطائے ربانی ہے جو اہل دل کو ملا کرتی ہے۔ کوئی اللہ والا ایسا نہیں جو  
درد و مصائب سے دوچار نہ ہوا ہو۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا جتنی  
صیبتیں مجھ پر پڑی ہیں، کسی پر نہیں پڑیں۔ آزمائش کے بغیر محبت کا اندازہ نہیں ہوتا،  
اسی لیے آزمایا جاتا ہے اور اس آزمائش میں تعلق باقی رہا تو پھر کامیابی ہی کامیابی ہے  
ان لیے ہزار مصیبتیں آئیں لیکن دامن یار ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے اور کوئی کلمہ رنج و  
توں زبان سے نہ نکلے۔

ع آہ نہ کر لبوں کو سی، عشق ہے دل لگی نہیں

کیا خوب کہا ہے.....

ماشاء اللہ آپ صاحبِ دل ہیں، ایسی باتیں نہ کرنی چاہئیں جو عاشقوں کے شایان  
نہان نہیں۔ عاشق کی شان تو یہ ہے کہ غم و الم پر بھی شکر کرتا ہے۔  
میری ہوس کو عیشِ دو عالم بھی تھا قبول  
تیرا کرم کہ تو نے دیا دل دکھا ہوا

غم عطاء کریم ہے اس کو سینے سے لگائیے۔ اللہ اکبر! وہ خود ہمارے سینے سے لگا ہے۔ ذرا ملاحظہ تو فرمائیے اس نوازش و کرم کو:

و نحن اقرب اليه من حبل الوريد

کوئی معشوق اتنے قریب نہ ہوگا جتنا وہ محبوب حقیقی قریب ہے، پھر تنہائی کا احساس کیوں؟..... یہ فقیر ایک سال سے خود گھر میں تنہا رہتا ہے۔ بچے اور اہلیہ کراچی میں ہیں لیکن الحمد للہ کبھی اس تنہائی پر شکوہ نہ کیا بلکہ شکر کیا کہ جب تک ترک ماسوا اللہ نہ ہو تعلق مع اللہ پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس تنہائی سے فیض روحانی حاصل کیا۔ یہاں تو کوئی عزیز و اقارب بھی نہیں، چاروں طرف مشرکین ہیں۔ الحمد للہ آپ کے پاس حضرت شاہ صاحب اور سب احباب ہیں، اس لیے ہمت بلند رکھیں..... اس کا شکر ادا کریں کہ اس نے بے اختیار بنا کر ہمارے اختیار کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اللہ اکبر! حضرت شاہ صاحب نے ”شرح شمائل“ شائع فرمائی یا نہیں اس کے متعلق ضرور مطلع کریں اور سلام شوق عرض کر دیں دیگر احباب کو بھی سلام کہہ دیں۔ آپ کی تعزیت، ہمدردی و نمگساری کا ممنون ہوں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



صاحبزادہ جعفر آغا (خانقاہ خیریہ مجددیہ، کوئٹہ):

سے علامہ زید ابوالحسن فاروقی علیہ الرحمہ کے وصال پر اظہار افسوس:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴ دسمبر ۱۹۹۳ء

محبت مکرم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اخبار جنگ، کراچی سے حضرت مخدومی علامہ زید ابوالحسن فاروقی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کی خبر وصال معلوم ہو کر سخت صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! حضرت کی ذات اہل سنت و جماعت کے لیے اللہ کی رحمت اور ایک عظیم نعمت تھی۔ آپ کی مفارقت عالم اسلام کے لیے سخت جانکاہ ہے اور ایک ناقابل تلافی نقصان، مولیٰ تعالیٰ حضرت کی قبر شریف کو اپنے انوار سے معمور فرمائے اور مقام قرب میں درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت علیہ الرحمہ فقیر پر بڑے مہربان تھے حضرت کی ذات ہی آپ کے والد ماجد علیہ رحمہ اور آپ حضرات سے تعارف کا وسیلہ بنی، نومبر ۹۶ء میں آخری ملاقات ہوئی۔ حیف! حضرت جدا ہو گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون..... اللہ کی رضا پر راضی رہنے ہی میں طمانیت قلب ہے۔ مولائے کریم اس سانحہ پر ہم کو اور آپ کو صبر و استقامت عطا فرمائے اور اپنی یاد میں مصروف رکھے۔ آمین!

گھر میں حضرت مخدومہ مدظلہا اور سب اہل خانہ و برادران زید مجدہم کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

مولانا حسن المآب (منگورہ، سوات):

(سابق رفیق درس، مدرسہ عالیہ مسجد فتح پوری، دہلی۔ منگورہ، سوات)  
کے نام اپنے برادر بزرگ مولانا منظور احمد علیہ الرحمہ کی خبر وصال:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حیدرآباد، سندھ

۱۹۴۹ء

دارم دلکے بہ تیغ ہجراں خستہ  
از یار جدا وبا غمش پیوستہ  
آیا بود کہ بار دگر بینم  
با یار انشتہ و زغم وا رُستہ

صدیق محترم! سلام مسنون۔

نوازش نامہ موصول ہوا۔ محبت و ہمدردی کا شکر گزار ہوں ع

کرم کردی الہی زندہ باشی

اس میں شک نہیں کہ برادر مرحوم کی یاد دل کو تڑپاتی ہے مگر واللہ اس تڑپ اور

پھڑک میں لذت ہے اس اضطراب پر ہزاروں سکون قربان ہیں۔ ہاں۔

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغ

سردو ستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

یہ اُس کریم کا بڑا انعام ہے کہ اُس نے ہم کو دل پر درد عطا فرمایا۔

میری ہوس کو عیش دو عالم بھی تھا قبول

تیرا کرم کہ تو نے دیا دل دکھا ہوا

خدا کا شکر ہے کہ ہم اور آپ عرصہ دراز کے بعد پھر مل گئے۔ خدا وہ مبارک دن بھی جلد لائے جب ہم روبرو ملاقات کریں۔ آمین! اگر موقع ملا تو میں مئی جون کی تعطیلات میں آؤں گا..... اور سنائیے سوات کا کیا حال ہے، آپ کا شہر کتنا بڑا ہے؟ ماشاء اللہ کتنے بچے ہیں؟ ذرا تفصیل سے تحریر کریں۔

فقط والسلام

احقر..... محمد مسعود احمد



حضرت قاری سید حفیظ الرحمن صاحب (بھاول پور):

(بہنوئی) کے نام اُنکے والد گرامی کے وصال پر اظہارِ غم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حیدرآباد، سندھ

۱۹۵۰ء

مکرمی و محترمی زید مجدکم

السلام علیکم، اباجی! اے سانحہ ارتحال کی خبر جاں گداز، خرمن صبر و قرار کے لیے برق ناگاہی ثابت ہوئی۔ آپ کا وجود معتنمات میں سے تھا لیکن حیف صد حیف کہ زمانے کے ہاتھوں نے ہم سے چھین لیا اور ہمارے سینوں میں دلوں کو تڑپتا چھوڑ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اس خبر ہوش ربانے دل مجروح پر تیر و نشتر کا کام کیا۔ بے حد افسوس اور انتہائی رنج و ملال ہوا۔ افسوس کہ نیرنگی دوراں نے ان کے فیض سے ہمیں کچھ روز اور بہرہ ور نہ ہونے دیا۔ اور عالم آب و گل سے اٹھا کر راہی عالم باقی کیا، اشکبار آنکھیں اور تڑپتا ہوا

۱۔ قاری عبدالرحمن پانی پتی علیہ الرحمہ

دل لیے ہوئے دست بہ دعا ہوں کہ منعم حقیقی حضرت قبلہ کو اپنے جوار قدسی میں مقام رفیع مرحمت فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین! اس لیے کہ حسن خاتمہ ہی سرمایہ نجات اخروی ہے۔ آمین! اور تربت کو حدیقہ خلد اور ریاض بہشت بنا دے!..... سب برادران کو سلام مسنون کہہ دیں۔ حقیر سب کا شریک غم ہے۔ خصوصاً برادر م مولوی عبدالرحیم صاحب، ہمشیرہ صاحبہ اور بچوں کو سلام۔

ہر شے مسافر ہر چیز راہی  
کیا چاند تارے کیا مرغ و ماہی

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

خلیل احمد رانا (نعمان اکیڈمی، جہانیاں منڈی خانیوال):

کے والد کے وصال پر تعزیتی نامہ۔

باسمہ تعالیٰ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ سندھ

۲۹ مارچ ۱۹۸۲ء

برادر عزیز زید مجدکم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولانا اسد نظامی صاحب کے خط سے آپ کے والد ماجد کے انتقال پر ملال کی خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!۔ بے حد صدمہ ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر و استقامت ارزانی فرمائے۔ آمین!

والد کا سایہ اٹھ جانا زندگی کا ایک عظیم سانحہ ہے۔ جس پر گزرتی ہے وہی خوب جانتا ہے مگر سب کو اسی کے حضور حاضر ہونا ہے۔ بس دیر سویر کی بات ہے قرآن پاک

میں صالح اولاد سے وعدہ کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن اور جنت میں اس کو اس کے صالح والدین سے ملایا جائے گا۔ تو یہ فراق عارضی ہے، اس فراق کا انجام وصال ہے۔ سب پسماندگان سے تعزیت کر دیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو صبر عطا فرمائے اور اپنی رضا پر راضی رکھے۔ آمین!

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

☆ جناب خلیل احمد رانا صاحب کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر تعزیت نامہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷۲-۱۵

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی

کراچی نمبر ۷۵۴۰۰

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ / ۲۹ مارچ ۱۹۹۱ء

مکرمی زید مجدہ

سلام مسنون۔ غم نامہ سکھر سے ہوتا ہوا کراچی پہنچا۔ والدہ مکرمہ کے انتقال کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے مقام قرب میں درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین!..... وہ صالحہ عابدہ تھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کریم نے اپنی بیکراں رحمتوں سے نوازا ہوگا۔ آپ سعادت مند ہیں کہ والدین کریمین کے لیے ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کی برکتوں سے آپ کو بھی نوازے۔ آمین! فقیر آپ کا شریکِ غم ہے۔

”امام احمد رضا اور عالمی جامعات“ شائع ہوگئی ہے۔ امید ہے کہ مولانا عبداللہ عسکری صاحب نے اس کی کاپیاں ارسال کی ہوں گی۔ اگر نہ بھیجی ہوں تو ان کو لکھ کر منگوا لیں۔ فقیر کراچی آ گیا ہے۔ یہاں وزارت تعلیم میں ایڈیشنل سیکرٹری کی حیثیت سے ۲۳ فروری کو چارج لے لیا ہے۔ آئندہ کراچی کے پتے پر مراسلت فرمائیں۔ اس سال فقیر حج بیت اللہ شریف کے لیے حاضر ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ!

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

☆ ڈاکٹر محمد سعید احمد مظہری دہلوی علیہ الرحمہ کے داغ مفارقت کی جناب خلیل احمد رانا کو اطلاع۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲- سی پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی

کراچی۔ کوڈ نمبر ۷۵۴۰۰

۳ مارچ ۱۹۹۶ء

مکرمی زید عنایت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، نوازش نامہ اور کتابیں موصول ہوئیں۔ عنایت و کرم کا ممنون ہوں۔ ماشاء اللہ آپ جب لکھتے ہیں، تحقیق سے لکھتے ہیں۔

فقیر کے برادر اصغر مولانا ڈاکٹر محمد سعید احمد علیہ الرحمہ ۲۸ رمضان المبارک کو دہلی میں وصال فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ان کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔ مولائے کریم ان کو درجات عالیہ عطا فرمائے، آمین۔ مرحوم فقیر سے چھوٹے تھے۔ سات بھائی

تھے، اب فقیر رہ گیا ہے۔ مولائے کریم حسن خاتمہ کی دولت سے مشرف فرمائے، آمین!  
 ”حیات شاہ عبدالعلیم صدیقی“ اور ”فتاویٰ کراماتِ غوثیہ“ فقیر کے پاس نہیں۔  
 انشاء اللہ جو کتاب شائع ہوگی، بھیج دی جائے گی۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام  
 احقر محمد مسعود احمد



مولوی دوست محمد درس: (مٹھی، ضلع تھرپارکر سندھ)

کے والد صاحب کے وصال پر تعزیت نامہ:

باسمہ تعالیٰ

کراچی ۱۲ نومبر ۱۹۹۴ء

- برادر زید مجاہد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بابا مرحوم کے انتقال کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ انا  
 اللہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قربِ خاص میں جگہ  
 دے آمین! آپ سب بہن بھائیوں اور تمام گھر والوں کو صبر عطا فرمائے اور اس پر اجر  
 عطا فرمائے، آمین! کس تاریخ کو انتقال ہوا؟ تفصیلات سے مطلع کریں۔

میں بہاول پور اور ملتان گیا ہوا تھا۔ ۱۱ نومبر کو واپس آیا تو معلوم ہوا کہ مٹھی سے فون  
 آیا تھا کہ بابا کا انتقال ہو گیا۔ بابا مرحوم اللہ کے مقبول بندے اور عاشق رسول تھے۔ مٹھی  
 کے ہندو اور مسلمان سب ان کو یاد کرتے رہیں گے۔ بیس سال پہلے جب میں مٹھی گیا تھا  
 اس وقت سے اب تک وہ یاد کرتے رہے اور مجھے بھی اُن کی یاد آتی رہی۔ اُن کی اذانِ  
 فجر کی آواز کانوں میں گونج رہی ہے۔ محبت کے نغموں سے انہوں نے مٹھی والوں کے دل

میں محبت رسول ڈالی۔ اللہ تعالیٰ اُس محبت کے طفیل ان کی قبر روشن رکھے۔ آمین، اور  
 بھائیوں میں محبت و خلوص رکھے۔ آمین! کوشش کروں گا کہ اس ماہ یا آئندہ ماہ تعزیت  
 کے لیے آؤں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و نگہبان ہو۔ آمین! عبدالستار کو دعا کہہ  
 دیں۔ سب ملنے والوں کو اور امام صاحب کو سلام کہہ دیں۔

فقط و اسلام  
 احقر محمد مسعود احمد



عزیزہ رضیہ بیگم رقیہ بیگم خدیجہ بیگم (حیدرآباد، سندھ):

پھوپھی زاد بہنوں کے نام حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کے  
 وصال پر غمخواری:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج، کوئٹہ

۸ دسمبر ۱۹۶۶ء

عزیزہ رضیہ بیگم رقیہ بیگم خدیجہ بیگم سلمھن

سلام مسنون۔ تعزیت نامے موصول ہوئے۔ شدت غم نے اور مغموم کر دیا۔ مولیٰ  
 تعالیٰ توفیق صبر کے ساتھ توفیق شکر سے بھی نوازے۔ آمین! یہ غم، غم عظیم ہے۔ ہر آنکھ  
 اشکبار ہے اور ہر دل سوگوار ہے۔ فی الحقیقت یہ حضرت کی عظمت کی نشانی ہے۔ اولیاء  
 اللہ دلوں پر حکومت کرتے ہیں اور حقیقی حکومت یہی ہے۔ اب حضرت اپنے پروردگار کی  
 رفاقت میں ہیں اور اُس مقام بلند پر پہنچ گئے ہیں جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

ہماری یہ گریہ وزاری اس وجہ سے ہے کہ ہم بے کس و مجبور ہیں۔ ہمیں کچھ خبر نہیں۔ کاش اس دنیا کی جھلک دیکھ لیتے جہاں حضرت کی مسکراہٹیں چاند کو شرمنا رہی ہوں گی۔ جب خیال اس طرف جاتا ہے تو کچھ سکون آتا ہے۔

ہر طرف حضرت کی فاتحہ کا اہتمام ہو رہا ہے۔ کراچی میں آرام باغ میں جو اہتمام کیا گیا تھا، اس میں ۳۰ من کھانا کھلایا گیا۔ اسی طرح لاہور میں بھی اہتمام ہوا۔ پاکستان ٹائمز میں آیا تھا۔ ملتان اور منٹگمری میں بھی فاتحہ خوانی کی گئی۔ میں اس بیگانہ جگہ پڑا ہوا ہوں اور سردی کی شدت نے سب کو مجبور کر رکھا ہے۔ افسوس کوئی اہتمام نہ کر سکا۔ انشاء اللہ رمضان المبارک میں حیدرآباد آؤں گا تو فاتحہ کا اہتمام کروں گا۔ ہم اُس ذات گرامی کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ صرف اپنے دل کے لیے سامان سکون کی تلاش میں ہیں۔ ان کو تو ان کے پروردگار نے اتنا دیا تھا اور دیا ہے کہ ہم سے مستغنی ہیں۔

۱۸ دسمبر سے تعطیلات ہو رہی ہیں۔ یہاں سے سیدھا کراچی جاؤں گا۔ وہاں سے چند روز بعد حیدرآباد آؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ دہلی سے اب تک کسی کا خط نہیں آیا۔ انتظار ہے۔ نہ معلوم گھر میں کیا قیامت گزری ہوگی۔ خداوند تعالیٰ سب کو صبر و سکون عطا فرمائے۔ آمین!

تمہاری بھتیجی میری غم خوار ہے۔ اس کی باتوں سے دل بہلا رہتا ہے۔ اللہ کی رحمت معلوم ہوتی ہے۔ اپنی معصوم زبان سے تم کو سلام کہتی ہے۔ تمہاری بھابی سلام و دعا کہتی ہیں۔ میری طرف سے پھوپا صاحب اور پھوپی صاحبہ کو سلام کہہ دینا۔ پھوپی صاحبہ سے کہنا کہ غمزدہ نہ ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آخرت میں حضرت سے ضرور ملاقات ہوگی اور پھر اتنی بڑی جدائی کے بعد ہوگی تو کتنا کیف و سرور ملے گا۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ (بانی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی)  
 کے نام مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال پر محررہ تعزیتی خط:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ

۲۶ فروری ۱۹۸۸ء

مکرمی زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت مولانا تقدس علی خاں صاحب علیہ الرحمہ کے  
 سانحہ ارتحال کا بہت ہی صدمہ ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! یہ کسی خاندان کا غم نہیں، یہ  
 اہل سنت کا غم ہے۔ حضرت مرحوم انسانیت، شرافت اور علیت کا پیکر تھے۔ ان کی صحبت  
 باغ و بہار تھی۔ حیف یہ بہار نذر خزاں ہوگئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مولائے کریم  
 حضرت مرحوم کی تربت پاک کو اپنے انوار و تجلیات سے معمور فرمائے۔ ان کے اہل خانہ  
 اور تمام اہل سنت کو اس صدمہ جانکاہ پر صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

مجھے جاوید اقبال صاحب سے مغرب کے بعد وصال کی خبر ملی۔ پھر نماز جنازہ کے  
 متعلق معلوم کیا تو پتا چلا کہ عصر کے بعد ہو چکی، اپنی محرومی کا بہت ہی افسوس ہوا۔ اللہ  
 اللہ! کیسے کیسے حضرات اٹھ رہے ہیں۔ یہ تو اہل سنت کا سنگھار تھے۔ مجلس سونی ہو رہی  
 ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

تعزیت کا خط لکھنا چاہتا ہوں کس کو لکھوں۔ جلد مطلع فرمائیں۔ کیا بریلی شریف حضرت  
 مولانا اختر رضا خاں صاحب کو لکھوں؟ یہ تو ایک رسم ہے دل کی چوٹ کس کو دکھائیں۔ حیف

زخم وہ دل پہ لگا ہے کہ دکھائے نہ بنے  
 اور چاہیں کہ چھپالیں تو چھپائے نہ بنے  
 آنکھوں سے آنسوؤں رواں ہیں، کیا کریں، کیا نہ کریں ہاں صبر کریں تاکہ معیت  
 حق جل مجدہ حاصل ہو۔

محترم سید و جاہت رسول صاحب، پروفیسر مجید اللہ قادری صاحب، منظور جیلانی  
 صاحب اور لائق صاحب کو سلام کہہ دیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



پروفیسر سعید احمد (صادق ایجنٹ کالج، بہاول پور) کے نام تعزیت نامہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر

۱۹ نومبر ۱۹۹۱ء

کسی صورت سے بھولا ہی نہیں

آہ! یہ کس کی یادگاری ہے!

عزیز گرامی منزلت زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کل ہمیشہ صاحبہ کے خط سے انخی المعظم مولوی عبدالرحیم علیہ الرحمہ کے وصال کی

المناک خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولائے کریم برادر مرحوم کی مغفرت فرما کر ان

کے درجات بلند فرمائے۔ آمین! یقین نہیں آتا کہ وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ ان کی محبت،  
ان کی شفقت، اُن کا خلوص، ان کی ہمدردی یاد آتی ہے۔

یاد ایامِ وصل یار، افسوس!

دہر کے انقلاب نے مارا

وہ بھائیوں کی طرح شفقت فرماتے تھے۔ جون کی شدید گرمی میں جب زمین پر  
جانا ہوتا، پتے ہوئے صحراؤں میں وہ میرے ساتھ جاتے تھے ایک مرتبہ صبح چھ بجے  
سے شام چھ بجے تک سخت لو اور شدید گرمی میں ریگستان کے قیامت خیز طوفانوں میں  
وہ میرے ساتھ چلتے رہے۔ ان کا یہ جذبہٴ ایثار و محبت کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔  
افسوس وہ ہم سے جدا ہو گئے۔

از مار میدہ بہ لحد آرمیدہ

خواب تو خوش کلفت یاراں ندیدہ

حیف صد حیف! رفتہ رفتہ سب جا رہے ہیں، ہم اکیلے ہو رہے ہیں مگر جانا ہم کو بھی  
ہے، آج نہیں تو کل سہی، بس دیر سویر کی بات ہے، وہ آگے گئے اور ہم پیچھے آ رہے ہیں

عمر گزشت و حدیث درد ما آخر شد

شب با آخر شد کنوں کوتہ کنم افسانہ را

مولیٰ تعالیٰ آپ کو، والدہ ماجدہ اور سب بہن بھائیوں کو اس صدمہٴ جانکاہ پر صبر و  
استقامت عطا فرمائے۔ آمین! اور برادر مرحوم کی قبر کو نور سے بھر دے۔ آمین!

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہوترا

نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہوترا

میری طرف سے اور اہل خانہ کی طرف سے والدہ صاحبہ کی تعزیت کر دیں۔ ہم  
سب آپ کے غم و الم میں شریک ہیں۔

کیا کہوں تم سے بیقراری کی  
بیقراری سی بیقراری ہے!

نقطہ والسلام  
احقر محمد مسعود احمد



سید شہود حسن ابن سید مسعود حسن شہاب مدیہفت روزہ ”الہام“، بہاولپور کے نام  
ان کے والد گرامی کے مالک حقیقی کے حضور پیش ہونے پر تعزیت نامہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب کہاں، کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں  
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر

۹ ستمبر ۱۹۹۰ء

عزیز گرامی زید مجد

سلام مسنون۔ آپ کے والد ماجد محترم سید مسعود حسن شہاب مرحوم کے وصال کی  
المناک خبر سن کر شدید صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ایسے علم دوست حضرات کا اٹھ  
جانا ایک عظیم المیہ ہے۔ مرحوم کو علم و دانش سے بڑا لگاؤ تھا۔ ان کے دم سے بہاولپور کی

فضاؤں میں برسوں علم و ادب کا چرچا رہا۔ ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ وہ علم و ادب کے سچے خادم تھے۔ انہوں نے برسہا برس اس گلشن کی آبیاری میں اپنی بہترین توانائیاں صرف کیں۔ ان کا نام تاریخ میں زندہ رہے گا۔

وہ بڑے خلیق و ملتسار تھے۔ مل کر دل خوش ہو جاتا۔ جس زمانے میں ”الہام“ کا دفتر شہر میں تھا، اس زمانے سے مرحوم سے علیک سلیک تھی۔ پھر یہ تعلق بڑھتا گیا اور وہ بہت قریب ہو گئے۔ جب بہاول پور جاتا، کبھی کبھی پروفیسر سید محمد عارف صاحب کے ساتھ ان سے مل کر آتا۔ وہ کبھی کھانے پر مدعو کرتے اور کبھی اپنی تصانیف عنایت فرماتے، کبھی علمی موضوعات پر گفتگو فرماتے۔ وہ سلف کی یادگار تھے۔ اب آپ حضرات سے اُمید ہے کہ مرحوم کی جلانی ہوئی شمع کو روشن رکھیں گے اور علم و ادب کی خدمت کرتے رہیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ اس تاریک دور میں جب کہ نہ علم کی قدر ہے اور نہ اہل علم کی، ایسی ہستی کا اٹھ جانا جو پاسدار تاریخ و ادب ہو، ایک غمناک سانحہ ہے، حیف۔

اک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی  
ہم سب آپ کے غم و الم میں شریک ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر  
درجات عالیہ عطا فرمائے اور آپ سب کو اس صدمہ جانکاہ کو برداشت کرنے کی قوت  
اور اس پر صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

# برادر نسبتی نواب زادہ مرزا صلاح الدین محشر لوہاروی (اسلام آباد) کے نام تعزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر

یکم فروری ۱۹۹۱ء

مکرمی زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نوازش نامہ موصول ہوا۔ مرحومہ عالم جوانی میں چار کمن بچے چھوڑ گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! اصل پرورش اور کفالت تو اُس کریم کی ہے ہم تو ایک وسیلہ ہیں، وہ بغیر وسیلے بھی نوازتا ہے بلکہ بے سہاروں کو زیادہ نوازتا ہے۔ برادر مرحوم مولانا محمد احمد علیہ الرحمہ کا دہلی میں وصال ہوا تو ان کے بڑے صاحب زادے (جو اُس وقت نو عمر تھے) نے تحریر فرمایا۔ ”اب ہم براہ راست اللہ کی کفالت میں آ گئے۔“ اس بے مثال صبر و استقامت نے ان کو ایسا پروان چڑھایا کہ دنیا دیکھتی رہ گئی۔ عزیزم مفتخر سلمہ کو جذباتی فیصلہ نہ کرنا چاہئے، غموں کو عزم و حوصلے سے برداشت کرنا چاہئے، یہی مردانگی ہے..... جب بھائی محمد احمد علیہ الرحمہ کی اہلیہ کا ۳۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا تو بھائی صاحب بہت ہی غمگین تھے۔ ابھی جنازہ اٹھانہ تھا، حضرت قبلہ رحمۃ اللہ سامنے تشریف لائے تو بھائی صاحب بے ساختہ رو پڑے۔ حضرت نے مسکرا کر فرمایا۔ ”ابھی سے گھبرا گئے؟“ یہ ۱۹۴۷ء کا واقعہ ہے۔ اس حادثے کے بعد پے درپے حادثات آتے گئے اور اللہ نے حضرت کی توجہ سے استقامت عطا فرمائی۔ حضرت کی استقامت کی کیا بات کروں، بھائی بہنوں یا والدہ کے انتقال پر آنکھ میں آنسو نہ دیکھے۔ ۱۹۶۲ء میں پاکستان تشریف لائے، حیدرآباد بھی تشریف لے گئے۔ ہم کو خیال آیا کہ بھائی منظور احمد صاحب کے مزار پر لے جایا جائے مگر بتایا نہ جائے۔ برادر مرحوم عالم

ہجر و فراق میں ۱۹۴۹ء میں جدا ہوئے۔ حضرت دہلی میں اور وہ یہاں۔ اللہ اکبر! کرب و بے چینی کا کیا عالم ہوگا۔ حادثہ گزر گیا، صبر کیا۔ اب مزار پر لے جا کر پھر حادثہ کو یاد دلانا، غم کو تازہ کرنا تھا۔ نہ لے جاتے تو برادر مرحوم کی روح بے چین ہوتی۔ بہر حال مفتی (محمد محمود الوری) صاحب اور یہ فقیر ساتھ تھا۔ نہر کی طرف سیر کے بہانے لے گئے۔ نہر سے چلتے چلتے قبرستان میں، قبرستان میں چلتے چلتے مزار پر..... اُس وقت حضرت کے قلب کا عالم کیا ہوگا! اس کا اندازہ وہی باپ کر سکتا ہے جس کا ہونہار بیٹا عالم فراق میں داغ مفارقت دے گیا ہو۔ حضرت بیت کے سہارے کھڑے تھے۔ پورا وجود لرز رہا تھا مگر آنکھ میں آنسو نہ تھا، اللہ رے صبر و استقامت! کیا کیا باتیں بتاؤں، ہمہ تن داغ داغ شد!

آپ نے بہت خوب فرمایا: ”ہر فرد ایک کتاب ہے۔“ واقعی کتاب ہے۔ دیکھنے کے لائق، پڑھنے کے لائق، نصیحت و عبرت کے لائق۔ صاحبزادے سے آپ کا ذکر کیا تو ذہن پر زور دینے کے باوجود آپ کو تصور میں نہ لاسکے۔ آپ نے صحیح فرمایا۔ خدا کرے ملاقات ہو جائے تو ایک نظر دیکھ لیں، دل میں بٹھالیں۔ الحمد للہ وہ نیک و صالح ہیں۔ داڑھی آگئی ہے، ہاتھ نہ لگایا۔ ہم عمروں کی چھیڑ چھاڑ پر بھی کبیدہ خاطر نہیں ہوتے۔ داڑھی بیچ میں ہے، ادھر ادھر نہ آئی۔ رفتہ رفتہ آجائے گی مگر اُس وقت تک قیامت گزر جائے گی۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ سنت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین! محترمہ ممانی صاحبہ کی خدمت میں سلام پیش کر دیں۔ میاں اسلام اور اہل و عیال ہوں تو دعا کہہ دیں۔ ہمشیرہ صاحبہ کو بہت بہت سلام، بچوں کو بہت بہت پیار۔ میاں مسرور سلمہ سلام عرض کرتے ہیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ برادر نسبتی مرزا صلاح الدین صاحب کے نام..... ہمشیرہ صاحبہ کے سانچہ  
وصال پر تعزیت نامہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۰۱۷ء سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۲۲ دسمبر ۱۹۹۲ء

مکرمی و محترمی زید محمد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہندوستان واپسی پر یہ المناک خبر ملی کہ آپا صاحبہ  
۱۸ نومبر کو وصال فرما گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! اس سے پہلے ہندوستان ہی میں آپا  
عائشہ کے انتقال کی خبر مل گئی تھی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! اسلام آباد میں آپا صاحبہ سے  
آخری ملاقات ہوئی۔ یہ نہ معلوم تھا کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت  
فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین! سب جا رہے ہیں، ہم کو بھی جانا ہے،  
آج وہ کل ہماری باری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے  
ہماری پردہ پوشی فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین!

آپا صاحبہ خوبیوں کا پیکر تھیں، ان کی یاد آتی رہے گی، نہ معلوم کب تک دل میں  
بسی رہیں گی۔ وہ چلی گئیں مگر محسوس نہیں ہوتا کہ چلی گئیں۔ وہ آنکھوں سے دور سہی مگر  
دل سے قریب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجے بلند فرمائے، آمین! ہم سب آپ کے غم  
میں شریک ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اس صدمہ جانکاہ پر صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!  
برادر مر انعام اللہ بیگ صاحب کی بھی تعزیت کر دیں۔ آپا بتو صاحبہ سے معلوم ہوا کہ اس  
سانچے کی ممانی صاحبہ کو خبر نہیں، اسی لیے میاں انعام کے نام تعزیت نامہ نہیں لکھا، خط

پڑھا جائے گا اور سنا جائے گا تو ان کو معلوم ہو جائے گا۔ یہ المیہ پر المیہ ہے کہ وہ صورت بھی نہ دیکھ سکیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مگر ان کے دل نے تو بتا دیا ہوگا، کوئی خبر کرے یا نہ کرے۔ یہ ایک قیامت پر قیامت ہے کہ جگر گوشہ جدا ہو جائے اور خبر نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ ممانی صاحبہ کو اپنے کرم سے صبر عطا فرمائے آمین!

ہم سب کی طرف سے بچوں کی تعزیت کر دیں۔ دعا کہہ دیں۔ میاں انعام کو سلام کہہ دیں۔ دہلی میں پروین بیگم کی ہمشیرہ رابعہ بیگم اور بھابی شیما سے ملاقات ہوئی تھی۔ سب بخیریت ہیں۔ ہندوستان کے حالات اچھے نہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حق میں بہتری فرمائے، آمین!

چند روز سے طبیعت ناساز ہے۔ دعا میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

☆ مرزا صلاح الدین صاحب کے نام ایک اور غم نامہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲، سی فرسٹ فلور

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی

۲۵ فروری ۱۹۹۳ء

برادر محترم زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ مل گیا تھا، مصروفیات و حادثات نے مہلت نہ دی۔ اس لیے جواب ارسال نہ کر سکا، خیال نہ فرمائیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو صبر

وسکون عطا فرمائے، آمین! اللہ کے ذکر میں طمانیت وسکون ہے، قرآن کریم نے ہمارے دردوں کا یہی مدد اپیش کیا ہے۔ سبحان اللہ! ذکر بھی کئی قسم کے ہیں:

☆ ذکر لسانی ☆ ذکر قلبی ☆ ذکر روحی

اصل ذکر یہ ہے کہ ذکر کا تکلف نہ رہے بلکہ نہ ذاکر رہے نہ ذکر، مذکور ہی مذکور ہو۔  
 مولیٰ تعالیٰ ایسے ذکر سے ہم کو اور آپ کو سرفراز فرمائے۔ آمین! حضرت قبلہ علیہ الرحمہ نے ایک مکتوب میں فرمایا،  
 ”جس کو دیکھو، اُس کو دیکھو“

اللہ اکبر، کیا دریا کو کوزے میں بند کیا ہے! نظر کا یہ عالم ہو جائے تو پھر اور کیا چاہئے۔  
 ہر طرف ہنتا نظر آتا ہے عارف روئے دوست  
 اب نظر سے، شوق نے، عالم کو پنہاں کر دیا

پچھلے دنوں پے در پے اموات ہوئیں۔ چچازاد بہن کا جواں سال بیٹا جو اپنی ماں کا اکلوتا تھا، دیکھتے ہی دیکھتے اللہ کو پیارا ہو گیا۔ ایک دوست حرکت قلب بند ہو جانے سے داغ مفارقت دے گئے۔ ایک عزیزہ شادی میں آئی تھیں، عشرت کدے کو غمکدہ بنا کر چلی گئیں۔ بیروں سے چل کر، ج بن کر آئی تھیں، کندھوں پر واپس گئیں۔ وہ بے نیاز ہے جس کو چاہتا ہے، جب چاہتا ہے، اٹھا لیتا ہے، ہمارا ہے کیا؟ سبھی کچھ تو اُس کا ہے۔ کس منہ سے التجا کریں۔ بس دعا ہی کر سکتے ہیں۔

آپ سے ملنے کو دل چاہتا ہے۔ جسم سے دوری ہے، دل سے دوری نہیں۔ اللہ کا شکر و انعام ہے۔ انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔ میاں طاہر سلمہ، حضرت قبلہ کے عرس میں آئے تھے۔ چند روزہ کر چلے گئے۔ ان کی آمد سے گھر میں رونق ہوگئی۔

ممائی صاحبہ کو آپا صاحبہ کے انتقال کی خبر دی گئی یا نہیں؟ فقیر اسی وجہ سے تعزیت نامہ بھی ارسال نہ کر سکا۔ سن کر قیامت گزر گئی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

دعا میں یاد رکھا کریں۔ فقیر بھی دعا کرتا رہتا ہے۔ گھر میں سب کو سلام و دعا کہہ دیں۔ اہلیہ اور بچے سلام کہتے ہیں۔ دہلی سے خط آیا تھا، سب بخیریت ہیں مگر سروں پر تلو اور لٹک رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانان ہند کی حفاظت فرمائے اور دشمنوں کو ذلیل اور رسوا کرے۔ آمین!

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد



## ڈاکٹر صداقت اللہ خاں، بدایوں

کے نام ڈاکٹر محمد سعید احمد مظہری علیہ الرحمہ کے وصال کی اطلاع:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲/۱۷-سی، فرسٹ فلور

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ سوسائٹی، کراچی

۱۳ مارچ ۱۹۹۶ء

مکرمی زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کرم نامہ کاشف حالات ہوا۔ علالت کی خبر نے متفکر

کیا۔ مولائے کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

فقیر کے برادر اصغر ڈاکٹر محمد سعید احمد علیہ الرحمہ ۲۸ رمضان المبارک کو دہلی میں

وصال فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ان کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔ مرحوم

درگاہ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے سجادہ نشین بھی تھے۔

ہر خانقاہ کا حال دگرگوں ہے، مولیٰ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین جن سے اصلاح کی امید تھی وہ خود مریض ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد



طارق نیازی، (اسلام آباد)  
کے نام ان کے والد مولانا کوثر نیازی کے وصال پر اظہار غم:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲/۱۷، سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ سوسائٹی، کراچی

۲۲ مارچ ۱۹۹۲ء

برادر م زید مجدم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے والد ماجد کا اچانک جدا ہو جانا ایک عظیم حادثہ ہے۔ مزید حادثات نے اس حادثے کو اور جانکاح بنا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولائے کریم آپ کے والد ماجد اور پھوپھی صاحبہ کی مغفرت فرما کر بے کراں رحمتوں سے نوازے۔ آمین!

مولانا نے مرحوم ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ وہ فکر و نظر کے مختلف نشیب و فراز سے گزرتے رہے۔ آخری ایام میں ان کے فکر و خیال میں اور وسعت پیدا ہوئی۔ حضرات اہل اللہ اور علمائے حق سے ان کی عقیدت و محبت نے مجھ کو ان سے قریب کر دیا اور اسی حوالے سے مولانا نے مرحوم مجھ سے محبت فرماتے تھے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو اس محبت و خلوص کا پورا پورا صلہ عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا نے مرحوم کی مفارقت یقیناً آپ کے اور تمام اہل خانہ کے لیے سخت جاں گداز ہوگی۔ مولائے کریم آپ سب کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! سب کو جانا ہے، بس دیر سویر کی بات ہے۔ جانے والوں کے غم میں آج ہم اشکبار ہیں اور کل آنے والے ہمارے غم میں آنسو بہائیں گے۔ اشکباری کا یہ سلسلہ نہ معلوم کب سے رواں ہے۔ آنے والے آ بھی رہے ہیں، جانے والے جا بھی رہے ہیں مگر گلشن ہستی کی بہار خزاں نا آشنا معلوم ہوتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی گیا ہی نہیں۔ خاموشی سے ایک قیامت گزر جاتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اخبارات میں جس انداز سے تین چار دن کے اندر اندر علالت و انتقال کی خبریں شائع ہوتی رہیں، ان سے اس حادثے کا حقیقی سبب واضح نہ ہو سکا۔ ممکن ہو تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

یہ حادثہ سخت جاں گداز اور ناقابل فراموش ہے۔ میری اور سب اہل خانہ کی طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ والدہ صاحبہ اور سب برادران و ہم شیرگان کو سلام کہہ دیں اور تعزیت کر دیں۔

فقط والسلام  
شریک غم  
احقر محمد مسعود احمد

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیز می: (سابق مدیر ماہنامہ ”سنی دنیا“، بریلی) کے نام سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال کی اطلاع:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر

۲۹ جنوری ۱۹۹۲ء

محترمی زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ نوازش نامہ موصول ہوا۔ والدہ صاحبہ اور بھابی صاحبہ کی علالت اور آپریشن کی خبر باعث فکر و تشویش ہوئی۔ شفافی مطلق دونوں کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین!

یہ المناک خبر تو آپ کو مل گئی ہوگی کہ محترم سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ ۳ جنوری کو حرکت قلب بند ہونے سے وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! وہ ادارے کے اجلاس میں شرکت کے لیے کراچی آئے تھے۔ ۲ جنوری کو واپس گئے اور ۳ جنوری کو وصال فرمایا۔ ۴ جنوری کو جنازہ کراچی آیا اور یہیں تدفین ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی مفارقت سخت جانکاہ ہے۔ مولائے کریم ان کی خدمات قبول فرما کر مغفرت فرمائے اور درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین! علم و دانش کا جو درخت وہ لگا گئے ہیں منعم حقیقی اس کی شاخوں کو عالمگیر بنا دے۔ آمین! جب خیال ان کی طرف جاتا ہے، دل غم میں ڈوب جاتا ہے۔ فقیر سے بہت ہی محبت فرماتے تھے۔ زندگی کا آخری خط یکم جنوری کو فقیر ہی کو لکھا جو وصال کے بعد موصول ہوا۔ خط کیا ہے، محبت و اخلاص کا آئینہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ مرحوم کو اس اخلاص و محبت کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین! اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حاضرین مجلس اور اہل خانہ کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیز سی صاحب کے نام ڈاکٹر محمد سعید احمد مظہری علیہ الرحمہ کے وصال کی اطلاع:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲، سی، فرسٹ فلور

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۲۵ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ ۱۷ مارچ ۱۹۹۶ء

مکرمی زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کرم نامہ باعث طمانیت ہوا۔ یہ المناک خبر تو آپ کو مل گئی ہوگی۔ ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ کو برادر اصغر ڈاکٹر محمد سعید احمد علیہ الرحمہ دہلی میں انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ہجر و فراق میں ایسے حادثات کے کرب کا اندازہ مجھ پر ہی کر سکتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ برادر مرحوم کو درجات عالیہ عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنی رضا پر راضی رکھے۔ آمین!

انشاء اللہ پروفیسر فاروق احمد صدیقی کو بھی کتابیں ارسال کر دی جائیں گی، اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ ان کو اب تک کون کون سی کتابیں اور رسالے مل چکے ہیں تو باقی بھیج دیئے جاتے۔ نئی مطبوعات ہی بھیجی جاسکتی ہیں۔ امید ہے کہ پروفیسر صاحب مسلکاً سنی ہوں گے۔ ان کو سلام لکھ دیں۔

برادر مولانا محمد اعجاز نجم لطفی کی آپ نگرانی فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین! وہ خود بھی مطالعہ کریں، یہ ضروری ہے۔ جن ابواب پر کام ہو چکا ہے ان کے عنوانات لکھ دیں تاکہ باقی ابواب کے لیے مواد میسر آجائے تو بھیج دیا جائے۔

برادر محمد عبدالستار طاہر اور محمد سعید مجاہد آبادی بڑے فعال ہیں، مگر ان کے وسائل محدود ہیں اس لیے انکی تمنائیں جلد پوری نہیں ہوتیں۔ بہر حال مولیٰ تعالیٰ کار ساز ہے۔

حال ہی میں ایک کتاب اور دو رسالے شائع ہوئے ہیں۔

☆ حضرت مجدد الف ثانی (حالات، افکار و خدمات)

☆ سلام و قیام

☆ عیدوں کی عید (سات زبانوں میں)

ایک مقالہ ”قبلہ“ کتابت ہو چکا ہے۔ انگریزی ترجمہ کمپوز ہو رہا ہے۔ ”سلام و قیام“ کا انگریزی ترجمہ کمپوز ہو گیا ہے۔ ”عیدوں کی عید“ پر جارجیا یونیورسٹی، امریکہ کے پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ گوڈلاس (نومسلم) نے ۹ صفحات پر مشتمل تعلیقات و حواشی کا اضافہ کیا ہے جو امریکہ سے شائع ہو گیا ہے۔ ”انتخاب حدائق بخشش“ کا ایک مصری عالم سید حازم محمد احمد الحفوظ نے عربی میں ترجمہ کر لیا ہے۔ ”آئینہ رضویات“ حصہ سوم کمپوز ہو رہی ہے۔ جو باتیں اس وقت یاد آئیں قلمبند کر دی گئیں۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ پروفیسر وسیم بریلوی، پروفیسر محمود حسین بریلوی اور دیگر احباب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



مولوی عطا محمد درس، مٹھی سندھ (سلسلہ عالیہ مسعودیہ کے نقطہ آغاز)

کے والد صاحب کے وصال پر اظہارِ افسوس:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲/۱۷، سی

پی۔ ای۔ سی ایچ سوسائٹی۔ کراچی

۱۲ نومبر ۱۹۹۳ء

برادر مملوی عطا محمد سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ملتان گیا ہوا تھا، واپس آیا تو معلوم ہوا کہ تمہارا فون آیا تھا۔ بابا کا انتقال ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! بہت ہی صدمہ ہوا۔ پرانی یادیں تازہ ہو گئیں، دل مغموم ہوا، آنکھیں اشکبار ہوئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! بابا مرحوم عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے۔ آج ان کی قبر عشق کے نور سے منور ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا ہی عشق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ بابا مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ تم سب بھائیوں، بہنوں اور سب گھر والوں کو صبر عطا فرمائے۔ آمین! والدہ صاحبہ اور سب بھائی بہنوں کی تعزیت کرنا۔ اللہ تعالیٰ تم سب کو اپنی رضا پر راضی رکھے، آمین! تمہارے خطوط مل گئے تھے جو اب بھیج دیا تھا۔ چوتھا خط بھی مل گیا ہے اللہ تعالیٰ برادر مملوی شفیع محمد کو مقدمے سے نجات عطا فرمائے آمین! اور تم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے، آمین!

سکندر آیا تھا۔ میں ملتان گیا ہوا تھا۔ وہ فوراً ہی واپس چلا گیا حالانکہ میاں سرور نے روکا بھی۔ شاید بابا مرحوم کے جنازے میں شرکت کیلئے اللہ نے دل میں ڈالا کہ جلد واپس ہو۔ اچھا اجازت دو۔ دل چاہتا ہے کہ بابا مرحوم کی تعزیت کے لیے مٹھی آؤں۔ کراچی کی مصروفیات مہلت نہیں دیتیں۔ انشاء اللہ آؤں گا۔ دعاؤں میں یاد رکھنا۔ سب بھائیوں کو سلام کہنا۔ عبدالستار، اکبر اور مملوی صاحب کو سلام کہنا۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

دلّامہ پروفیسر عبدالغفور سومرو نقشبندی، (شکار پور)  
کے نام تعزیت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲/۱۷-۱۷ سی،

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی۔ کراچی

۱۶ نومبر ۱۹۹۳ء

محترم المقام زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،..... گرامی نامہ نظر نواز ہوا۔ یاد آوری کا ممنون ہوں۔  
آپ کے بھائی کے انتقال کی خبر پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ مولائے کریم مرحوم کی مغفرت  
فرمائے اور درجات عالیہ عطا فرمائے۔ نیز سب پس ماندگان کو صبر و استقامت عطا  
فرمائے۔ آمین! سب کو اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے، بس دیر سویر کی بات ہے۔ کوئی پہلے  
گیا، باقی جانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ کل ایک المناک خبر ملی۔ اہل سنت کے مشہور عالم و  
قلکار مولانا عبدالکحیم اختر شاہجہان پوری لاہور میں انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!  
مرحوم کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اہل سنت پر ان کا بڑا احسان ہے۔

فقیر سکھر حاضر ہوا تھا اور ایک عریضہ آپ کی خدمت میں ارسال کر دیا تھا، جس  
میں گورنمنٹ کالج سکھر میں آمد کی تاریخ اور وقت لکھ دیا تھا اور استدعا کی تھی کہ شرف  
ملاقات سے نوازیں۔ شاید وہ خط آپ کو نہیں ملا۔ آپ سے ملاقات کی آرزو تھی مگر  
مولیٰ تعالیٰ کو منظور نہ تھا۔ جنوری میں شاید پیر جو گوٹھ جانا ہو۔

یہ پڑھ کر اطمینان ہوا کہ لاہور سے آپ کو کتابیں مل گئیں۔ کبھی کراچی آنا ہو تو  
غریب خانے پر تشریف لائیں۔ انشاء اللہ کتب و رسائل پیش کروں گا۔ آپ سے مل کر  
روحانی مسرت ہوتی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو سلامت باکرامت رکھے۔ آمین! احباب  
اور رفقاء کو سلام کہہ دیں۔ اہل خانہ کو سلام و دعا۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (حیدرآباد، سندھ)  
کے نام ایک تعزیتی مکتوب:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۷/۲، ۱۹۹۳ء

پی۔ ای۔ سی۔ ای۔ سوسائٹی، کراچی

۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء

مخدومی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ فقیر ”حدائق بخشش“ کا ایک انتخاب مرتب کر رہا ہے۔ حصہ دوم کا کوئی قدیم مطبوعہ نسخہ آپ کے پاس ہو تو مطلع فرمائیں۔ اگر اجازت مرحمت فرمائیں تو کتابت کے ساتھ نظر ثانی کے لیے اجزاء پیش خدمت کرتا رہوں۔

مخدومی حضرت زید ابوالحسن فاروقی علیہ الرحمہ وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! عالم اسلام کے لیے یہ ایک عظیم حادثہ ہے۔ اس سے قبل مولانا رحیم بخش قر، نواب شاہ اور مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری علیہما الرحمہ بھی انتقال فرما گئے۔ مولائے کریم مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین! دعاؤں میں یاد رکھیں، اہل خانہ کو سلام و دعا کہہ دیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

☆ پروفیسر ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی صاحب کے وصال تعزیت نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۷/۲، ۱۹۹۵ء

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۲۳ مارچ ۱۹۹۵ء

مخدومی و مطاعی دامت برکاتہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ صحیفہ گرامی نظر نواز ہوا۔ محترم ہاشمی صاحب علیہ الرحمہ کے سانچہ ارتحال کی خبر پڑھ کر بہت ہی صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ اپنے مقام قرب میں اُن کے درجات بلند فرمائے۔ آمین! وہ بڑے شفیق و مہربان اور ہمدرد و نغمگسار استاد تھے۔ مادہ تاریخ،

بہشت آشیاں، جنتی جنتی

بہت خوب ہے۔ واقعی اُن کو بڑی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ کی علالت باعث فکر و تشویش ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کا مبارک سایہ قائم و دائم رکھے۔ آمین! آپ کے مشفقانہ کلمات سے فقیر کو نہایت شرمساری ہوئی۔ آپ کی شفقت و محبت تو فقیر کا سرمایہ ہے۔ فقیر سے جو غلطی سرزد ہوگئی اپنے کرم سے معاف فرمائیں اور حسن عاقبت کے لیے دعا فرمائیں۔ فقیر دعاؤں کا محتاج ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تصانیف اور مخطوطات کے متعلق جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شائع ہو جائیں تو بہتر ہیں۔ بعض احباب کو شش کر رہے ہیں۔ عرصہ ہوا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے حواشی دو جلدوں میں شائع ہوئے تھے۔

”ردالمحتار“ کا حاشیہ ”جدالمتار“ بمبئی اور حیدرآباد سے دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ شاید پہلی جلد ملاحظہ فرمائی ہو۔ حرکت زمین کے بارے میں ”فوزمبین دررد حرکت زمین“ عرصہ ہوا شائع ہو چکی ہے۔ اسی طرح فلسفہ سے متعلق ”الکلمۃ الملہمہ“ بھی عرصہ ہوا میرٹھ سے شائع ہو چکی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ“ کی بارہ جلدیں شائع ہو گئی ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلک! کام تو بہت ہے مگر کام کرنے والے اور تعاون کرنے والے کم ہیں۔ دوسرے امور کی طرف توجہ ہے۔ آپ دعا فرماتے رہیں۔ ”حدائق بخشش“ کا انتخاب مرتب کر لیا تھا، پریس میں ہے انشاء اللہ پیش کروں گا۔ جو اغلاط ہوں نشاندہی فرمادیں تاکہ دوسرا ایڈیشن زیادہ مکمل ہو۔

اہلیہ اور بچے سلام عرض کرتے ہیں۔ سب اہل خانہ سلام مسنون قبول فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر محمد سعید احمد

☆ ڈاکٹر محمد سعید احمد مظہری علیہ الرحمہ کے وصال کی اطلاع:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲ء سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۱۲ مارچ ۱۹۹۶ء

مخدومی و استاذی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر ہوں گے۔ فقیر کے برادر اصغر ڈاکٹر محمد سعید احمد علیہ الرحمہ ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ کو دہلی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور دعائے بلندی درجات

لرمائیں۔ مسجد فتحپوری کے صحن میں حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ کے پہلو میں آرام فرما  
 ہیں۔ مرحوم حضرت زید ابوالحسن فاروقی علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے  
 درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر و استقامت ارزانی فرمائے۔ آمین!  
 صحیفہ گرامی اور مشفقانہ دعاؤں کا ممنون ہوں۔ فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اہل  
 خانہ کو سلام و دعا۔

فقط والسلام  
 احقر محمد مسعود احمد



ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (جامعہ ہمدرد، دہلی بھارت) کے نومولود کی رحلت پر تعزیتی  
 مکتوب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ

۲۰ ستمبر ۱۹۸۹ء

مکرمی زید عنایت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آپ کے  
 دونوں عنایت نامے موصول ہو گئے۔ یاد آوری کا ممنون ہوں۔ یہ پڑھ کر سخت صدمہ ہوا  
 کہ نومولود اللہ کو پیارا ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ آپ کو اور مرحوم کی والدہ کو  
 صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کیا کروں؟ الحمد للہ  
 وہ تو آپ دونوں کے لیے وسیلہ مغفرت ہے اور نوید بہشت۔ وہ تو جنت کے پھولوں  
 میں سے ایک پھول ہے۔

یہ پڑھ کر اطمینان ہوا کہ مرسلہ رسائل آپ کو مل گئے۔ آپ کے تاثرات تاخیر سے  
 پہنچے۔ اس لیے قلم میں شامل نہ کیے جاسکے۔ شاید بڑی قلم میں شامل کریں کیونکہ جو قلم

دکھائی گئی وہ تو تقریباً دس منٹ کی تھی۔ پاکستان ٹی۔وی نے دوبار دکھائی۔ اس کی ہمہ گیر پذیرائی ہوئی۔

کانفرنس میں آپ کا انتظار رہا لیکن جس کام میں آپ مصروف ہیں، وہ زیادہ اہم ہے۔ بہر حال مقالہ ضرور لکھیں۔ یہ مقالہ امام احمد رضا کی مجوزہ بسیط سوانح میں شامل کر لیا جائے گا۔ انشاء اللہ! امام احمد رضا کے اختلاف کے مختلف نوعیتیں ہیں، اس کے لیے ابواب متعین کر لیے جائیں۔ پھر ہر باب کے تحت اختصار و جامعیت کے ساتھ اسباب پر روشنی ڈالی جائے۔ اور حقائق و شواہد پیش کیے جائیں۔ آپ ایک خاکہ بنا کر بھیج دیں تو کچھ اور عرض کر دیا جائے گا۔

آپ پاکستان ضرور تشریف لائیں اور ملاقات سے مسرور فرمائیں۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ احباب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی مکتوب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر

۲۹ جنوری ۱۹۹۲ء

برادر مکرّم زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نوازش نامہ باعث فرحت و مسرت ہوا۔ یاد آوری کا

ممنون ہوں۔ آپ سے ملاقات کر کے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم

سے مجھوں کو ملا دیا اور دلوں کو مسرور و شاد کیا۔ فالحمد للہ علی ذلک!

یہ المناک خبر تو آپ نے سن لی ہوگی کہ محترم مولانا سید ریاست علی قادری بریلوی علیہ الرحمہ ۳ جنوری کو اچانک وصال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون، اُن کی اچانک مفارقت ایک عظیم المیہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے مشن کو جاری رکھے۔ آمین! سید صاحب ادارے کے اجلاس میں شرکت کے لیے ۲۷ دسمبر کو کراچی تشریف لائے۔ ۲۸ اور ۲۹ دسمبر کو اجلاس میں ملاقاتیں رہیں۔ ۳۰ دسمبر کو فقیر سکھر آ گیا اور یکم جنوری ۹۲ء کو مرحوم نے فقیر کو زندگی کا آخری خط تحریر فرمایا۔ ۲ جنوری کو اسلام آباد روانہ ہوئے۔ ۳ جنوری کو وصال فرمایا۔ ۴ جنوری کو بذریعہ جہاز ان کو کراچی لایا گیا اور رات کو تدفین ہوئی، حیف ع گلے برفت کہ ناید بصد بہار دگر

فقیر جنازے میں شریک نہ ہو سکا، جو حضرات شریک ہوئے اُن کا بیان ہے کہ چہرہ نورانی تھا۔ جنازے میں علماء و مشائخ، وزراء، اور سرکاری افسران شریک تھے۔ جنازے میں بکثرت لوگ شریک تھے اور فضا نورانی تھی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی تربت کو اپنے انوار و تجلیات سے معمور فرمائے۔ آمین! مرحوم فقیر سے بہت ہی محبت فرماتے تھے۔ انتقال کے بعد جو خط ملا وہ بھی خلوص و محبت سے معمور۔ ان کی مفارقت ایک المیہ ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مرسلہ خطوط مل گئے شکریہ! انشاء اللہ ”انوار خیال“ پر تاثرات پیش کروں گا۔ اس وقت دس کتب و مقالات پیش لفظ و تقدیم کے منتظر ہیں اور فرصت عنقا ہے۔ آپ کے لیے وقت نکالوں گا اور مختصراً معروضات پیش کر دوں گا۔

یہ پڑھ کر اطمینان ہوا کہ ”اختلافات رضا“ پر کام جاری ہے۔ ایک رسالہ ”افتائے حرمین کا تازہ عطیہ“ (۱۳۲۸ھ/ بریلی) آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔ یہ ”الدولۃ المکیہ“ کے ایک حصے کا خلاصہ ہے اور چند تقاریر بھی شامل ہیں۔

اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، محترم مولانا محمد یاسین مصباحی زید کرمہ کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

پروفیسر غیاث الدین قریشی، انگلینڈ (امام احمد رضا کے کلام کے انگریزی مترجم) کی جواں سال صاحبزادی کے انتقال پر دل داری و غمخواری۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲، سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی

۱۳ اگست ۱۹۹۲ء

صدیق من بکنار شیکبائی آرام گرفتہ باشید!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حاجی محمد الیاس صاحب کا غم نامہ ملا، برق ناگاہی

ثابت ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! لخت جگر کا اٹھ جانا ایک قیامت ہے۔ حیف!

بہر بہار گل از زیر گل بر آرد سر

گلے برفت کہ نہ آید بصد بہار دگر

وہ کریم بے نیاز ہے، جب چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ جب چاہتا ہے لے لیتا ہے۔

سب کچھ اُسی کا ہے، ہمارا ہے کیا؟ وہ رحمن ورحیم ہے۔ اپنی ملک کا ہم کو مالک بنا دیا۔

سبحان اللہ! کیسا کرم فرمایا! اُس نے اپنے انعام کو ہمارے لیے وجہ سکون بنایا۔ کتنے دن

ہمارے پاس رکھا، ہم اسی عنایت کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ نعمت کے چلے جانے پر اس

عنایت کو ضرور یاد رکھنا چاہئے۔ مولیٰ تعالیٰ ہجوم غم میں اپنی ہی یاد میں مصروف و مستغرق

رکھے۔ آمین!

غم تنہا نہیں آتا، برکتوں، رحمتوں اور نعمتوں کو ساتھ لے کر آتا ہے جیسی تو ایک بلند

حوصلہ عاشق نے کہا۔

میری ہوس کو عیش دو عالم بھی تھا قبول

تیرا کرم کہ تو نے دیا دل دکھا ہوا

یہ دکھا ہوا دل اللہ کی رحمت ہے، غمزدوں کے لیے بشارتیں ہی بشارتیں ہیں۔ حضرت  
 مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ خوشی بھی اُس کی طرف سے ہے، غم بھی اُس کی  
 طرف سے۔ پھر غم کو گلے کیوں نہ لگائیں؟ انعام میں جو سرور ملتا ہے وہ ایلام کے سرور  
 سے کم تر ہے۔ انعام کی خوشی میں نفس بھی شریک ہوتا ہے اور ایلام میں جو روحانی سرور ملتا  
 ہے اُس کو دل ہی جانتا ہے۔ خواہش نفس کا وہاں گزر بھی نہیں۔ ایلام و مصیبت کی لذت  
 خالص ہے۔ سبحان اللہ! حضرت حسین بن منصور الحلاج علیہ الرحمہ نے فرمایا،

”خدایا، سارے جہاں کے غم اور مصیبتیں مجھ کو عطا فرما!“

اللہ اکبر! عاشق ہو تو ایسا ہو!

ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں، اللہ کے رسول علیہ التحستہ والتسلیم سے محبت کرتے ہیں  
 مگر بغیر آزمائش کے محبت کی سچائی ظاہر نہیں ہوتی۔ ہر آزمائش عاشق کے لیے آئینہ ہے۔  
 دیکھنے والے بھی دیکھ لیتے ہیں اور وہ خود بھی دیکھ لیتا ہے کہ کتنی محبت ہے پھر نئے جوش  
 اور ولولے سے آگے بڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ خوشی و غم کی تمیز اٹھ جاتی ہے، سدا بہار  
 ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس غم کو وسیلہ ظفر بنائے۔ آمین! کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

آلام روزگار کو آساں بنا دیا

جو غم ملا اُسے غم جاناں بنا دیا

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر جاں بلب ہیں، سرکار کی گود میں  
 لیٹے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے جدا ہو گئے۔ سرکار کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔  
 تار بندھ گیا، فرمایا۔

”اے ابراہیم! آنکھ روتی ہے، دل غم زدہ ہے، ہم کچھ نہ کہیں گے مگر وہی جس سے

ہمارا رب راضی ہو۔“ ہاں۔

تیری مرضی جو دیکھ پائی ہے

خلش درد کی بن آئی ہے

اللہ تعالیٰ آپ کو اور بھابی صاحبہ کو اپنی رضا پر راضی رکھے۔ اس صدمہ جانکاہ پر صبر  
و استقامت عطا فرمائے اور مرحومہ کی مغفرت فرما کر درجاتِ عالیہ عطا فرمائے۔ آمین

مثل ایوانِ سحر مرقدِ فروزاں ہو ترا

نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

آمین!

اللہ تعالیٰ نے ماں باپ، بھائی بہن، بیوی، بچے، عزیز رشتہ دار، مال و دولت سب  
ہی کچھ عطا فرمایا مگر اس شرط کے ساتھ کہ محبت ہم ہی سے کرنی ہے، ہم کو اور ہمارے  
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو چاہنا ہے۔ خبردار! کسی کی چاہت ہماری اور ہمارے حبیب  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت پر غالب نہ ہو۔ ہاں!

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذتِ آشنائی!

فقیر نے اپنے والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کو اسی محبت میں وارفتہ  
پایا..... دو جوان و صالح اور عالم فرزند اللہ کو پیارے ہوئے۔ ایک جوان سال، عارف،  
زاہد بیٹی اللہ کو پیاری ہوئیں۔ فقیر نے حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ کی آنکھ میں آنسو نہ  
دیکھا۔ جب فقیر دہلی حاضر ہوتا، نظر بھر کے فقیر کو نہ دیکھتے۔ ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ  
”تمہیں اس لیے نہیں دیکھتا کہ کہیں تمہارے جانے کے بعد تمہاری یاد اللہ سے  
غافل نہ کر دے۔“

اللہ اکبر! توجہ الی اللہ کا یہ اہتمام کہ برسوں کے بعد بیٹا سامنے آئے تو نظر بھر کے  
نہ دیکھیں کہ کہیں بیٹی کی یاد خدا سے غافل نہ کر دے۔ ان کی محویت کا یہ عالم تھا کہ  
مدینہ منورہ حاضری کے وقت صفحہ دل سے بیٹیوں اور بیٹیوں کے نام محو ہو گئے، کسی کا  
نام یاد نہ رہا۔ حضرت کے رفقاء نے یہ بات بتائی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ایسی محویت عطا  
فرمائے۔ آمین!

فقیر تو آپ کی آمد آمد کے انتظار میں تھا کہ اچانک یہ جانکاہ خبر ملی۔ ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء کو کراچی میں امام احمد رضا کانفرنس ہے۔ آپ کا نام بھی مقالہ پڑھنے والوں میں شامل کیا گیا ہے۔ مگر اللہ کو منظور نہ تھا کہ آپ اس کانفرنس میں شرکت فرماتے۔ بہت ہی صدمہ ہے دہرا صدمہ۔ صاحب زادی کی مفارقت کا صدمہ اور آپ کے نہ آنے کا صدمہ۔

فقیر ۳۰ اپریل کو ریٹائر ہو کر کراچی آ گیا ہے۔ آئندہ کراچی کے پتے پر مراسلت فرمائیں۔ عرصہ ہوا کہ عریضہ کے ساتھ کچھ کاغذات بھی بھیجے تھے، مل گئے ہوں گے۔ اہلیہ اور بچے سب آپ کے شریکِ غم ہیں۔ ہم سب کی طرف سے بھابی صاحبہ کی تعزیت فرمادیں۔ اُن کا غم آپ سے زیادہ ہوگا۔ ماں کی محبت کا عالم ہی کچھ اور ہوتا ہے، باپ بھی اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اسی لیے اللہ نے ماں کے قدموں کے نیچے جنت کا پتا بتایا۔ ۱۹۴۷ء کی ایک ڈراؤنی رات میں جبکہ دہلی میں کشت و خون کا بازار گرم تھا، فضا پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہر شخص اپنے گھر میں قید تھا۔ اچانک ایک غم رسیدہ عورت کی آواز آئی جو موت کی تلاش میں سرگرداں تھی، وہ اپنے مقتول بچے کو یاد کرتی پھر پھوٹ پھوٹ کر روتی۔ جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے اُس آواز کا کرب بڑھتا جاتا ہے۔ ماں کا درجہ بہت بلند ہے اُس کی مامتا کا ثانی نہیں..... بھابی کے دل پر کیا گزرتی ہوگی۔ لیکن اللہ کی یاد ہی ہر غم کا علاج اور ہر درد کی دوا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اُن کو صبر و تحمل عطا فرمائے اور دل کو سکون و چین عنایت فرمائے، آمین!

آئی جو اُن کی یاد تو آتی چلی گئی  
ہر نقشِ ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

اچھا اجازت دیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں، فقیر بھی آپ کے لیے اور بچوں کے لیے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

بیگم پروفیسر غیاث الدین قریشی مرحوم (نیوکاسل، انگلینڈ) کے نام  
پروفیسر غیاث الدین صاحب قریشی مرحوم و مغفور کے دائمی مفارقت پر تعزیتی خط:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲-۱۷

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ سوسائٹی، کراچی

۲۵ اگست ۱۹۹۶ء

محترمہ و مکرمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند روز ہوئے محترم پروفیسر غیاث الدین قریشی  
صاحب کے انتقال کی اندوہناک خبر سنی، یقین نہیں آیا، دل غم میں ڈوب گیا۔ انا اللہ وانا  
الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ آپ کو اور سب اہل خانہ کو صبر و استقامت عطا فرمائے اور قریشی  
صاحب مرحوم کی مغفرت فرما کر درجات بلند کرے، آمین!

قریشی صاحب عاشق رسول تھے اور اہل سنت و جماعت کا بہت درد رکھتے تھے۔  
ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ان کی جدائی سے جو خلا ہوا ہے اس کو پر کرنا ممکن  
نہیں۔ وہ اہل سنت کا سرمایہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے، آمین!

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا

نور سے معمور یہ خاکی شبستان ہو ترا

سب اہل خانہ آپ کے غم میں شریک ہیں۔ امید ہے کہ آپ ہم دُور افتادہ مرحوم  
کے چاہنے والوں سے رابطہ رکھیں گی۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

پروفیسر فیاض احمد جاں کاوش (شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج،  
میرپور خاص) کے نام بیٹے انتقال پر ایک تعزیتی خط:  
باسمہ تعالیٰ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ

۱۵ ستمبر ۱۹۸۵ء

برادرم زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، غم نامہ موصول ہوا۔ حادثہ جائگاہ کی تصدیق ہوئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ثم انا للہ وانا الیہ راجعون! حیف

گلے برفت کہ ناید بصد بہار دگر

مرحوم کا اچانک اٹھ جانا قیامت سے کم نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ مرحوم  
کو آپ دونوں کے لیے شفیع بنائے اور اپنے کرم سے صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!  
ایک صحابی کا بچہ فوت ہوا تو وہ گھر سے باہر تھے۔ گھر آئے، بچے کی خیریت پوچھی،  
جواب ملا، اچھا ہے۔ صحابیہ نے کھانا کھلایا۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہونے لگے تو  
صحابیہ فرمانے لگیں کہ پڑوسن نے ایک چیز لی تھی آج جب وہ طلب کی تو وہ چلانے  
لگیں۔ صحابی نے فرمایا، یہ تو نہایت ہی نامناسب بات ہے، مال تو اس کا ہے۔ اب وہ  
بولیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک جان مستعار دی تھی، آج وہ واپس لے لی۔ اللہ اکبر!  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارکہ سے فیض پانے والی عورتوں نے ہمارے لیے صبر و  
استقامت کی کیسی روشن مثالیں قائم کیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ معصوم بچے  
اپنے والدین کو بخشوانے کے لیے جھگڑیں گے۔ اللہ اکبر! آپ کے لیے بخشش کا سامان  
ہو گیا۔ وہ معصوم آیا تھا، معصوم ہی گیا۔ گناہوں کا بوجھ تو ہمارے سر پر ہے۔ وہ ہلکا پھلکا  
چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

ماں بیقراری کی ایک فطری امر ہے۔ سچ یہ ہے کہ ہجوم غم میں رونے کے علاوہ کچھ  
سمجھ میں نہیں آتا۔ جانا سب کو وہیں ہے، رہنا کسی کو نہیں لیکن پھر بھی نہ معلوم کیوں

آنسو آتے ہیں تو آتے ہی چلے جاتے ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آنسوؤں کو رحمت فرمایا۔ آپ کے فرزند، بند کا انتقال ہوا تو آنسو بہہ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مولیٰ میں تیری رضا پر راضی ہوں۔ حقیقت میں اس کی رضا پر راضی رہنے میں سکون و اطمینان ہے۔ اس کا مال تھا اُس نے لے لیا۔ ہم بھی اُسی کے ہیں۔ ہم کو بھی اُسی کے پاس جانا ہے۔ منزل ایک ہے، بس دیر سویر کی بات ہے اور سچ یہ ہے کہ جہاں وہ ہے وہ رہنے کی جگہ ہے اور جہاں ہم ہیں وہ قید خانہ ہے۔ جو قید خانے سے آزاد ہوا وہ قیدیوں سے اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی رضا پر راضی رکھے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین!

اہلیہ اور بچے سب مغموم ہیں۔ تعزیت کرتے ہیں اور سلام کہتے ہیں۔ لاہور میں خالہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا اور ہندوستان میں بھتیجی کے خاوند کا انتقال ہو گیا، جوان بیوہ ہو گئیں۔ ان کے لیے دعائے مغفرت کریں اور پس ماندگان کے لیے دعائے خیر۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ پروفیسر فیاض احمد کاوش صاحب کے نام سرکردہ علماء اہل سنت کے وصال پر اظہار غم:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲/۱۷-سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۴ دسمبر ۱۹۹۳ء

برادر م زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید ہے کہ بخیر و عافیت ہوں گے۔ اوپر آ کر دیکھا تو آپ جا چکے تھے۔ احقر نیچے تھا، آپ نے آرام میں خلل کے خیال سے دستک نہ دی ہوگی۔ بہر حال قلق ہوا۔

درخواست پر دستخط کرائیے ہیں، ارسال کر رہا ہوں، اب آپ ضروری کارروائی  
کرا کے اجازت نامہ بھجوادیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

حضرت علامہ اختر شاہ جہان پوری کے بعد حضرت زید ابوالحسن فاروقی مجددی کے  
سانحہ وصال کی خبر ملی۔ پھر مولوی رحیم بخش قمر (نواب شاہ) کے انتقال کی خبر ملی۔ ان  
حادثات کا سخت صدمہ ہے۔ مولائے کریم تمام مرحومین کو مغفرت فرما کر درجات عالیہ  
عطا فرمائے، آمین! اب جو حضرات اٹھ رہے ہیں اپنی مسندیں بھی اپنے ساتھ لے  
جارہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ اس قحط الرجال میں اہل سنت کو ان  
حضرات عالیہ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین! گھر میں سب کو سلام و دعا کہہ دیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

○  
حضرت مولانا فضل الرحمن قادری (مدینہ منورہ، سعودی عرب)  
کے نام تعزیت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲/۱۷، سی۔ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۲۳/ ذیقعد ۱۴۱۳ھ / ۱۷/ مئی ۱۹۹۳ء

مخدومی و مطاعی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ صاحب زادہ گرامی منزلت علیہ الرحمہ کے وصال کی  
خبر باعث صدمہ و الم ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ صاحب زادہ مرحوم کی  
مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے اور اس حادثہ جانکاہ پر آپ کو اور سب متعلقین  
کو صبر و استقامت ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین!

ثمرات کی آزمائش بڑی آزمائش ہے، لیکن اس آزمائش میں کامیابی پر رحمت و ہدایت اور معیت حق جل مجدہ کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔ وہ مصیبت بھی رحمت ہے جس میں اُس کریم کا قرب خاص نصیب ہو۔ اسی لیے حضرت حسین بن منصور الحلاج علیہ الرحمہ نے دعا فرمائی

”اللہی! نعمتیں سب کو عطا فرما اور مصیبتیں مجھ کو عطا فرما“ اللہ اکبر!

میری ہوس کو عیش دو عالم بھی تھا قبول

تیرا کرم کہ تو نے دیا دل دکھا ہوا

غم بھی عطاءئے ربانی ہے۔ اس نسبت سے اس کے کیف و سرور کا عالم ہی کچھ اور ہے۔ فقیر کے والد ماجد علیہ الرحمہ کے دو جواں سال اور عالم صاحبزادگان کا انتقال ہوا لیکن حضرت کو کیفِ غم سے متکیف پایا۔ الحمد للہ آپ کی نسبتیں بہت ہی عالی ہیں۔ آپ تو ہم گناہگاروں کے غمخوار و دلدار ہیں۔ مولائے کریم آپ کا مبارک سایہ قائم و دائم رکھے آمین! فقیر آپ کی محافل مبارکہ کی حلاوت اب تک محسوس کر رہا ہے۔ حضرت صاحب علیہ الرحمہ سے بھی شاید مصافحہ ہوا تھا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی قبر شریف کو نور سے بھر دے، آمین!

مثل ایوانِ سحر مرقدِ فروزاں ہو ترا

نور سے معمور یہ خاکِ شبتاں ہو ترا

فقیر اور اہل خانہ کی طرف سے الٰہی تعزیت قبول فرمائیں اور فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقیر گناہگار و سیدہ کار ہے اور دعاؤں کا محتاج ہے۔ حاضرینِ مجلس اور اہل خانہ کو سلام کہہ دیں اور تعزیت فرمادیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ حضرت مولانا شیخ فضل الرحمن قادری مدظلہ العالی کے نام ایک اور غم نامہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وانه هو اضحك وابكى O وانه هو امانات و احياء

۱۷/۲ء سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۲۴ رزدوالحجہ ۱۴۱۴ھ / ۵ جون ۱۹۹۴ء

مخدومنا المعظم دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت مخدومہ علیہا الرحمہ کے سانحہ وصال کی خبر پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ حضرت مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار اقدس میں درجات عالیہ عطا فرمائے، آمین ثم آمین، الحمد للہ آپ اُس دیار مقدس میں ہیں جہاں آغوش رحمت میں کوئی غم، غم ہی معلوم نہیں ہوتا۔ سب غم بھول جاتے ہیں بس اُنہی کی یاد سے دل آباد رہتا ہے جن کی یاد بیقرار دلوں کا قرار اور بے چین روحوں کا چین ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دائمی رفاقت اُسی رفیقِ اعلیٰ کی رفاقت ہے۔ سب ساتھ چھوڑ دیں گے مگر وہ ساتھ ہے اور ساتھ رہے گا۔ خود فرما رہا ہے۔

”وہ تمہارے ساتھ ہے، تم جہاں کہیں بھی ہو۔“ سبحان اللہ! اُس نے اپنے کرم سے اپنے محبوب بندوں کو تنہا نہیں رکھا۔ اپنی معیت کی خوشخبری سنا کر خلوت کو جلوت کر دیا اور فراق کو وصال کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ مولیٰ تعالیٰ غموم و آلام کی ظلمتوں کو اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے نور سے مٹا دے اور ہر لمحہ اپنی ہی طرف متوجہ رکھے۔ آمین! سب اہل خانہ بعد سلام مسنون تعزیت پیش کرتے ہیں۔ فقیر سیہ کار کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حاضرین مجلس سلام قبول فرمائیں۔

فقط والسلام شریک غم

احقر محمد مسعود اجمل

مولانا کوثر نیازی (سابق وزیر اطلاعات و نشریات، اسلام آباد)  
کی والدہ کی دائمی مفارقت پر اظہارِ غم:  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲/۱۷، سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۶ جون ۱۹۹۳ء

از جسم بہ جاں نقاب تاکے؟  
ایں گنج، دریں خراب تاکے؟  
ایں گوہر پُر فروغ، یارب!  
آلودہ خاک و تاب تاکے؟

محترمی زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اخبارِ جنگ، کراچی میں والدہ ماجدہ کے سانشہ ارتحال  
کی خبر پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما  
کر درجات عالیہ عطا فرمائے، آپ کو اور سب متعلقین کو صبر و استقامت ارزانی  
فرمائے۔ آمین!

خبر میں بتایا گیا ہے کہ بقرعید کے دن وصال فرمایا، سبحان اللہ! ۴۵ سال ہوئے  
ایک شعر پڑھا تھا۔

بس کمالے نیست قربانی نمودن بہر عید

عید را باید پپائے دوست قربان داشتن

یہ ایک شاعرانہ خیال تھا، مرحومہ نے اس کو حقیقت بنا کر دکھا دیا۔ یہ ایسی موت  
ہے جس پر رشک کرنے والے رشک کریں گے۔ کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

قسمت نگر کہ کشتہ شمشیر عشق یافت

مر گے کہ زندگاں بدعا آرزو کنند

بلاشبہ ماں کا مبارک سایہ ایک ایسی عظیم ہستی کا سایہ ہے جس کے قدموں تلے جنت ہے۔ اس سایہ میں وہ ٹھنڈک ملتی ہے جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ سر پر کتنا ہی بوجھ ہو ماں کے آغوش میں انسان خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔ بے شک صحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم اس آغوش سے محرومی بڑی محرومی ہے مگر وہ کریم محروموں اور غمزدوں ہی کو نوازتا ہے۔

نہ بچا بچا کے تو رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں غمزدوں کو اپنی معیت کی بشارت دی۔ اللہ اکبر! عالم فراق میں، وصال کی خوشخبری سنائی، اس سے بڑھ کر اور کیا کرم ہوگا۔ ہاں۔

خارِ غمت بجانِ محباںِ خلیدہ باد!  
مرحومہ نیک خاتون تھیں، بیٹا بیٹیوں کو حافظ قرآن بنایا اور وہ کچھ دیا جو ایک ماں اپنی اولاد کو دے سکتی ہے۔ آج حافظ قرآن کی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں کی فضائیں اللہ کے کلام سے محروم ہیں۔ انسان کے کلام کی گونج ہر طرف سنائی دیتی ہے۔

مرحومہ دانا دینا تھیں، انہوں نے اللہ کے کلام کی قدر پہچانی، اللہ نے ان کو دنیا میں بھی سرفراز رکھا اور آخرت میں بھی سرفراز فرمایا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی قبر کو اپنے نور سے روشن رکھے آمین!

مثل ایوانِ سحر مرقدِ فردزاں ہو ترا  
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا  
شریکِ غم  
احقر محمد مسعود احمد

مولانا محمد احمد قریشی مظہری، (لاہور) (سفیر حضرت مفتی اعظم شاہ محمد  
مظہر اللہ علیہ الرحمہ) کے نام غم نامہ:

باسمہ تعالیٰ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ سندھ

۳۰ ستمبر ۱۹۸۱ء

برادرم زید مجدم

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، غم نامہ باعثِ الم ہوا۔ برادرم بشیر احمد صاحب کے  
انتقال کا بے حد صدمہ ہے انا اللہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور  
ان کے درجات بلند فرمائے آمین! مرحوم احقر سے مخلصانہ اور والہانہ محبت رکھتے تھے۔  
ان کی محبت اور اخلاص مندانہ باتیں رہ رہ کر یاد آئیں گی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ  
تعالیٰ آپ کو اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے احقر کی جانب سے ان کی اہلیہ  
کی تعزیت کر دیں اور بچی کو دلا سہ دیں۔

برادرم ہاشم علی صاحب کے انتقال کا بھی صدمہ ہے۔ غالباً احقر کی ان سے ملاقات  
ہوئی تھی۔ برادرم عبدالسلام صاحب کی تعزیت کر دیں اور احقر کی جانب سے بعد سلام  
مسنون اظہار غم کر دیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو اور سب پس ماندگان کو اس صدمہ جانکاہ پر  
صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

ابھی چند روز ہوئے بھائی سلطان جاپان والوں کا انتقال ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ  
راجعون۔ سب اسی کے حضور حاضر ہو رہے ہیں اور سب کو اسی کے حضور حاضر ہونا  
ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری عاقبت بخیر فرمائے اور اپنے دامن رحمت میں جگہ دے۔ آمین!

آپ کی علالت کی خبر نے سخت متفکر کر دیا۔ بچوں سے کہیں کہ وہ خیریت سے مطلع کرتے رہا کریں۔ دل لگا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور بچوں کے سر پر قائم رکھے، آمین!

الحمد للہ! احقر بخیریت ہے۔ گھر میں سلام کہہ دیں سب بچوں کو دعائیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ مولانا محمد احمد قریشی مظہری کے نام اپنے برادر بزرگ مولانا علامہ مفتی محمد مشرف احمد کی رحلت پر غم نامہ:

باسمہ تعالیٰ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ سندھ

۱۸ نومبر ۱۹۸۱ء

برادرم زید محمد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... دہلی سے خبر ملی ہے کہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ ۷ بجے صبح قبلہ بھائی مشرف صاحب وصال فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! یہ خبر جانکاہ خرمن صبر و قرار کے لیے برق ناگاہی ثابت ہوئی۔ ثم انا اللہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنے مقام قرب میں درجات عالیہ عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر و استقامت ارزانی فرمائے۔ آمین! احقر یہ خبر ملتے ہی کراچی گیا تھا۔ رات واپس آیا ہے۔ حیف دید سے بھی محروم اور شرکت جنازہ سے بھی محروم۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! بعد نماز جمعہ مسجد فتح پوری میں اور حضرت قبلہ کے پہلو میں تدفین عمل میں آئی۔ دیگر تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہوئیں۔ کراچی میں بھائی صاحب کے ایک صاحبزادے

مولانا احمد میاں ہیں۔ باقی سب دہلی اور علی گڑھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کے لیے یہ سانحہ نہایت ہی عظیم ہے۔ پچھلے سال ہی بھابی صاحبہ کا وصال ہوا ہے اور اب بھائی صاحب بھی جدا ہو گئے۔ مولیٰ تعالیٰ اپنی رضا پر راضی رکھے۔ آمین!

اکابر اہل سنت میں بہت سی ہستیاں اٹھ گئیں۔ محفل سونی ہوتی جا رہی ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! اہل خانہ کو سلام و دعا کہہ دیں۔ برادران طریقت کو اطلاع کر دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ مولانا محمد احمد قریشی مظہری صاحب کی اہلیہ کے وصال پر تعزیت نامہ:

باسمہ تعالیٰ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ سندھ

۷ اپریل ۱۹۸۳ء

اخئی المسکرم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کراچی میں ایک تقریب میں برادر م ذکر الرحمن صاحب سے یہ روح فرسا خبر ملی کہ والدہ صاحبہ میاں مظہر احمد انتقال فرما گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! یہ خبر سن کر قلب کو جو صدمہ ہونا قابل بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو درجات عالیہ عطا فرمائے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آمین! مرحومہ صفاتِ جمیلہ کا پیکر تھیں۔ ان کے اخلاق عالیہ سے یہ فقیر بہت متاثر ہے۔ ایسی اچانک گئیں کہ معلوم نہیں ہوتا کہ جدا ہو گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ آپ کو اس صدمہ جانکاہ پر صبر و استقامت عطا فرمائے اور سب بچوں کو سکون و طمانیت عطا فرمائے، آمین!

مالک حقیقی وہی تعالیٰ ہے ہم سب مملوک ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے اپنی ملک میں تصرف فرماتا ہے۔ وہ مختار و بے نیاز ہے۔ کبھی ملاتا ہے، کبھی جدا کرتا ہے، کبھی ہنساتا

ہے، کبھی رُلاتا ہے۔ ہماری محبتوں کو آزماتا ہے۔ مصیبتوں پر نوازتا ہے۔ اس کی نسبت سے مصیبت، مصیبت معلوم نہیں ہوتی۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایلام کی لذت انعام سے بڑھ کر ہے۔ کیوں کہ انعام میں شائبہ حظ نفس بھی ہے اور ایلام میں نہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ہر حال میں اپنی رضا پر راضی رکھے اور غم و الم میں ہماری دست گیری فرمائے، آمین! اس فقیر کو یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے گھر کا کوئی فرد اٹھ گیا ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اہلیہ بھی تعزیت کرتی ہیں اور بہت ہی مغموم ہیں۔

آپ کی طبیعت کی طرف سے سخت فکر ہے۔ مولیٰ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ بچوں کے سر پر قائم و دائم رکھے۔ آمین! سب بچوں کو احقر کی طرف سے تشفی و تسلی دیں اور آپ اپنا دل مضبوط رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نسبتِ خاص سے نوازا ہے۔ فقیر شریکِ غم ہے اور آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ مولانا محمد احمد قریشی مظہری صاحب کو دلاسہ اور سنبھالا دیتے ہوئے ایک اور خط تحریر فرمایا:

باسمہ تعالیٰ

گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ، سندھ

۱۴ مئی ۱۹۸۳ء

اخى المکرم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ لذتِ ایلام، لذتِ انعام سے بڑھ کر ہے کیونکہ لذتِ انعام میں شائبہ حظ نفس ہے اور لذتِ ایلام میں نفس شریک نہیں۔ حضرات اہل اللہ نے مصیبت و الم کو مولیٰ تعالیٰ کی نسبت پر نظر رکھتے ہوئے نہ صرف گوارا بنایا بلکہ اس سے لذتِ عشق و محبت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم جان و مال ضائع کر کے تمہاری محبت کی آزمائش کریں

گے، جو رنج و غم اُس کی طرف سے ہو عاشق کے لیے وہ رنج و غم ہی نہیں۔ حضرت حسین بن منصور حلاج علیہ الرحمہ نے عجب دعا مانگی۔ پڑھ کر آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور یہ معلوم ہوا کہ اہل اللہ کے حوصلے کتنے بلند ہوتے ہیں۔ آپ نے دعا فرمائی۔

”خدایا! جہاں بھر کی راحتیں اور نعمتیں سب کو مبارک ہوں۔ دنیا بھر کے مصائب و آلام مجھ کو عطا فرما! اللہ اکبر!“

جب برادر گرامی مولانا منظور احمد علیہ الرحمہ کا وصال ہوا تو اُس حادثے کا دل پر ایسا اثر ہوا کہ حضرت کو جو عریضہ پیش کیا اُس میں چند کلمات اضطراب و بیقراری کے لکھ دیئے گئے۔ جو اب جو صحیفہ شریفہ تحریر فرمایا، اس میں فرمایا کہ:

”مولیٰ تعالیٰ نے اتنے عرصے مرحوم کو تمہارے ساتھ رکھا، تم نے اس کا شکر ادا نہ کیا؟“

حضرت کی تحریر نے آنکھیں کھول دیں۔ حقیقت میں نعمت کے چلے جانے کے بعد اُس کے فراق میں جزع و فزع کرنے کے بجائے شکر ادا کرنا چاہئے کہ مولیٰ تعالیٰ نے اُس نعمت کو اتنے طویل عرصے ہمارے ساتھ رکھا۔ یہ اُس کا کرم ہے، وہ چاہتا تو کسی وقت بھی لے سکتا تھا۔

قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ اگر جانے والوں کے اور تمہارے اعمال نیک رہے تو ہم قیامت کے دن چھڑے ہوؤں کو ملائیں گے۔ یہ آیت ہمارے لیے بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہم سب کو ملائے، آمین!

ایک صحابیہ کے حال میں لکھا ہے کہ اُن کے بیٹے کا انتقال ہو گیا۔ خاوند باہر گئے ہوئے تھے۔ جب گھر آئے تو بچے کی خیریت دریافت کی۔ کہا کہ اچھی طرح ہے۔ پھر کہا کہ پڑوس میں عاریتہ ایک چیز دی تھی، آج مانگی تو پڑوسن چلانے لگیں۔ صحابی نے فرمایا، یہ بات تو نہایت نامناسب ہے۔ اب صحابیہ نے کہا کہ آپ کے پاس بھی اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی، آج اس نے واپس لے لی۔ اللہ اکبر! سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ تربیت نے عورتوں کو بھی کیسا باہمت بنا دیا تھا!

حضرت قبلہ علیہ الرحمہ کا روشن نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کیسے کیسے مصائب و آلام آئے مگر کیسی خندہ پیشانی سے ان کو برداشت کیا کہ غم کو قریب آنے نہ دیا۔ اللہ اللہ! ایک اہلیہ کا انتقال ہوا، دوسری اہلیہ کا انتقال ہوا، تیسری اہلیہ کا انتقال ہوا۔ ایک بیٹی کا انتقال ہوا۔ دوسری بیٹی کا انتقال ہوا۔ تیسری بیٹی کا انتقال ہوا، ایک بیٹی کا انتقال ہوا، دوسرے بیٹے کا انتقال ہوا۔ ایک بہو کا انتقال ہوا، دوسری بہو کا انتقال ہوا اور والدین کا سایہ بچپن میں ہی اٹھ گیا۔ پے در پے آلام آئے۔ تقسیم ہند نے تو فراق کا سلسلہ اور دراز کر دیا۔ جگر گوشے زندگی میں جدا ہو گئے۔ احباب و اہل محبت کا غم الگ۔ مگر کیسی ہمت سے یہ سارے غم سہے۔ ہم حضرت کے دامن سے وابستہ ہیں، ہمیں امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہیے اور ہمت بلند رکھتے ہوئے اضطراب و بیقراری کا اظہار نہ کرنا چاہئے۔ بیقرار وہ ہو جس کا کوئی آسرا نہ ہو، الحمد للہ ہمارا آسرا ہے۔ سب رفیق چھوٹ جائیں گے مگر رفیق اعلیٰ کی رفاقت قائم اور دائم رہے گی، انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا پر راضی رکھے۔ بچوں کو دلاسا و تشفی دیں اور دلی دعائیں، آمین!

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ مولانا محمد احمد قریشی مظہری صاحب کے لیے مزید دلاسا و تشفی:

باسمہ تعالیٰ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ سندھ

۱۱ جون ۱۹۸۳ء

برادر مکرم زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غم نامہ موصول ہوا۔ آپ کے حالات پڑھ کر دل محزون ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے کرم خاص سے آپ کو سکون و طماننت عطا فرمائے۔ آمین!

آپ اپنی طرف سے زیادہ متفکر نہ ہوں۔ خدا نخواستہ کوئی ایسی بات نہیں جس سے عاقبت کا اندیشہ ہو۔ اصل میں زخم تازہ ہے اس لیے اس کا درد و کرب بھی شدید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ زخم رفتہ رفتہ مندمل ہو جائے گا اور رضا برضا الہی کی دولت نصیب ہوگی۔

بچوں کی طرف سے فطرتاً فکر ہوگا مگر یہ خیال فرمائیں کہ ہم تو مملوک ہیں۔ مالک تو اللہ ہی ہے اور وہ اپنے بندوں پر رحیم و کریم ہے اس لیے ان کی طرف سے فکر نہ کریں۔ احقر کو یاد ہے کہ جب بھائی محمد احمد صاحب کا انتقال ہوا تو ان کے بچے چھوٹے تھے۔ کوئی ان کا کفیل نہ تھا اور بچے بھی ۹ عدد۔ یہ ایسا سانحہ تھا جس سے بچوں کا بیقرار ہونا فطری امر تھا۔ مگر نہیں۔ مولوی محمد مکرم احمد سلمہ نے اس چھوٹی سی عمر میں اپنے والد کے انتقال کے بعد جو جملہ لکھا وہ تاریخ عزیمت میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ انہوں نے لکھا:

”اب ہم براہ راست اللہ کی کفالت میں آگئے“

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کفالت فرمائی جس کا اپنی تنگ نظری کی وجہ سے وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اس لیے یہی عرض کروں گا کہ بچوں کے معاملے کو اللہ پر چھوڑ دیں اور ان کی طرف سے اتنے مضطرب نہ ہوں کہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے۔

تعویذ ارسال کر رہا ہوں موم جامہ کر کے گلے میں ڈال لیں اور حبیبی اللہ و نعم الوکیل کثرت سے پڑھا کریں۔

خواب کی وجہ سے کسی و سو سے میں مبتلا نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ وہ مظلوم کا داورس ہے اور ظالم کا منتقم۔ زندگی میں ایسے لوگ ملتے ہیں جو بُرا چاہتے ہیں بلکہ جان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ فقیر کا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ اگر ان کی طرف توجہ نہ کی جائے اور مولیٰ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہا جائے تو زندگی بڑے آرام سے گزر جاتی ہے اور دشمن خود پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لیے آپ بھی صبر کریں اور اپنے قلب کو عزیزہ کی طرف سے ہٹا کر اللہ ہی کی طرف متوجہ رکھیں۔

۱۳ جون کے بعد مندرجہ ذیل پتے پر مرسلت کریں:

۱۷/۲-سی پہلی منزل

پی۔ای۔سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی۔ ۲۹

عرس شریف کی تفصیلات معلوم ہو کر خوشی ہوئی۔ اس کی طرف سے فکر تھا۔ الحمد للہ کہ یہ بحسن و خوبی انجام پذیر ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو اپنی بیکراں نعمتوں سے نوازے۔ آمین! بچوں کو دعا کہہ دیں۔ گھر میں سب بچوں کو دعا کہتے ہیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



شیخ الحدیث سید محمد امیر شاہ گیلانی، پشاور کے بھائی کے وصال پر تعزیت:

باسمہ تعالیٰ

گورنمنٹ کالج، ٹنڈو محمد خان

۲۱ اگست ۱۹۷۴ء

تاسحر وہ بھی نہ چھوڑی تو نے او بادِ صبا

یادگار رونق محفل تھی پروانے کی خاک

محترمی و مکرمی حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ برادر معظم قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کی خبر علالت اور

پھر خبر رحلت ملی انا للہ وانا الیہ راجعون! یہ خبر وحشت اثر خرمن صبر و قرار کے لیے برق

ناگاہی ثابت ہوئی۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخرا شد!

مولیٰ تعالیٰ حضرت مرحوم و مغفور کو درجات عالیہ عطا فرمائے اور اپنے قرب خاص سے سرفراز فرمائے۔ آمین، ثم آمین! اہل محبت کو آزمایا جاتا ہے۔ خوف سے، بھوک سے، جان سے، مال سے،

سینہ خالی کئید از دلہا  
یار بہر شکار می آید  
بغیر آزمائش و ابتلا محبت کا اندازہ ہو نہیں سکتا۔ یہ آزمائش اہل محبت کے لیے مایہ  
صد افتخار اور موجب صد فرحت ہے۔

تیری مرضی جو دیکھ پائی ہے  
خلش درد کی بن آئی ہے  
ایلام میں اس کی رضا ہو تو وہ انعام سے ہزار درجے بہتر ہے۔ اہل رضا ایلام میں  
انعام سے زیادہ لطف پاتے ہیں کہ انعام میں شائبہ حظِ نفس ہے اور ایلام میں شائبہ حظِ  
نفس نہیں۔

وہ جلال میں مشاہدہ جمال کرتے ہیں۔ جہاں لوگ صبر کرتے ہیں، وہ شکر بجالاتے  
ہیں کہ جفا بھی آئینہ دار محبت و وفا ہے۔

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں  
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں  
اس کی جفا عین وفا ہے۔ وہ رلاتے بھی ہیں، وہ ہنساتے بھی ہیں۔ وانہ اضحك  
وابکی..... ایک عارف نے کیا خوب فرمایا ہے۔

شب وصل میں شمع ساں مجھ کو آہ!  
جلاتے ہنساتے، رلاتے ہیں آپ  
دنیا کے محبوب جفا پیشہ ہیں لیکن وہ جفا پیشہ نہیں۔ وہ عین کرم ہے، وہ جانِ رحم ہے۔  
وہ اپنے چاہنے والوں کو تنہا نہیں چھوڑتے..... ان اللہ مع الصابرين..... اللہ اللہ!  
کیسی دلداری ہے، کیسی محبت ہے، کیسا پیار ہے کہ ہر لمحہ چاہنے والوں کے ساتھ ہیں۔

مژدہ اے دل کہ بہر استقبال  
 رحمتش بے قرار می آید!  
 اللہ تعالیٰ اس صدمہ جانکاہ پر آپ کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ متعلقین منتہین کو  
 اپنے کرم خاص سے نوازے اور برادر مرحوم کی تربت پاک کو نور سے معمور فرمائے۔  
 مثل ایوانِ سحر مرقدِ فروزاں ہو ترا  
 نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا  
 آمین! والسلام  
 احقر محمد مسعود احمد غنی عندا

صوفی محمد اسراہیل الخیری (پشاور)  
 کے نام مفتی محمد محمود الوری علیہ الرحمہ کے سانچہ ارتحال کی اطلاع!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ

۲۸ اپریل ۱۹۸۷ء

برادر مکرم زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ مرسلہ فلمیں  
 موصول ہوئیں۔ نوازش و کرم کا ممنون ہوں۔ بعد سلام مسنون حضرت صاحب کا شکریہ  
 دا کریں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت کے فیوض و برکات جاری و ساری رکھے۔ آمین!  
 ممنون ہوں کہ آپ نے مولانا تاج محمد قادری اور پروفیسر سرور شفقت صاحب کو  
 ”آخری پیغام“ کی ایک ایک کاپی ارسال فرمائی۔ شکریہ!

۔ پندرہ روزہ ”الحسن“ پشاور، ۱۵ اگست ۱۹۷۷ء، ص ۸/۷

شاید اخبارات سے یہ خبر مل گئی ہوگی کہ ۱۳ شعبان المعظم کو حضرت علامہ مفتی محمد محمود صاحب الوری وصال فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! موصوف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عارف کامل اور عالم باعمل تھے۔ رسالہ ”رکن دین“ آپ ہی کے والد ماجد حضرت مولانا رکن الدین الوری قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف ہے اس کے بقیہ چار حصے حضرت مفتی صاحب کی تصنیف ہیں۔ اس احقر کی بڑی ہمیشہ حضرت مفتی صاحب سے منسوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو مقامات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین! ۱۵ شعبان کی شب کو حضرت مفتی صاحب حیدرآباد، سندھ میں مدفون ہوئے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا ابوالخیر محمد زبیر سلمہ، جو عالم و فاضل ہیں، سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے لیے بھی دعائیں فرمائیں۔ حضرت صاحب مدظلہ کی خدمت میں سلام مسنون پیش کر دیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

صاحبزادہ محمد اشرف مجددی لاہور کے نام حضرت بدرالشاخ قدس سرہ العزیز کے وصال پر تعزیت نامہ:

باسمہ تعالیٰ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ سندھ

فروری ۱۹۸۹ء

کسی صورت سے بھولتا ہی نہیں

آہ! یہ کس کا یادگاری ہے!

اخى العزيز زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ آج مجلس چہلم کا غم نامہ ملا۔ حضرت بدرالشاخ قدس

سرہ العزیز کا نام نامی پڑھ کر آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور دل بیقرار۔ انا اللہ وانا الیہ

راجعون! حیف یہ اچانک کیا ہو گیا۔

آئے بھی اور گئے دل بھی وہ لے کر غمگین

ہائے کیا کیا نہ ہوا ہم کو خبر ہونے تک

فقیر کو حضرت علیہ الرحمہ کی دائمی مفارقت کی خبر تک نہ تھی کہ الم نامہ برق ناگاہی  
ثابت ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! زیارت کیے ہوئے بھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا  
حضرت کا چہرہ مبارک اور سراپا نظروں کے سامنے ہے۔ یقین نہیں آتا کہ حضرت  
تشریف لے گئے ہاں۔

جمالک فی عینی و ذکرک فی فمی

حضرت کی بے پناہ شفقت و محبت، بیکراں عنایات اور بے پایاں نوازشات ناقابل  
فرا موش ہیں۔ افسوس یہ پیکر محبت و صفا ہم سے جدا ہو گیا۔

می روی و گریہ می آید مرا

ساعتے بنشیں کہ باراں بگزر د

مولیٰ تعالیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کو اپنے جوار قدس میں مقام رفیع عطا فرمائے  
اور تربت پاک کو اپنی انوار و تجلیات سے معمور فرمادے۔ آمین!

حضرت قدس سرہ العزیز صفات حسنہ کے جامع اور کوہ ہمت و استقامت تھے۔  
بلاشبہ وہ شہید تسلیم و رضا تھے اور انہوں نے پے در پے حوادث پر جس ضبط و تحمل کا مظاہرہ  
فرمایا وہ خاندان مجددیہ کا خاص امتیاز ہے۔ بلاشبہ۔

تاسودہ نہ گردی چو حنا در تہ سنگ

ہرگز بکف پائے نگا رے نری

رضائے الہی میں فنا ہو کر شہادت کے منصب عالی پر فائز ہوئے۔

قسمت نگر کہ کشتہ شمشیر عشق یافت

مرگے کہ زندگاں بہ دعا آرزو کنند

آپ کے لیے اور سب اہل خانہ کے لیے یہ غم سخت جانکاہ ہے۔ مولائے کریم  
آپ کو اور سب کو ہمت و استقامت اور صبر و شکیب ارزانی عطا فرمائے۔ آمین!  
بالخصوص آپ کو اپنے اجداد کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا مظہر کامل بنائے اور فیض کو جاری و  
ساری رکھے۔ آمین!

۔ جلوس گل بہ سر پر چمن مبارکباد!

اس میں شک نہیں کہ آپ کے خاندان عالیہ کا ملت اسلامیہ پر بڑا احسان ہے۔  
حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے عہدِ جہانگیری میں حیرت انگیز اسلامی انقلاب  
برپا کیا اور دورِ جدید میں آپ ہی کے خاندان کے تربیت یافتہ افغان مجاہدین نے پروانہ  
وار اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے محیر العقول کارنامے انجام دیئے اور ایک اسلامی  
انقلاب برپا کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔

عشق را دامن درازست از ثریا تا ثری

شہرہ آفاق خواہی، بلبل و پروانہ باش!

فقیر نے آپ کے والد ماجد علیہ الرحمہ کے جد امجد حضرت نور المشائخ قدس سرہ  
العزیز کی کئی بار زیارت کی۔ وہ دہلی میں غریب خانے پر تشریف لائے اور رونق بخشی۔  
آپ کے جد امجد حضرت صدر المشائخ علیہ الرحمہ کی بھی کئی بار زیارت ہوئی۔ وہ فقیر پر  
بہت شفقت و محبت فرماتے تھے۔ اسی محبت و شفقت سے آپ کے والد ماجد حضرت  
بدر المشائخ علیہ الرحمہ نے نوازا۔ امید ہے کہ آپ اس دیرینہ تعلق کو قائم رکھتے ہوئے  
اپنی عنایات سے نوازتے رہیں گے۔ آپ ہمارے مخدوم زادے ہیں اور ہمارے لیے  
لائق صد احترام۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قائم دائم رکھے۔ آمین! ہماری طرف سے سب اہل  
خانہ کی تعزیت فرمادیں اور فقیر کے اہل خانہ کی طرف سے سلام و دعا عرض کر دیں۔ اپنی  
دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

شریک غم

احقر محمد مسعود احمد

خواجہ معز الدین اشرفی (مدیر ”رہنمائے دکن“ حیدرآباد دکن، بھارت)  
 کے والد صاحب کے وصال پر اظہارِ تعزیت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۷/۲، سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۳ فروری ۱۹۹۴ء

مکرمی و محترمی زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غم نامہ باعث رنج و الم ہوا۔ مولائے کریم آپ کے  
 والد ماجد علیہ الرحمہ کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ قدس میں مقامِ رفیع عطا فرمائے اور  
 آپ کو نیز سب متعلقین کو صبر و شکر کی دولت ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین!

والد کا سایہ اللہ کی بڑی رحمت ہے اور اس رحمت سے محرومی بڑی محرومی ہے مگر اللہ  
 تعالیٰ نے محروموں کو صبر و شکر پر اپنی رحمتوں اور عنایتوں کی بشارت سنا کر جو دل داری  
 فرمائی ہے اس کا کس زبان سے شکر ادا کیا جائے! اللہ تعالیٰ ہر حال میں اپنی رضا پر راضی  
 رکھے، بندگی کا یہی تقاضا ہے اور اسی سے طمانیت قلب ہے۔

مرسلہ امام احمد رضا نمبر کی کاپیاں موصول ہو گئیں، شکریہ! فقیر نے ”عیدوں کی  
 عید“ کے طرز پر دو کتابچے اور لکھے ہیں جو شائع ہو چکے ہیں۔ انشاء اللہ ارسال کروں گا۔  
 آپ چھپوا کر تقسیم کریں۔ اس وقت دشمنانِ اہل سنت اور دشمنانِ اسلام کے لیے مسلسل  
 جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کو دنیاوی دولت حاصل ہے تو اہل سنت کو تائید الہی  
 حاصل رہے گی، انشاء اللہ!

اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ شیخ عبید بن عثمان العمودی کا خط اور مرسلہ ”عیدوں کی  
 عید“ کی کاپیاں مل گئی ہیں۔ شکریہ ادا کر دیں۔ آئندہ جو مضمون یا کتابچہ شائع فرمائیں

اس کی کاپیاں بھیج دیا کریں۔ برادر م شیخ عبید بن عثمان زید مجدہ کا خط اُن کو پوسٹ  
کردیں۔

امید ہے کہ ادارے کا پچھلے سال کا لٹریچر مل گیا ہوگا ڈاک کا نظام اطمینان بخش  
نہیں۔ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



حکیم محمد افتخار حسین اظہر چشتی (ڈیرہ نواب صاحب) کے والد حکیم محمد حسین  
بدر چشتی مولف ”منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے۔“ کے وصال پر تعزیت نامہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ سندھ

۶ نومبر ۱۹۸۶ء

مکرمی زید مجدہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ غم نامہ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء موصول ہوا۔ دل پر  
ایک چوٹ سی لگی انا اللہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ حکیم صاحب مرحوم کی مغفرت فرما کر  
اپنے جوار قدس میں قرب خاص سے نوازے۔ آمین! وہ اسلام اور ملت اسلامیہ کا درد  
رکھتے تھے۔ انہوں نے بڑے اہم علمی کام کیے۔ احقر نے ان کے کتب خانے کی  
زیارت کی ہے جو نوادرات سے معمور ہے اور ان کے علمی ذوق و شوق کو پچشم خود دیکھا  
ہے۔ ان کا اٹھ جانا ایک عظیم سانحہ ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ آپ کو

سلامت رکھے اور صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! آپ اُن کے کام کو آگے  
 بڑھائیں کہ ایصالِ ثواب کا یہی بہترین طریقہ ہے۔ کیا عرض کروں کہ اس خبر سے کتنا  
 صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

فقط والسلام  
 احقر محمد مسعود احمد

○

علامہ محمد اختر رضا خاں ازہری، بریلی شریف (نبیرہ امام احمد رضا  
 خاں بریلوی) کے نام اظہارِ غم:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲/۱۷، سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۲۰ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ / ۲۰ جولائی ۱۹۹۵ء

محترم المقام دام لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کلّ مخلوق ووالدہ ماجدہ علیہما الرحمہ کے سانحہ وصال کی  
 غم ناک خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! یہ خبر باعثِ صدمہ و غم ہوئی۔ مولیٰ تعالیٰ  
 مخلوق و مرحومہ کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ قدس میں درجاتِ عالیہ عطا فرمائے اور سب  
 متعلقین کو صبر و استقامت کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین!

سب اُسی کے حضور حاضر ہو رہے ہیں، جو آئے تھے وہ سب جا رہے ہیں، فراق کی  
 گھڑیاں ختم ہو رہی ہیں۔ وصال کے دن آرہے ہیں۔ اللہ اکبر! محبت کی آزمائش ہو رہی  
 ہے۔ رحمت کی برکھا برس رہی ہے، ہدایت کی دھنک کھل رہی ہے۔

انعام و ایلامِ محبت ہی کے جلوے ہیں، اولوالعزم ایلام میں بھی انعام کی لذت پاتے  
 ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اس لذت سے آشنا فرمائے اور ہر حال میں اپنی رضا پر راضی

رکھے۔ آمین! ساری سعادتیں اور ساری کامیابیاں اس کی رضا میں ہیں۔

ہر جفا، ہر ستم گوارا ہے

اتنا کہہ دو کہ تو ہمارا ہے

ہر صدمہ نہ معلوم کتنے صدموں کی یاد دلاتا ہے۔ غم نہ ہو تو خوشی نہ ہو اور خوشی نہ ہو تو

غم نہ ہو۔ مبارک ہیں وہ جو خوشی و غم سے بے نیازانہ گزر گئے۔

تا دوست رسیدم چو از خویش گزشتیم

از خویش گزشتن چہ مبارک سفرے بود

اس صدمہ جانکاہ پر فقیر کیا عرض کرے؟ آپ باخبر ہیں، آپ کے سامنے عرض کرنا

سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ فقیر اور سب اہل خانہ کی طرف سے سلام مسنون اور دلی

تعزیت قبول فرمائیں۔ سب شریک غم ہیں۔ برادران گرامی اور سب اہل خانہ کو سلام

کہہ دیں اور تعزیت فرمادیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



پروفیسر مبشر احمد، لاہور کے نام اپنے چھوٹے بھائی ڈاکٹر محمد سعید احمد مظہری علیہ

الرحمہ کے ساتھ ارتحال کی اطلاع:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲ء سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۳ مارچ ۱۹۹۶ء

برادرم زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نوازش نامہ اور تہنیت نامہ نظر نواز ہوئے۔

یاد آوری کا ممنون ہوں۔ اب تو خوشیوں میں بھی غموں کی آمیزش ہے۔ آپ کی

پریشائیاں باعث فکر و تشویش ہیں۔ ۲۸ رمضان المبارک کو دہلی میں میرے چھوٹے بھائی مولانا ڈاکٹر محمد سعید احمد انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ہم سات بھائی تھے۔ اب ہم ہیں اور ماتم یک شہر آرزو! اللہ تعالیٰ ہر حال میں اپنے ہی طرف متوجہ رکھے۔ آمین! ہر غم کا یہی علاج ہے۔

میں کراچی میں صحیح معنوں میں ریٹائرمنٹ کے بعد مقیم ہوا ہوں۔ ۳۰ سال مسافرت میں گزارے۔ اب آپ آئیں گے تو ضرور ملاقات ہوگی۔ انشاء اللہ! اکتوبر میں لاہور آنا ہوگا بلکہ ۲ اور ۳ مارچ کا بھی بلاوا تھا اور اصرار بھی مگر تعزیت کے لیے آنے والے احباب کی وجہ سے لاہور نہ آسکا۔

یہ آپ کی محبت ہے کہ میرے خطوط کو سنبھال کر رکھا۔ یہ خبر جب لاہور میں فرزند روحانی محمد عبدالستار طاہر نے سنی تو بہت خوش ہوئے۔ وہ تین چار سال سے میرے خطوط مرتب کر رہے ہیں اور میری سوانح پر بھی دو تین کتابیں شائع کر چکے ہیں۔ تکلیف نہ ہو تو فوٹو اسٹیٹ کاپی بنا کر مجھ کو بھیج دیں۔ میں بھی ان یادوں کو تازہ کروں۔

میں نے ہمیشہ ادب کو دین کے تابع رکھا۔ ہمارا دین تو سراسر ادب ہے۔ قرآن کریم ادب کا ایسا شاہکار ہے جس نے عرب کے مشہور ادیبوں اور شاعروں کی زبانیں گنگ کر دیں۔ لیکن افسوس ہم نے اس کو ادب کے دائرے سے نکال کر مذہب کے دائرے میں رکھ دیا ہے۔ آپ خود غور فرمائیں۔ میں نے ادب کو مذہبی مضامین کا ذریعہ اظہار بنایا ہے۔ ادب دلوں میں گھر کرتا ہے۔ الحمد للہ تصانیف کی تعداد ۸۰ سے زیادہ ہو چکی ہے اور مضامین و مقالات تو شاید ۳۰۰ سے زیادہ ہوں گے۔ میں نے وقت کو ضائع نہ ہونے دیا جو ایک عظیم دولت ہے۔

انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی۔ بھابی کو اور بچوں کو بہت بہت سلام کہہ دیں۔ یہاں سب اہل خانہ سلام کہتے ہیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق مظہری (لاہور)  
کے نومولود کی رحلت پر دل جوئی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر

۲۷ اگست ۱۹۹۰ء

برادرم زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نوازش نامہ موصل ہوا۔ نومولود کے انتقال کی خبر  
پڑھ کر صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے وسیلہ  
شفاعت بنا دیا ہے پھر ۱۰ محرم الحرام کو اس سانحہ پر آپ نے صبر فرمایا، اس طرح  
آل رسول کی سنت بھی پوری ہوگئی۔ مولیٰ تعالیٰ آپ دونوں کو صبر و استقامت عطا  
فرمائے۔ آمین!

آپ کی شاندار کامیابی باعث صدمت ہوئی۔ اللہ اللہ خوشی و غم ایک دوسرے  
کے کتنے قریب ہیں! احقر کی طرف سے دلی مبارکباد قبول کریں۔ مولیٰ تعالیٰ اور علمی  
ترقیوں عطا فرمائے۔ آمین!

یہ پڑھ کر بھی خوشی ہوئی کہ محترم ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب ”امام احمد رضا کے  
عربی آثار“ پر تحقیق کے لیے آپ کی نگرانی کے لیے تیار ہیں۔ اس سلسلے میں جو کتابیں  
آپ کے علم میں ہیں اس کی فہرست لکھ دیں تاکہ جو فقیر کے علم میں ہیں ان کی تفصیل  
پیش کر دی جائے۔

تعارفی مقالہ ضرور ہونا چاہئے، اس میں یہ باتیں بھی آجائیں:

- ۱۔ امام احمد رضا کے ۲۰۰ عربی آثار کا ذکر
- ۲۔ امام احمد رضا کی ادبیت پر علماء عرب کے تاثرات
- ۳۔ امام احمد رضا کے عربی حواشی و تعلیقات کے قلمی ذخائر
- ۴۔ امام احمد رضا کے عربی قصائد
- ۵۔ امام احمد رضا کے عربی آثار پر دوسری جامعات میں تحقیق وغیرہ وغیرہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ گھر میں سلام و دعا کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق صاحب کے نام علامہ اختر شاہ جہان پوری علیہ الرحمہ کے سال پر اظہارِ غم:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲/۱۷، ۱۵۔

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۲۵ نومبر ۱۹۹۳ء

برادرِ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نوازش نامہ مل گیا تھا۔ پھر فقیر خود لاہور حاضر ہو گیا۔ مگر جواب قرض رہا اس کے لیے یہ عریضہ ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کی محبت و خلوص کا ممنون ہوں۔ آپ کے وجود سے برادرِ مولانا محمد احمد قریشی علیہ الرحمہ کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ وہ اسی طرح ساتھ ساتھ رہتے تھے، اللہ تعالیٰ آپ کو خوب خوب نوازے۔ آمین!

۱۔ حال ہی میں ڈاکٹر مختار الدین آرزو کا علی گڑھ سے خط آیا ہے، ان کے پاس امام احمد رضا کا خود نوشتہ ایک عربی قصیدہ ہے۔ مسعود

حضرت علامہ محمد عبدالکلیم اختر شاہ جہان پوری علیہ الرحمہ کی مفارقت ایک عظیم سانحہ ہے۔ عالم کا اٹھنا عالم کا اٹھنا ہے۔ وہ ہر لمحہ اہل سنت کی خدمت میں لگے رہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر درجاتِ عالیہ عطا فرمائے۔ آمین!

مثل ایوانِ سحر مرقدِ فروزاں ہو ترا  
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا  
دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اہل خانہ کو سلام و دعا کہہ دیں۔ بھائی عبدالسلام، برادر م  
لیاقت صاحب کو سلام کہہ دیں۔ دیگر احباب کو بھی سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد



صاحب زادہ سید محمد طاہر مظہری (اسلام آباد) کے نام ڈاکٹر محمد سعید احمد  
مظہری علیہ الرحمہ کے ہمیشہ ہمیشہ جدا ہونے پر اظہارِ غم:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲، سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۳ مارچ ۱۹۹۶ء

عزیز گرامی منزلت زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، محبت نامہ مل گیا تھا۔ محبت بھری یاد کا ممنون ہوں۔  
جواب میں تاخیر ہوگئی۔ میاں سعید علیہ الرحمہ کی مفارقت کا سخت صدمہ ہے۔ ان کی یاد

آتی رہتی ہے جو تعزیت کے لیے آتا ہے یاد تازہ کر کے چلا جاتا ہے۔ جب سے برابر علماء مشائخ احباب و مریدین چلے آ رہے ہیں، سب ایصالِ ثواب کر رہے ہیں۔ وہ جنتی تھے۔ جمعۃ المبارک کو عید کے تیسرے روز فاتحہ کا اہتمام کیا تھا۔ دوپہر کو ایک گھنٹے شدید بارش ہوئی۔ کراچی جل تھل بن گیا۔ عصر کے بعد حسب پروگرام قرآن خوانی ہوئی۔ پانچ قرآن ختم ہوئے اور بارہ قرآن پڑھے ہوئے بخشے گئے۔ اس کے علاوہ کلمہ طیبہ، درود شریف وغیرہ کی تو کوئی گنتی نہیں۔ یہ ساری باتیں ان کے جنتی ہونے کی علامتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔ آمین!

اس تصور سے بھی دل کو چوٹ لگتی ہے کہ وہ جدا ہو گئے معلوم نہیں ہوتا بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ مسکرا رہے ہوں۔ دہلی گیا تھا تو انہیں کے ہاں قیام کیا تھا۔ بہت خوش تھے مگر دردِ دل بھی سناتے تھے، کوئی سننے والا نہ تھا۔ حضرت قبلہ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد خود کو بے آسرا سمجھنے لگے تھے۔ آمدنی بھی معمولی تھی اس طرف سے بھی پریشان رہتے تھے اب اللہ ان کے بچوں کا مالک ہے۔ بڑے بیٹے میاں مجیب احمد ہو میو پیٹھ ڈاکٹر ہیں۔ چھوٹے حافظ محمد احمد پڑھ رہے ہیں۔ دو بیٹیوں کی شادی نہیں ہوئی۔ ایک بیٹی کی مکی میں شادی ہونے والی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو ہمت و استقامت عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

جب دل چاہے بے تکلف تشریف لائیں، آپ ہی کا گھر ہے۔ آپ نے بارش کا نقشہ کھینچا تو اپنا قیام یاد آ گیا۔ روحانی اور قلبی راحت ملی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش و خرم رکھے۔ آمین! محبین کو میاں سعید کے انتقال کی اطلاع ضرور دے دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

راجہ محمد طاہر ایڈووکیٹ، (جہلم)  
کے نام سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ کی دائمی مفارقت پر اظہار غم:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر

۷ فروری ۱۹۹۲ء

برادرم زید مجدم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ موصول ہوا۔ شکر یہ! سید صاحب کی مفارقت ایک عظیم المیہ ہے۔ وہ اچانک چلے گئے۔ اتنی خاموشی سے جتنی خاموشی سے پھولوں سے خوشبو چلی جاتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اہل سنت پر ان کا بڑا احسان ہے۔ ان کو امام احمد رضا کے مشن سے عشق تھا۔ عدالتوں اور یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا کو انہوں نے ہی متعارف کرایا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین! بچھ لہ وہ کام کرنے والوں کی ایک ٹیم تیار کر گئے ہیں جو بحسن و خوبی ادارے کے کام میں مصروف ہے اور وہ سلسلہ جو سید صاحب نے شروع کیا تھا، جاری و ساری ہے۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب سید صاحب کو ملتا رہے گا۔

جس رات سید صاحب کو دل کا دورہ پڑا اس رات فقیر پر کرب کا عالم طاری رہا۔ زندگی کی سخت رات گزاری۔ صبح معلوم ہوا کہ سید صاحب داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! سید صاحب نے آخری خط یکم جنوری ۹۲ء کو اس فقیر کو لکھا جس میں محبت ہی محبت اور خلوص ہی خلوص ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے آمین! دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر۔ محمد مسعود احمد

☆ راجہ محمد طاہر ایڈووکیٹ صاحب کے والد کے انتقال پر ملال پر اظہار تعزیت:  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲، سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۶ اپریل ۱۹۹۵ء

برادر مکرم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! غم نامہ باعث صدرنج و الم ہوا۔ والد گرامی علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال کی خبر نے مغموم و محزون کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ والد مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے مقام قرب میں درجات عالیہ عطا فرما کر آپ سب کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! سب کو اُس کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ بس دیر سویر کی بات ہے، وہ خوش نصیب ہیں جو وصال محبوب سے پہلے سرفراز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حسن خاتمہ کی دولت سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین! آخر جہاں سے آئے ہیں وہیں جانا ہے۔ ہم جنتی ہیں اور انشاء اللہ جنت ہی میں جائیں گے۔

پچھلا عنایت نامہ مل گیا تھا جس سے بہت سی معلومات ہوئیں اور کئی پتے ملے۔ بہت بہت شکریہ! فقیر ایک سال سے ”انتخاب حدائق بخشش“ کی تدوین اور کتابت میں لگا ہوا تھا۔ الحمد للہ یہ انتخاب سرہند پبلی کیشنز، کراچی نے شائع کر دیا ہے۔ ۳۲۰ صفحات ہیں۔ قیمت / ۱۵۰ روپے ہے۔ مندرجہ ذیل پتے سے مل سکے گی۔

حاجی محمد الیاس، ادارہ مسعودیہ

۶/۲۔ ۱/۵۔ ناظم آباد، کراچی

ڈاک اتنی آ جاتی ہے کہ از خود کسی کو خط لکھنے کی فرصت نہیں ملتی۔ آپ کے خط کا جواب بھی تقریباً دو ماہ بعد پیش کر رہا ہوں۔ البتہ دوسرے خط کا جواب فوراً حاضر خدمت ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ احباب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

ڈاکٹر محمد طفیل (اسلام آباد)  
کی والدہ صاحبہ کی وفات پر اظہارِ غم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۷/۲-۱۹۹۶ء

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۱۵ اپریل ۱۹۹۶ء

مکرمی زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... والدہ مرحومہ کے سانحہ ارتحال کی غمناک خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ قدس میں مقامِ رفیع عطا فرمائے اور سب متعلقین کو صبر و استقامت ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین!

سب کو اسی کے حضور حاضر ہونا ہے۔ بس دیر سویر کی بات ہے۔ جانے والے چلے گئے جو رہ گئے وہ بھی رفتہ رفتہ حاضر ہو جائیں گے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بڑی دولت ہے۔ اگر یہ جان دے کر حاصل ہو تو بھی بہت ارزاں ہے۔

دو عالم قیمت خود گفتہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

مولیٰ تعالیٰ خوشی و غم ہر حال میں اپنی ہی طرف متوجہ رکھے۔ آمین! گھر میں سب کی تعزیت فرمادیں۔ فقیر کے برادر خورد ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ کو دہلی میں وصال فرما گئے۔ ان کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ (لاہور)  
کے والد گرامی کے سانحہ وصال پر اظہار غم:  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ

۱۲ رمضان ۱۴۰۹ھ / ۱۹ اپریل ۱۹۸۹ء

محترم و مکرم زید عنایت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.....، غم نامہ آج ہی موصول ہوا۔ حضرت والد ماجد  
علیہ الرحمہ کے سانحہ وصال کی المناک خبر پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت  
مرحوم کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آپ کو اور سب متعلقین کو اس صدمہ  
جانکاہ پر صبر و استقامت ارزانی فرمائے، آمین! مولیٰ تعالیٰ نے اپنے کرم سے غم کو وسیلہ  
رحمت بنا دیا اور غمزدوں کو اپنی معیت کا مژدہ بنا دیا اور عاشق صادق کے لیے وصل سے  
بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ بے شک وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ آپ نے حضرت  
مرحوم کی بڑی خدمت کی جو آپ کے لیے ترقی درجات کا باعث ہے اور آپ کی دینی  
خدمات حضرت مرحوم کی تسکین روح اور بلند مراتب کا موجب ہوں گی انشاء اللہ! مولیٰ  
تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور علم و دانش کا یہ فیض جاری و ساری رہے۔ آمین!  
احقر کی طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ احقر اور اہل خانہ شریک غم ہیں۔  
مولائے کریم ہمیں اپنی رضا پر راضی رکھے۔ آمین!

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد



خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی مجددی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مرشد آباد  
شریف، پشاور کے والد گرامی کے وصال پر اظہارِ تعزیت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹہ

۱۵ مارچ ۱۹۸۹ء

کسی صورت سے بھولتا ہی نہیں

آہ! یہ کس کی یادگاری ہے؟

محترم و مکرم زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.....! اسلام آباد سے مکرمی سید ریاست علی قادری  
صاحب کا فون آیا۔ حضرت مخدومی قبلہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ وصال کی  
المناک خبر سن کر جو صدمہ ہوا زبان و قلم اس کو بیان نہیں کر سکتے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!  
حمد ہے اُس رب کریم کی جس نے غم اور ضبطِ غم کو اپنی معیت کاملہ کا وسیلہ بنایا ان اللہ  
مع الصابریین۔ صد شکر کہ غمزدوں اور مہجوروں کو اپنے دامنِ کرم میں لے کر رحمت کی  
برکھا برسانی اور ہدایت کی خوشخبری سنائی.....

اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمة و اولئک ہم المہتدون ○  
ہر چند کہ یہ سانحہ سخت جانگاہ ہے لیکن صبر و شکر کا مقتضی ہے۔ صبر محبوب حقیقی کی اس  
آزمائش پر اور حضرت بابا صاحب کی اس مفارقت پر اور شکر رؤف و رحیم کے انعام پر  
کہ اس نے حضرت بابا صاحب کو سالہا سال ہمارے سروں پر سایہ فگن رکھا۔ اُن کی  
محبت و شفقت سے ہم کو سرفراز کیا اور آپ کے لیے ان کی رضا و خوشنودی کو شفاعت کا  
وسیلہ بنایا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا تو کچھ بھی نہیں، سب کچھ اُسی کا ہے۔ یہ اس کا کرم

ہے کہ اپنی چیز ہم کو عطا فرما کر ہماری بنا دیتا ہے پھر جب چاہتا ہے واپس لے لیتا ہے  
 تاکہ نظر اسی کی طرف لگی رہے اور تعلق و محبت میں کمی نہ ہونے پائے۔ تقاضائے بندگی  
 یہی ہے کہ اس کی رضا پر راضی رہا جائے اور اس کی یاد سے فکر و نظر اور دل و جگر کو آباد  
 رکھا جائے۔ بلاشبہ۔

حیات کیا ہے، خیال و نظر کی مجذوبی  
 سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزندِ دل بند کی مفارقت پر جو کچھ فرمایا، آج وہی  
 ہماری زبان پر آ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

”اے ابراہیم! تیرے فراق میں آنکھ روتی ہے اور دل بیقرار ہے لیکن ہم زبان  
 سے کچھ نہ کہیں گے مگر وہی جس سے ہمارا رب راضی رہے۔“  
 اللہ اکبر! عینِ بلا میں یہ ضبط و تحمل اور یہ صبر و شکر!

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا کہ انعام میں بھی لذت ہے  
 اور ایلام میں بھی۔ انعام کی لذت میں شائبہِ حظ نفس ہے مگر ایلام میں جو لذت محسوس  
 ہوتی ہے اس میں شائبہِ حظ نفس نہیں۔ یہ خالص ہے اس میں لذت نفس کی ملاوٹ نہیں۔  
 سبحان اللہ! ان حضرات کی تعلیم نے اندھیروں میں اُجالا کر دیا اور غم کو اس زاویہ سے  
 دیکھا کہ غم، غم ہی نہ رہا۔ دوست ہم کو محبوب اور دوست کی طرف سے جو غم ملے وہ بھی  
 محبوب، ہاں۔

رنجِ راحت ہے، سکونِ غم ہجراں کی قسم  
 یادِ جاناں کی قسم، جلوۂ جاناں کی قسم  
 حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ کی زیارت سے فقیر ایک دو بار مشرف ہوا مگر اس  
 مختصر صحبت نے دل پر انٹ نقش چھوڑے ہیں۔ وہ پیکرِ صدق و صفا تھے۔ وہ شفیق و  
 کریم تھے، وہ مجسمہٴ اخلاص و اخلاق تھے۔ ان کے اخلاص و اخلاق کی زندہ کرامت  
 آپ کا وجود مسعود ہے۔

آپ ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں اور مخلوق الہی کے لیے فیض رساں۔ موٹی تعالیٰ  
 آپ کے وجود بابرکت سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور حضرت بابا علیہ الرحمہ کو  
 اپنے جوار قدس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ ان کی تربت پاک کو اپنے انوار و تجلیات  
 سے معمور فرمائے۔ آمین اللھم آمین!

فقیر اور اہل خانہ اس غم انگیز سانحہ پر دلی تعزیت پیش کرتے ہیں اور دل کی  
 گہرائیوں سے شریک غم ہیں۔

رنجِ فراق یار کہ از یاری رسد  
 خوشی رسد بہ حسرت حیراں رسیدہ باد!

فقط والسلام  
 احقر محمد مسعود احمد

حکیم محمد عاقل چشتی مظہری مسعودی (دھام پور، بجنور، بھارت)  
 کے نام تعزیت نامہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲ سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

یکم مئی ۱۹۹۴ء

اخئی المکرم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نوازش نامہ مل گیا تھا۔ ممنون ہوں۔ اس خیال سے  
 جواب نہیں لکھا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں بالمشافہ تعزیت کر لوں گا۔ عرصہ گزر گیا۔  
 آپ تشریف نہ لائے اس لیے عریضہ ارسال کر رہا ہوں۔

محترم محمد قاسم صاحب کے ساتھ ارتحال کی خبر باعث رنج و الم ہوئی۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین! سب کو اسی کے حضور حاضر ہونا ہے۔ بس دیر سویر کی بات ہے۔ مولائے کریم اپنی رضا پر راضی رکھے۔ آپ کو اور سب پسماندگان کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

یہاں کے حالات ٹھیک نہیں۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانان عالم کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین! آپ بھی دعا کرتے رہا کریں۔

احقر زادہ سلام عرض کرتا ہے۔ گھر میں سب خور و کلاں کو سلام و دعا کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

○  
حافظ محمد عثمان نقشبندی پسر حکیم محمد عمر قریشی مظہری (لاہور) کو غم کے نام تعزیت نامہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲/۱۷ء سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۱۹ مئی ۱۹۹۳ء

برادر عزیز سید مجدد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غم نامہ موصول ہوا۔ اطہر صاحب کے انتقال کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولیٰ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آپ کی والدہ صاحبہ، عزیزہ راشدہ ان کے بچوں اور آپ سب بھائی بہنوں کو صبر و

استقامت عطا فرمائے۔ آمین! اس میں شک نہیں آپ کی والدہ کے لیے یہ صدمہ نہایت ہی جانکاح ہے۔ اللہ تعالیٰ غم ہی عطا نہیں فرماتا بلکہ ضبط غم کا صلہ بھی فرماتا ہے اور اس کا صلہ اس تعالیٰ کی معیت اور قرب ہے، جس کو مولیٰ کا قرب خاص نصیب ہو جائے پھر اس کو کس نعمت کی ضرورت ہے؟ فی الحقیقت غم بھی ایک نعمت ہے اور عظیم نعمت۔ حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن جب مصائب کا صلہ ملے گا تو آرزو کرنے والا یہ آرزو کرے گا اے کاش! زندگی مصیبت میں گزرتی۔ اسی لیے حضرت حسین بن منصور الحلاج علیہ الرحمہ نے یہ دعا فرمائی۔

”اے اللہ نعمتیں سب کو عطا فرما اور مصیبتیں مجھ کو عطا فرما۔“

اللہ تعالیٰ نے صابرین کے لیے اپنی معیت کی خوشخبری سنائی ہے۔ ہر غم میں اس کی معیت کا احساس رکھا جائے تو غم، غم معلوم نہیں ہوتا جو وہ چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے۔ بندگی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اُس کی رضا پر خوشی خوشی راضی رہیں۔ اپنی خوشنودی کو اس کی خوشنودی پر مقدم نہ رکھیں۔ اور محبت کا بھی یہی تقاضا ہے، ہر چاہنے والا اپنے محبوب کی چاہت پر نظر رکھتا ہے، کوئی ایسا چاہنے والا نہ دیکھا جو محبوب کی چاہت کو اپنی چاہت پر قربان کر دے بلکہ محبت والا تو اپنی چاہت کو محبوب کی چاہت پر قربان کر دیتا ہے۔ آپ سب راضی برضا الہی رہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ان کو بھی درجات ملیں گے اور صبر کے طفیل آپ سب کو بھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے بچوں کی کفالت فرمائے آمین! کوئی کسی کا کفیل نہیں، سب کا کفیل اللہ ہی ہے اور وہ حتیٰ و قیوم ہے اس لیے سب کام اُسی پر چھوڑ دینے چاہئیں ہاں کوشش و سعی کرتے رہنا چاہئے۔

ہماری طرف سے والدہ صاحبہ، ہمشیرگان و برادران کی دلی تعزیت کر دیں۔ سب آپ کے شریک غم ہیں۔ عزیز راشدہ ستمہا کی تعزیت کر دیں۔ ان کا پتہ نہیں ورنہ ان کو براہ راست خط لکھتا۔ ان کا غم بہت ہی شدید ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے بچوں کو صبر عطا فرمائے۔ آمین!

عرس کا کارڈ مل گیا۔ شکریہ! کمال صاحب جولائی تک عنایت فرمادیں تو خیر ورنہ منع کر دیں کیونکہ کتاب اسی ماہ میں چھپے گی انشاء اللہ! والدہ کو سلام کہہ دیں اور سب بہن بھائیوں کو سلام و دعا۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد



شیخ محمد عارف قادری ضیائی، مدینہ منورہ سے مخدومی حضرت شیخ فضل الرحمن قادری مدظلہ کی اہلیہ کے وصال پر اظہار غم:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
اشکِ غم کا درِ اقدس پہ دعا ہو جانا  
میں نے دیکھا ہے خموشی کا صدا ہو جانا

۲/۱۷-۱۷ سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۵ جون ۱۹۹۴ء

اخئی المکرم دام لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار ”جنگ“ میں مخدومی حضرت شیخ فضل الرحمن قادری مدظلہ العالی کی اہلیہ محترمہ

کے وصال کی خبر پڑھ کر شدید صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ہر آنے والا، جانے

کے لیے آیا ہے، سب غریب الوطن ہیں۔ وطن وہی ہے جہاں جانا ہے۔ اس طویل سفر میں مولائے کریم نے اپنی رفاقت کا مژدہ سنایا۔ جب وہ رفیق سفر ہو تو پھر انشاء اللہ پہنچنے والے منزل تک ضرور پہنچیں گے۔ مولائے کریم حضرت مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور سب متعلقین کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! حضرت مدظلہ العالی کی خدمت میں تعزیت نامہ پیش کر دیا ہے۔

آپ کی خدمت میں کئی خطوط ارسال فرمائے مگر جواب نہ آیا جس سے تشویش بڑھ گئی۔ ایک صاحب نے بتایا کہ آپ لکڑی کے سہارے چل رہے تھے۔ یہ سن کر فکر میں اضافہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ بھابی صاحبہ اور بچے بھی خوش و خرم رہیں۔ آپ کی بھابی بھی آپ سب کی طرف سے متفکر ہیں۔ خیریت سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

کبھی کبھی مدینہ شریف کی یاد بڑی شدت سے آتی ہے۔ مولائے کریم اس دیار مقدس کی زیارت کی سعادت سے پھر بہرہ ور فرمائے۔ آمین! جب حاضر ہوں تو فقیر کی حسن عاقبت کے لیے دعا فرمائیں۔

اہل خانہ سلام عرض کرتے ہیں۔ بھابی صاحبہ کو سب کی طرف سے سلام کہہ دیں۔ صاحبزادی سلمھا اور صاحبزادہ سلمہ کو بہت بہت پیار اور دعائیں۔ احباب خاص اور حاضرین مجلس کو فقیر کا سلام عرض کر دیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

علامہ مفتی محمد عارف صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم منظر اسلام، بریلی  
شریف کے والد ماجد کے وصال پر تعزیت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲ سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی  
۲۰ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ / ۱۴ مارچ

محترم و مکرم زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ برادرِ سر تاج حسین رضوی صاحب کے مکتوب سے  
حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ کے سانچے ارتحال کی خبر ملی۔ بے حد صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ  
راجعون! مولیٰ تعالیٰ حضرت مرحوم کو درجات عالیہ عطا فرمائے اور اہل خانہ کو صبر و  
استقامت۔ فقیر اس غم میں شریک ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ غم، غم نہیں رہتا جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ غم تو اس کا دیا ہوا  
ہے۔ ایلام کی لذت، انعام سے زیادہ ہے کہ ایلام میں شائبہ حظ نفس نہیں۔ اسی لیے اہل  
ہمت نے مصائب کو خوش آمدید کہا ہے۔ حضرت حسین بن منصور الحلاج کی دعا پڑھ کر  
فقیر حیران ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔

”خدایا! نعمتیں سب کو عطا فرما اور مصیبتیں مجھ کو“

اللہ اکبر!

۔ میری ہوس کو عیشِ دو عالم بھی تھا قبول  
تیرا کرم کہ تو نے دیا دل دکھا ہوا

دل ٹوٹ کر گراں مایہ ہو جاتا ہے۔ جو ٹوٹتا ہے بے قیمت ہو جاتا ہے، مگر دل ٹوٹتا ہے انمول ہو جاتا ہے۔ خریدنے والا کیسا کریم ہے، اُس کے کرم کے ثمار جاؤں۔ معیت کی بشارت ٹوٹے ہوئے دلوں کے لیے ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس صدمہ جانگاہ پر آپ کو صبر عطا فرمائے۔ آمین! اس کی رضا پر راضی رہنا، ہر غم کا علاج ہے، وہ راضی ہو جائے تو پھر کیا چاہئے؟

فقیر نے ایک عریضہ ارسال کیا تھا، امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ مولانا نورانی میاں کے نام آپ کا مکتوب اسی زمانے میں پوسٹ کر دیا تھا۔ صاحبزادہ سلمہ عراق چلے گئے یا ابھی بریلی میں ہیں۔ فقیر کی طرف سے دعا کہہ دیں۔

آپ بہت یاد آتے ہیں۔ ہندوستان کے حالات کی طرف سے تشویش رہتی ہے۔ مولائے کریم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین! اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دارالعلوم منظر اسلام کے جملہ اساتذہ کو سلام کہہ دیں، طلباء کو دعائیں۔ برادر مر تاج صاحب کو بہت بہت سلام، فقیر کو بریلی شریف میں جو ثواب ملا، اس میں ادھا ان کا ہے۔ انہوں نے بڑی خدمت کی اور خوب خاطر داری کی سب سے ملوایا۔ فقیر ایسی ہی جگہ قیام کرنا چاہتا تھا جو سب سے ملتا ہو۔ الحمد للہ انہوں نے سب سے ملوایا۔ ملوانے میں خیانت نہ کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین! اُن کا خط آیا تھا کل ہی جواب ارسال کیا ہے۔ اچھا اجازت دیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

حافظ محمد فیاض احمد، ادارہ معارفِ نعمانیہ، لاہور کے ناظم علامہ اختر شاہ جہان  
پوری علیہ الرحمہ کے وصال پر اظہارِ غم:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۷/۲، ۱۷ سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۱۶ نومبر ۱۹۹۳ء

برادرِ زید مجدّم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ کل علامہ  
محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہان پوری کے انتقال کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ  
راجعون! اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ قدس میں مقامِ رفیع عطا فرمائے۔  
آمین! مرحوم کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ اہل سنت میں ان کا نعم البدل نظر نہیں  
آتا۔ افسوس محفلِ خالی ہو رہی ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

اس سے قبل ایک رجسٹرڈ لفافہ بھیجا ہے، ملا ہوگا۔ نئی کتاب ”جان جان“ (صلی اللہ  
علیہ وسلم) آگئی ہے۔ اس میں ”معارف اسم محمد“ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدمہ شامل ہے۔  
”نور و ناز“ کا ادارے والا ایڈیشن شاید علامہ شرف صاحب کے پاس ہو۔ آپ  
دریافت فرمائیں۔ ورنہ ادارے سے عکس بھیجا جاسکتا ہے۔ ”ابن تیمیہ اور ان کے ہم عصر  
علماء“ ضرور شائع کریں مگر سردست پیش لفظ مشکل معلوم ہوتا ہے۔  
دعاؤں میں یاد رکھیں احباب اور بزرگوں کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

☆ ایک اور خط میں اظہار تعزیت:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲/۱۷-۱۵

پی۔ای۔سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۲۱ دسمبر ۱۹۹۳ء

برادرم زید عنایت،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... تعزیتی اجلاس کی تفصیلی رپورٹ موصول ہوئی۔ شکر یہ۔ حضرت علامہ زید ابوالحسن فاروقی اور حضرت علامہ اختر شاہ جہان پوری علیہما الرحمہ کی مفارقت اہل سنت وجماعت کے لیے ایک عظیم المیہ ہے۔ دونوں صاحب قلم تھے اور ان کی تصانیف اہل سنت کی فکری تعمیر میں اہم کردار ادا کر رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین! اُس کے کرم سے بعید نہیں۔

صاحبزادہ سید وجاہت رسول زید عنایت سے ملاقات ہوئی اور تفصیلات معلوم ہوئیں۔ انہوں نے فرمایا کہ محدث بریلوی کی طباعت کی اجازت دے دی ہے۔ اگر انہوں نے اجازت دے دی تو آپ اپنے ادارے کی طرف سے شائع کر دیں۔ آپ کی آرزو پوری ہوگی۔ فالحمد للہ علی ذلک

حضرت محترم مفتی عبداللطیف صاحب مجددی زید لطفہ کو فقیر کا سلام کہہ دیں۔ رسالہ ”علم غیب“ اور رسالہ ”تعظیم و توقیر“ جنوری تک شائع ہو جائیں گے۔ آپ کو بھیج دوں گا۔ پھر آپ شائع کر سکتے ہیں۔ احباب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی دہلوی قدس سرہ العزیز  
(والد گرامی قدر قبلہ ڈاکٹر صاحب) کے نام غم اور ضبط غم کا حال:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیدرآباد، سندھ

۶ مارچ ۱۹۵۳ء

یک دم رخ تو نمیر و داز یادم  
زاندم کہ ز نزدیک تو دور فنادم

اب المحترم مدظلہ العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ساغر صہبائے عطوفت روح نواز ہوا، مشام جاں  
سرمت و سرشار ہوا۔ عالم از خود رنگی میں گلشن امید کے لالہ زاروں میں پہنچا۔ خوش ہوتا  
تھا اور مستانہ وار حضرت منعم میں یوں لب کشا تھا۔

تو ہے بحر بیکراں میں تشنہ و تفسیدہ لب

اے جہان جو دوہمت پیاس کو مری بجھا!

فی الحقیقت والدہ مرحومہ، برادران مرحوم اور ہم شیرگان کی معصوم صورتوں کا کج تنہائی

میں سامنے آجانا خرمین صبر و قرار کے لیے برق ناگاہی ثابت ہوتا ہے۔ حیف!

ع بس غنچہ شگفتہ بتاراج خزاں رفت!

والسلام

مسعود احمد

صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی (ملتان)

کے نام ان کے والد ماجد حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے  
وصال پر ملال پر اظہار غم:

باسمہ تعالیٰ

۱۷/۲ سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۷ جون ۱۹۸۶ء

برادر م زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار جنگ میں حضرت علامہ علیہ الرحمہ کے سانحہ  
وصال کی غمناک خبر پڑھ کر ایک بجلی سی گری، دل مضطرب و بیقرار ہو گیا اور آنکھیں  
اشکبار۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

کیا کہوں تم سے بیقراری کی

بیقراری سی بیقراری ہے

حضرت کی وہ بے پناہ محبت اور وہ بے اندازہ شفقت بھلائے نہیں بھولتی

کسی صورت سے بھولتا ہی نہیں

آہ! یہ کس کی یادگاری ہے

حضرت کا غم فراق ایک مکاں کا غم نہیں، ایک جہاں کا غم ہے۔ سچ فرمایا۔ عالم کی

موت عالم کی موت ہے۔ اور غزالی دوراں کے غم فراق کا کیا عالم ہوگا جس نے ایک

نہیں ہزاروں علماء کو بنایا جس کا فیض شہر شہر جاری و ساری ہے! دل کو یقین نہیں آتا کہ یہ قیامت گزر چکی ہے۔

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز

پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا

یہ فقیر جب ملتان جاتا حضرت کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا۔ جس مخلصانہ محبت اور بزرگانہ شفقت سے وہ نوازتے وہ ناقابل بیان ہے۔ اپنے ہاتھوں سے عطا فرماتے۔ اصرار کرتے جاتے اور کھلاتے جاتے، حیف اب وہ کہاں اور ہم کہاں!

آئے بھی اور گئے دل بھی وہ لے کر غمگین

ہائے کیا کیا نہ ہوا ہم کو خبر ہونے تک

وہ ایک آفتاب تھے، وہ ایک ماہتاب تھے، وہ ایک چراغ تھے، وہ ایک چشمہ رواں تھے، وہ ایک سحابِ باراں تھے۔ ظلمت کے مارے اب کہاں جائیں، پیاس کے مارے اب کیا کریں؟ آپ اُن کی یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے اس مسند کو رونق بخشنے۔ آمین! یہ غم معمولی غم نہیں، یہ صدمہ معمولی صدمہ نہیں۔ جیسے اچانک اندھیرا چھا گیا ہو۔ جیسے اچانک چمن لٹ گیا ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

کھویا کھویا سا پھر رہا ہوں میں

گویا صحرا میں لٹ گیا ہوں میں

حضرت علامہ علیہ الرحمہ کی نیکیوں کا کیا حساب اور حسنات کا کیا شمار! یقیناً ان کو درجاتِ عالیہ سے نوازا گیا ہوگا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے جوارِ قدس میں ان کے مقام کو بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کی تربت پاک کو اپنی تجلیات کے انوار سے منور فرمائے۔ آمین!

مثل ایوانِ سحر مرقدِ فردزاں ہو تیرا  
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو تیرا

آمین!

سب کو اُس کے حضور حاضر ہونا ہے، کوئی حاضر ہو چکا اور کوئی حاضری کے انتظار میں ہے۔ منزل ایک ہے، کارواں درکارواں سب چلے جا رہے ہیں۔ وصل کی گھڑیاں دیکھتے دیکھتے نذر فراق ہو رہی ہیں۔ مگر فرقت کے ماروں کے لیے اُس کریم کی طرف سے یہ نوید ہے

هو معكم اينما كنتم

وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں ہو۔ یہ اس کا کرم خاص ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو تنہا نہیں چھوڑا اور معیت کی خوش خبری سنا کر ظلمتوں میں اُجالا کر دیا۔ کسی عارفِ کامل نے کیا خوب کہا۔

دل بر ہے بر میں الحمد للہ

سب کچھ ہے گھر میں الحمد للہ

پیشک وہ ساتھ ہے۔ اور وہ ساتھ ہے تو ہر مصیبت گوارا ہے۔ عبدیت کا یہی تقاضا ہے کہ ہر حال میں اُس کی رضا پر راضی رہا جائے۔ وہ دے دے اُس کی عنایت ہے اور لے لے تو اس کی امانت ہے۔ ہمارا تو کچھ بھی نہیں۔ ہم خود بھی اپنے نہیں۔ اگر وہ ہم سے ہم کو لے لے تو ہم کچھ بھی تو نہیں۔ اس کے کرم سے ہمارا وجود ہے اور اُسی کے کرم سے حضرت علامہ قدس سرہ العزیز ایک عرصے ہم پر سایہ فگن رہے اور ایک جہاں کو سیراب فرماتے رہے، اس عطاءے خاص کا شکر ضروری ہے! اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اگر جانے والوں اور رہنے والوں کے اعمالِ حسنہ یکساں رہے تو ہم قیامت کے

دن اُن کو ملائیں گے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد کی نیکیوں کا اجرا والدین کو ملتا رہتا ہے۔ اب ایصالِ ثواب کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ حضرت کے نقش قدم پر چلا جائے، اتباعِ شریعت اور تقویٰ شعاری کا جو نمونہ آپ نے پیش کیا ہے اور جو چراغ آپ نے جلایا ہے اُس کو روشن سے روشن تر کیا جائے۔

یہ فقیر آپ سب کے غم میں شریک ہے بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے والد ماجد کا نہیں فقیر کے والد ماجد کا وصال ہوا ہے۔ یہ زخم آپ کے دل پر نہیں اس فقیر کے دل پر لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس صدمہ جاناگاہ پر ہم سب کو صبر و استقامت عطا فرمائے اور اپنی رضا پر راضی رکھے۔ آمین!

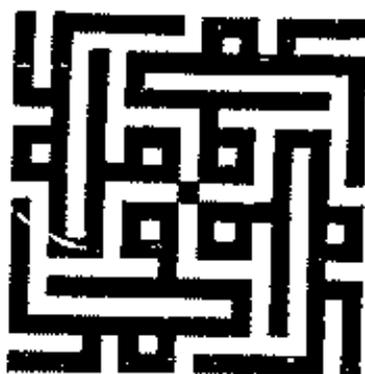
والدہ ماجدہ مدظلہا کی خدمت میں تعزیت کے بعد سلام مسنون پیش کر دیں۔ براہِ ران و ہمیشہ گان کی تعزیت فرمادیں اور دعا کہہ دیں۔ حضرت کی مفارقت کا جب خیال آتا ہے، دل غم میں ڈوب جاتا ہے اور بزبانِ بے زبانی پکار اٹھتا ہے۔

یوں نہ پردہ کرو خدا کے لیے  
دیکھو دنیا تباہ ہوتی ہے!

انا للہ وانا الیہ راجعون!

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



حاجی مقبول احمد قادری ضیائی، (رضا اکیڈمی، لاہور)  
کے نام علامہ اختر شاہ جہان پوری علیہ الرحمہ کے وصال پر اظہارِ غم:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲/۱۷، سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۱۶ نومبر ۱۹۹۳ء

مکرمی زید محمد

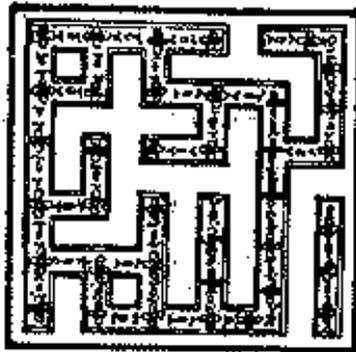
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آپ سے ملاقات کر کے مسرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و مسلک کی خدمت میں مصروف رکھے اور پردہ غیب سے عطا فرماتا رہے۔ آمین!

کل علامہ اختر شاہ جہان پوری کے وصال پر ملال کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ مجلس رضا کے قیام اور مسلک اہل سنت و جماعت کی اشاعت میں اُن کی گراں قدر خدمات ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر درجاتِ عالیہ عطا فرمائے۔ آمین!

اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ صاحبزادہ سلمہ اور اہل خانہ کو سلام و دعا کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



## مظہر محمود قریشی مسعودی، (لاہور)

کے والد گرامی مولانا محمد احمد قریشی مظہری (سفیر شیخ الاسلام مفتی محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ دہلوی) کا سایہ اُن کے سر سے اُٹھ جانے پر اظہارِ غم:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ

۲۸ جون ۱۹۸۷ء

عزیزم محمود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ..... بھائی ذکر الرحمن صاحب سے جمعہ کو آپ کے والد صاحب کے انتقال کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آپ کو میاں مظہر اور سب بہنوں کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! اُن کی محبت، اُن کا اخلاص، ان کا ایثار ناقابلِ فراموش ہے۔ یقین نہیں آتا کہ وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ ان کی جدائی کا شدید غم و الم ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے جب چاہتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اُٹھا لیتا ہے۔ وہ مالک ہے اور ہم اس کی ملک ہیں۔ وہ مختارِ کل ہے۔ ہمارا کچھ نہیں، سب کچھ اُس کا ہے۔ سب جدا ہو جاتے ہیں مگر وہ جدا نہیں ہوتا۔ وہ فرماتا ہے کہ تم جہاں ہو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں تو ہم محروم نہیں۔ اُس نے اپنے کرم سے ہم کو تنہا نہ رکھا۔ وہ کیسا کریم ہے۔ وہی ہمیں رزق دیتا ہے، وہی ہماری پرورش کرتا ہے۔ والدین کو سہارا بنا دیا مگر سب سے بڑا وہی سہارا ہے اور وہ حی و قیوم۔ اس لیے مایوس نہ ہوں اور اللہ کے کرم پر نظر رکھیں۔ دنیا کی ہر چیز ساتھ چھوڑتی چلی جاتی ہے۔ عزیز و

اقارب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ دوست احباب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، خود انسان کے اپنے ہاتھ پیر ساتھ چھوڑ دیتے ہیں مگر وہ کریم ساتھ نہیں چھوڑتا۔ وہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کو ہر وقت محسوس کریں اور دل کو اس خیال سے قوی رکھیں۔ بہنوں سے بھی یہی کہیں۔ ہر غم کا علاج اُس تعالیٰ کے ذکر و فکر میں ہے۔ حضرات اہل اللہ کے حالات پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ ان میں سے اکثر بچپن میں یتیم ہو گئے مگر اُن کی کفالت اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور دنیا کو دکھا دیا جس کو تم بے سہارا کہتے ہو، اس کے سہارا ہم ہیں۔ ہم اُس کو اتنا بلند اور قوی کرتے ہیں کہ وہ دوسروں کا سہارا بن جاتا ہے۔ خود ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا انتقال آپ کی ولادت سے پہلے ہو گیا مگر دیکھئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیسا سرفراز فرمایا اور سارے عالم کا شفیع بنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کو سامنے رکھیں۔ آپ بچپن میں یتیم و بیسیر ہو گئے۔ ہم آپ کے غلام ہیں ہمیں کیا غم؟ غم اس کو ہو جس کا کوئی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو رحمت بنا کر بھیجا ہو اس کی اُمت غمزدہ کیوں ہو! سارے غم و الم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان کر دیں۔ ایک صحابیہ کا بیٹا شہید ہو گیا۔ اس کو خبر ملی تو کہا۔ ”یہ تو بتاؤ کہ میرے سرکار تو زندہ ہیں۔“ بیٹا میدانِ جنگ میں شہید ہوا تھا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک تھے۔ اُس صحابیہ سے کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ کہا کہ مجھ کو دکھاؤ جب مجھے چین آئے گا۔ سرکار دو عالم کے حضور اُس کو لے گئے۔ دامن پکڑ کر کہنے لگیں اے میرے سرکار! آپ کو دیکھ کر چین آ جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا چین اور ہمارا فرار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو حضور کی محبت کے طفیل سب غموں سے نجات عطا فرما کر سکون و طمانیت عطا فرمائے۔ احقر تم سب کے لیے دعا کرتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس صدمہ جانکاہ پر صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! تمہاری بھابی اور بچے سب تمہارے غم میں شریک ہیں۔

میں انشاء اللہ تعالیٰ جولائی میں لاہور آؤں گا۔ دہلی سے مفتی محمد مکرم احمد اور مبشر احمد آئے ہوئے ہیں۔ دو تین روز میں لاہور جائیں گے۔ اور وہاں ایک دو روز ٹھہر کر دہلی جائیں گے۔ اگر ان کی ملاقات حکیم محمد عمر صاحب سے ہوگئی تو وہ ضرور آئیں گے، انشاء اللہ! یہ تو معلوم ہو گیا ہوگا شعبان میں حضرت مفتی محمد محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! میں آج کل کراچی میں ہوں۔ میاں مظہر اور بہنوں کو دعا کہہ دینا۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد

☆ مظہر محمود صاحب سے علامہ اختر شاہ جہان پوری علیہ الرحمہ کے وصال پر اظہار غم:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲-۱۷ سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۱۶ نومبر ۱۹۹۳ء

عزیزم میاں مظہر محمود سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ سب بخیریت ہوں گے۔ کل برادرم عبدالستار طاہر صاحب نے یہ المناک خبر سنائی کہ علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہان پوری اتوار کو انتقال فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! یہ خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ مرحوم کو حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اور اس فقیر سے بڑی محبت تھی۔ مسلک اہل سنت و جماعت کی جو انہوں نے خدمات انجام دی ہیں وہ بڑی بے مثال ہیں۔ آپ کے والد مرحوم کی وساطت سے ان سے پہلی ملاقات ہوئی۔ ان دنوں میں بھی بڑی محبت تھی۔ مرحوم

پابندی سے آپ کی محافل میں شریک ہوتے تھے۔ افسوس اب ان کی یادیں رہ گئیں۔  
مولائے کریم ان کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین! امید ہے کہ آپ  
جنازہ میں شریک ہوئے ہوں گے۔

لاہور میں آپ سب بہن بھائیوں سے مل کر خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سب کو خوش و  
خرم رکھے۔ آمین! اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین! گھر میں سب کو سلام و دعا کہہ  
دینا۔ میاں مظہر ان کی دلہن، اجمل و اسلم کو دعائیں۔ بچوں کو پیار۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



مفتی محمد مکرم احمد، دہلی (جامع فتح پوری، دہلی) کے نام حضرت زید ابوالحسن  
فاروقی مجددی علیہ الرحمہ کے وصال پر تعزیت نامہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲ سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۵ دسمبر ۱۹۹۳ء

عزیز گرامی منزلت رفع اللہ قدر کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.....؛ مکتوب عزیز موصول ہوا۔ یاد آوری کا ممنون ہوں۔

اس سے قبل عریضہ ارسال کیا ہے، ملا ہوگا۔ اخبار جنگ، کراچی میں حضرت زید ابوالحسن

فاروقی مجددی علیہ الرحمہ کے وصال کی المناک خبر پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ کا اٹھ جانا ایک عالم کا اٹھ جانا ہے۔ آپ کی ذات گرامی اہل سنت و جماعت کا عظیم اثاثہ تھی۔ آپ کا وجود مسعود عالم اسلام کے لیے اللہ کی عظیم نعمت اور رحمت تھی۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین! فقیر کی طرف سے حضرت کے مسند نشین سے تعزیت کر دیں۔ تفصیلی حالات و کوائف سے ضرور مطلع فرمائیں۔

تحریک کے سلسلے میں جو عرض کیا گیا وہ ماضی و حال کی روشنی میں عرض کیا گیا اگر اس میں اغیار کو شریک کار کیا گیا تو سب سے بڑا نقصان یہ ہوگا کہ اپنے روٹھ جائیں گے اور چھوٹ جائیں گے، اغیار کے لیے اتنی بڑی قربانی دینا مناسب نہیں۔ شدت کے بغیر بھی مسلک کی اشاعت ممکن ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ کے نقش قدم ہمارے سامنے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے جن حضرات کی تکفیر فرمائی حضرت قبلہ نے ”الصوارم الہندیہ“ میں اس کی تائید فرمائی لیکن پھر بھی حضرت نے دانائی و حکمت سے مسلک کی اشاعت فرمائی اور مسلک کی علامت اور نشانی بن گئے۔ فقیر نے بھی یہی روش اختیار کی اور اغیار سے نہ کبھی مفاہمت کی اور نہ کسی کو یہ مشورہ دیا۔

یہ معلوم ہو کر اطمینان ہوا کہ کتابیں مل گئیں۔ آپ کا رُسلہ تبصرہ بھی مل گیا۔ جاوید صاحب کو دے دیا۔ وہ سلام عرض کرتے ہیں۔ احقر کی جانب سے والدہ صاحبہ کو سلام کہہ دیں۔ برادران و ہمیشیرگان اور برادران نسبتی کو فرداً فرداً سلام۔ کوچہ پنڈٹ، کلاں محل میں سب کو سلام و دعا، میاں سعید کے ہاں سب کو دعائیں۔ اپنی ممانی صاحبہ اور بچوں کی طرف سے سلام قبول کریں اور سب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد

میاں محمد محبوب الہی رضوی، انجینئر، (چونیاں)  
کے نواسے کے وصال پر اظہار غم:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲ سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۲۰ مئی ۱۹۹۳ء

مکرمی زید عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غم نامہ موصول ہوا فقیر سندھ کے دورے پر گیا ہوا  
تھا۔ جب واپس آیا تو مصروف ہو گیا۔ کل سے ڈاک سامنے ہے اور جواب لکھ رہا  
ہوں۔ آپ کے نواسے عزیزم صلاح الدین مرحوم کے انتقال کی خبر پڑھ کر شدید صدمہ  
ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

ع این ماتم سخت است کہ گویند جواں بود!

ایک فارسی شاعر کا غم انگیز شعر یاد آ رہا ہے۔

بہر بہار گل از زیر گل بر آرد سر

گلے برفت کہ نہ آید بصد بہار دگر

انا اللہ وانا الیہ راجعون! آپ کے لیے یہ دہرا غم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ مرحوم کے  
والدین کو آپ کو اور سب عزیزوں کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! اللہ تعالیٰ غم  
عطا فرماتا ہے مگر ضبط غم کا صلہ بھی عطا فرماتا ہے اور اس کا صلہ اُس کی معیت اور قرب

نام ہے جس کو وہ مل جائے پھر اس کو کس کی ضرورت؟ مولیٰ تعالیٰ ہر حال میں اپنی ہی  
لطف متوجہ رکھے۔ آمین!

تمام اہل خانہ آپ کے غم میں شریک ہیں۔ واقعی یہ ایک عظیم حادثہ ہے۔ انا للہ و

انا الیہ راجعون!

زخم وہ دل پہ لگا ہے کہ دکھائے نہ بنے

اور چاہیں کہ چھپالیں تو چھپائے نہ بنے

محمد احسن الجواد اور محمد منعم الحبوب کی کامیابیاں مبارک ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ دونوں

جہاں میں خوب خوب نوازے اور شریعت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حاجی صلاح الدین مرحوم کے والدین کی تعزیت

فرمادیں اور سلام کہہ دیں۔ گھر میں سب کی تعزیت کر دیں اور سلام کہہ دیں۔ تاخیر

ہوگئی، معافی چاہتا ہوں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد



ڈاکٹر محمد مجیب احمد ابن ڈاکٹر محمد سعید احمد علیہ الرحمہ (دہلی)  
کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جانے پر اظہارِ غم:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲/۱۷، سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۳۱ مارچ ۱۹۹۶ء

عزیز گرامی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔  
آمین! کارساز و مشکل کشا وہی ہے، والدین کو وسیلہ بنا دیا ہے۔ ہمیشہ اللہ ہی کی طرف  
نظر رکھنی چاہئے۔ وہ اپنے بندوں کے لیے کافی ہے۔ خود فرمایا۔  
”کیا ہم اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟“

وہ ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے، خود فرمایا،

”تم جہاں ہو، ہم تمہارے ساتھ ہیں“

کبھی خود کو بے آسرا اور تنہا نہ سمجھیں۔ دل مضبوط رکھیں۔ اب ساری ذمہ داریاں  
آپ پر ہیں، اللہ تعالیٰ پردہ غیب سے آپ کی مدد فرمائے۔ آمین! آپ کی سجادہ نشینی  
اور حافظ محمد احمد سلمہ کی خطابت کا اطلاع نامہ ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور حافظ صاحب کو  
اپنے والد ماجد اور جد امجد کا نمونہ بنائے اور سنت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین!  
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو جان سے لگا کر رکھیں۔ بزرگوں کی دعائیں لیں،  
چھوٹوں پر شفقت کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین! ابھی آپ خود  
چھوٹے ہیں مگر اللہ نے بڑا بنا دیا۔ یہ اُس کا کرم ہے۔ اُس کے کرم پر نظر رکھیں۔

میاں مکرم سلمہ کے خط سے آپ کے ابو کے سانحہ وصال اور تدفین کے متعلق معلوم ہوا۔ مگر غسل و تجہیز و تکفین، جنازہ اور نماز جنازہ کے متعلق تفصیلات معلوم نہ ہو سکیں۔ آپ تفصیل سے لکھ کر بھیج دیں۔ مولانا جاوید اقبال آپ کے ابو کے حالات پر کتاب لکھ رہے ہیں۔ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی اور اخبارات کی کٹنگ اور اشتہارات وغیرہ بھیج دیں تاکہ شامل کر دیے جائیں۔

کراچی میں سوم اور چالیسویں کی بھی فاتحہ کرائی گئی۔ الحمد للہ بہت سے احباب مریدین و عقیدت مند شریک ہوئے۔ تعزیت کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ پورے پاکستان سے خطوط آرہے ہیں۔ امریکہ، افریقہ، برطانیہ وغیرہ سے فون بھی آئے۔ جو تعزیت کرتا ہے غم تازہ کر کے چلا جاتا ہے۔ آپ کے ابو بہت یاد آتے ہیں۔ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ جُدا ہو گئے ان کا ہنس مکھ چہرہ، ان کی باتیں، ان کی ادائیں جب یاد آتی ہیں، دل کا عجب حال ہوتا ہے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون!

ایک روز اچانک کیرالہ کے شاہ الحمید بغوی کا فون آیا کہ میں پاکستان آ گیا ہوں۔ پھر وہ کراچی آئے۔ آپ کے ابو کا بہت پرانا خط (مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۹۳ء) دیا۔ بغوی صاحب دو سال سے ویزا کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ خط میں حافظ محمد احمد سلمہ کے ختم قرآن کی خوشی کا ذکر تھا اور لکھا تھا:

”قدرت نے میرا ظاہر و باطن ایک کر دیا ہے اور اُس کا لاکھ لاکھ شکر

ہے کہ یہ دولت ہر ایک کو نصیب نہیں ہے۔ دعا فرمائیں کہ وہ مولیٰ باطن کو

مزید صاف ستھرا فرمائے۔ آمین!“

یہ تحریر آپ کے لیے بھی نصیحت و ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں کو صاف رکھے۔ واقعی یہ بڑی دولت ہے۔ آپ خط لکھا کریں، یہ نہ سوچیں کہ خط لکھنا نہیں آتا یا تحریر اچھی نہیں۔ اصل چیز تو محبت ہے۔ بھم اللہ اس سے آپ مالا مال ہیں۔

اچھا اجازت دیں۔ امی جان کو ہم سب کی طرف سے سلام کہہ دیں۔ تمام ہمشیرگان اور  
حافظ صاحب کو بہت بہت دعائیں۔ دولہا بھائیوں کو سلام۔ بچوں کو دعائیں۔ آپ کی  
تائی اماں، آپا صاحبہ اور سرور آپ سب کو سلام و دعا کہتے ہیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد



سید نور محمد قادری، (چک شمالی گجرات)  
کے نام غم نامہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷/۲ سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۲۳ جولائی ۱۹۹۵ء

بہر بہار گل از زیر گل بر آرد سر  
گلے برفت کہ نہ آید بصد و بہار دگر

محترم و مکرم دام عنایت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ برادرم جناب سید عبداللہ قادری کا غم نامہ باعث صدر نچ و

الم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

گر پیر نود سالہ بمیرد عجب نیست

ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں بود

فقیر اور سب اہل خانہ آپ سب کے غم میں شریک ہیں۔ یہ حادثہ غم ناک اور الم ناک ہے۔ اس سے قبل یہاں کراچی میں فقیر کا بھانجہ شہید ہوا۔ جواں سال بیوی، چھوٹے چھوٹے دو تین بچے انا اللہ وانا الیہ راجعون! وہ کریم بے نیاز ہے، جب چاہتا ہے اپنے بندوں کو اٹھالیتا ہے۔ ہم سب اسی کی امانتیں ہیں۔ اُس کا کرم ہے کہ اپنی امانتوں کا ہم کو مالک بنایا اور منافع ہونے کی اجازت بھی دی۔ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بچہ فوت ہوا۔ صحابی گھر پر موجود نہ تھے، گھر آئے خیریت پوچھی، خیریت بتا دی گئی۔ تھوڑی دیر بعد صحابیہ نے فرمایا کہ پڑوسن کو فلاں چیز عاریتہ دی تھی، آج جب واپس لی تو چیخنے چلانے لگیں۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات تو مناسب نہیں۔ اس پر صحابیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی ایک امانت دی تھی، آج واپس لے لی۔ وہ صحابی مغموم و محزون، ساکت و صامت رہ گئے۔ اللہ اکبر! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کیمیا اثر نے خواتین کو بھی کیسا صابر و شاکر بنا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اپنی رضا پر راضی رکھے۔ آمین!

ہر جفا ہر ستم گوارا ہے

اتنا کہہ دو کہ تو ہمارا ہے

مولیٰ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور بیٹے کو قیامت کے دن والدین کا

شفیع بنائے۔ آمین! آپ کو، برادر محمد عبداللہ صاحب کو سب اہل خانہ اور متعلقین کو اس

حادثہ جانکاح پر صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

فقط والسلام

شریکِ غم

احقر محمد مسعود احمد

## صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری (کراچی)

کے نام سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ بانی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے  
وصال پر ملال پر غم نامہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر

۳ جنوری ۱۹۹۲ء

کسی صورت سے بھولتا ہی نہیں  
آہ! یہ کس کی یادگاری ہے

مکرمی زید عنایہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۳ جنوری ۱۹۹۲ء کو اچانک محترم سید صاحب کے  
وصال کی جانکاہ خبر ملی۔ یقین نہ آیا، جب تصدیق ہوئی، دل غم و الم میں ڈوب گیا۔  
انا للہ وانا الیہ راجعون! ثم انا للہ وانا الیہ راجعون! کیا خبر تھی کہ یہ آخری ملاقات ہے اور  
پھر کیسی ملاقات تلخیاں ہی تلخیاں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! وہ بزبان حال یہ کہتے ہوئے  
ہم سے جدا ہوئے۔

از در دوست چہ گویم بہ چہ عنوان رتم

ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رتم

۲ جنوری کو اسلام آباد پہنچے اور ۳ جنوری جمعۃ المبارک کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے

چلے گئے۔ خیف۔

آئے بھی اور گئے دل بھی وہ لے کر غمگین  
 ہائے کیا کیا نہ ہوا ہم کو خبر ہونے تک!  
 اس وقت عشاء کی اذان ہو چکی ہے۔ آہ! نماز جنازہ کی تیاری ہو رہی ہوگی۔

آنسو تھمتے نہیں، دل بیقرار ہے۔  
 تھمتے تھمتے تھمتے تھمتے تھمتے تھمتے  
 رونا ہے یہ کوئی ہنسی نہیں ہے  
 انا اللہ وانا الیہ راجعون! کس کے پاس جائیں، کس سے تعزیت کریں؟ یہ ہمارا غم  
 ہے، ہم سینے سے لگا کر رکھتے ہیں۔ ہاں۔

رنج فراق یار کہ از یار می رسد  
 خوش می رسد بہ حسرت حیران رسیده باد!  
 ۳۱ جنوری کو رات بڑے کرب سے گزری۔ جب کبھی کسی عزیز ترین عزیز یا  
 دوست کا وصال ہوتا ہے، وہ رات کٹھن گزرتی ہے۔ فقیر حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے،  
 رات ۲ بجے نیند آئی مگر کھٹکا لگا رہا۔ آج جو خبر نہ سنی تھی وہ سنی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!  
 ہم اللہ ہی کی امانت ہیں، سب کو اسی کے حضور حاضر ہونا ہے، بس دیر سویر کی بات ہے۔  
 وہ چلے گئے۔ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ عالم ظاہر میں تو  
 پہلے ہی حاضر ہو چکے تھے، اب عالم باطن میں حاضر ہو گئے۔ مولیٰ تعالیٰ اُن کی مغفرت  
 فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین!

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا  
 نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

آمین!

فقیر کی طرف سے سید صاحب مرحوم کی بیگم اور بچوں کی تعزیت کر دیں۔ مولیٰ  
 تعالیٰ سب اہل خانہ کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! فقیر سب غمزدوں کے غم میں

شریک ہے اور خود مغموم و محزون ہے۔ برادران کی بھی تعزیت کر دیں۔ یہ صدمہ نہایت ہی جانکاه ہے۔

فقیر کے آنے سے ایک روز پیشتر یہاں کالج میں ایک تصادم ہوا جس میں ایک ملازم شدید زخمی ہوا اور جناح ہسپتال لے جا کر داخل کرایا گیا اس کا بھائی زخموں کی تاب نہ لا کر مر گیا۔ باپ زخمی ہو کر یہاں ہسپتال میں داخل ہوا۔ دو قبیلوں میں تصادم تھا۔ مزید اندیشہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین! میاں مسرور کو سانس کی تکلیف ہوگئی۔ یہاں فقیر کے سوا گھر پر کوئی نہیں۔ دعا فرماتے رہیں۔ فقیر کی طرف سے سب کو سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام  
احقر محمد مسعود احمد



پروفیسر ولی محمد، (بہاولپور) کی اہلیہ کی رحلت پر اظہار غم:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲/۱۷، سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی

۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء

مکرمی زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عزیز گرامی ڈاکٹر سید محمد عارف سلمہ کے خط سے

اہلیہ مرحومہ کے اچانک انتقال کی الٹا کی خبر ملی، سخت صدمہ ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولیٰ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ آپ کو اور سب پسماندگان کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

وہ بے نیاز ہے جس کو چاہتا ہے آزما تا ہے اور صبر و استقامت پر خوب خوب عطا فرماتا ہے۔ گویا غم و الم بھی عطائے ربانی کا ایک بہانہ ہے۔ مولائے کریم مصیبت و الم میں اپنی ہی طرف متوجہ رکھے۔ وہی رفیقِ اعلیٰ ہے۔ انسان کا کوئی رفیق نہیں۔ وہی تنہائیوں میں ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ جب کوئی ساتھ نہیں دیتا وہ ساتھ دیتا ہے، کیسا رحیم و کریم ہے۔ فرمایا:

”جب بیقرار، بیقراری میں دعا مانگتا ہے ہم اس کی دعا قبول کرتے ہیں۔“

وہ اپنے بندوں کا پالتہار ہے۔ سب کچھ اُسی کا ہے، ہمارا تو کچھ بھی نہیں، ہم بھی اپنے نہیں، اسی کی امانت ہیں۔ سچ کہا

ہچم ماگر تو باز ستانی متاعِ خویش  
دارد دو عالم از تو قلیل و کثیر را

اس کا کرم ہے کہ اپنے مال کو ہمارا مال بنا دیا۔ اپنی ملک کو ہماری ملک بنا دیا۔ ورنہ

جان دی، دی ہوں اُسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام نے جان بھی پیش کر کے دکھا دی اور کس خوش دلی اور طمانیت کے ساتھ کہ انسانی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اسلام تو ہے ہی سراسر سپردگی و خود باختگی..... فرمایا،

”ہم نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔“ گردن جھکانے والا،

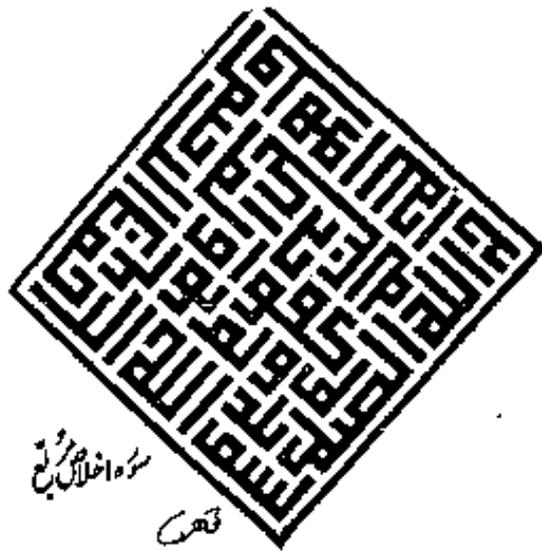
گردن جھکانے والا، اس کی رضا پر راضی رہنے والا۔ حضرات اہل اللہ غم و الم میں وہ لطف اٹھاتے ہیں کہ بس دیکھا کیجئے۔ حضرت حسین بن منصور الحلاج علیہ الرحمہ نے

دعا فرمائی۔

”الہی! نعمتیں سارے جہاں کو عطا فرما اور مصیبتیں مجھ کو عطا فرما۔“  
اللہ اکبر! ان حضرات کی ہمتیں کتنی بلند تھیں! ہم تو اُن کی گردِ پا بھی نہیں۔ مولیٰ  
تعالیٰ ہم کو ایسا حوصلہ اور ایسی ہمت عطا فرمائے۔ آمین! غم و الم گراں قدر ہیں۔  
فانی نے خوب کہا ہے۔

میری ہوس کو عیشِ دو عالم بھی تھا قبول  
تیرا کرم کہ تو نے دیا دل دکھا ہوا  
جو محبوب کی طرف سے عطا ہو اُس کو محبوب رکھنا چاہئے، اسی راہ پر چل کر ہر  
عاشق، معشوق بن جاتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو، اور آپ کو طمانینتِ قلب  
عطا فرمائے۔ آمین!

شریکِ غم  
احقر محمد مسعود احمد



سورہ اخلاک

تیس

## مآخذ و مراجع

کتب:

محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: نور نور چہرے، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

رسائل:

پندرہ روزہ ”الحسن“ پشاور ۱۵ اگست ۱۹۷۴ء

ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور نومبر ۱۹۷۶ء

مکاتیب:

بنام مولانا حسن المآب، یتگورہ (باعتبار سنین) سوات محرمہ ۱۹۴۹ء از حیدرآباد سندھ

بنام قاری سید حفیظ الرحمن، بہاولپور محرمہ ۱۹۵۰ء از حیدرآباد، سندھ

بنام شیخ الاسلام مفتی شاہ محمد مظہر اللہ، دہلی محرمہ ۶ مارچ ۱۹۵۳ء از حیدرآباد، سندھ

بنام رضیہ بیگم وغیرہ حیدرآباد، سندھ محرمہ ۸ دسمبر ۱۹۶۶ء از کوئٹہ

بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری، پشاور محرمہ ۸ جون ۱۹۷۰ء از کوئٹہ

بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری، پشاور محرمہ ۱۲ مارچ ۱۹۷۱ء از ٹنڈو محمد خاں،

سندھ

بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی، قادری، پشاور محرمہ ۲۲ مئی ۱۹۷۲ء از ٹنڈو محمد خاں،

سندھ

بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری، پشاور محرمہ ۲۱ اگست ۱۹۷۴ء، از ٹنڈو محمد خاں،

سندھ

- بنام سید محمد امیر شاہ گیلانی، پشاور محررہ ۲۱ / اگست ۱۹۷۴ء، از ٹنڈو محمد خاں، سندھ
- بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری، پشاور محررہ ۲۱ / ستمبر ۱۹۷۴ء، از کراچی
- بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری، پشاور محررہ ۲۰ / اکتوبر ۱۹۷۴ء، از کراچی
- بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری، پشاور محررہ ۶ / نومبر ۱۹۷۴ء، از مٹھی
- بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری، پشاور محررہ ۳۰ / نومبر ۱۹۷۵ء، از مٹھی
- بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری، پشاور محررہ ۹ / جنوری ۱۹۷۶ء، از مٹھی
- بنام مولانا تاج محمد مظہر صدیقی قادری، پشاور محررہ ۲۷ / جنوری ۱۹۷۶ء، از مٹھی
- بنام مولانا محمد احمد قریشی مظہری، لاہور محررہ ۳۰ / ستمبر ۱۹۸۱ء، از ٹھٹھہ
- بنام مولانا محمد احمد قریشی مظہری، لاہور محررہ ۱۸ / نومبر ۱۹۸۱ء، از ٹھٹھہ
- بنام مولانا محمد احمد قریشی مظہری، لاہور محررہ ۷ / اپریل ۱۹۸۳ء، از ٹھٹھہ
- بنام مولانا محمد احمد قریشی مظہری، لاہور محررہ ۱۴ / مئی، ۱۹۸۳ء، از ٹھٹھہ
- بنام مولانا محمد احمد قریشی مظہری، لاہور محررہ ۱۱ / جون ۱۹۸۳ء، از ٹھٹھہ
- بنام خلیل احمد رانا، جہانیاں ضلع خانیوال محررہ ۲۹ / مارچ ۱۹۸۲ء، از ٹھٹھہ
- بنام پروفیسر فیاض احمد کاوش، میرپور خاص محررہ ۱۵ / ستمبر ۱۹۸۵ء، از ٹھٹھہ
- بنام صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی، ملتان محررہ ۷ / جون ۱۹۸۶ء، از کراچی
- بنام حکیم محمد افتخار حسین اظہر چشتی، ڈیرہ نواب صاحب محررہ ۶ / نومبر ۱۹۸۶ء، از ٹھٹھہ
- بنام صوفی محمد اسرائیل الخیری، پشاور محررہ ۲۸ / اپریل ۱۹۸۷ء، از ٹھٹھہ
- بنام مظہر محمود قریشی مسعودی، لاہور محررہ ۲۸ / جون ۱۹۸۷ء، از ٹھٹھہ
- بنام سید ریاست علی قادری، اسلام آباد محررہ ۲۶ / فروری ۱۹۸۸ء، از ٹھٹھہ
- بنام صاحبزادہ محمد اشرف مجددی، لاہور محررہ فروری ۱۹۸۹ء، از ٹھٹھہ

- بنام خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی، پشاور محرمہ ۱۵ / مارچ ۱۹۸۹ء از سکھر
- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور محرمہ ۱۹ / اپریل ۱۹۸۹ء از سکھر
- بنام ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم، دہلی محرمہ ۲۰ / ستمبر ۱۹۸۹ء از سکھر
- بنام پروفیسر ڈاکٹر قادری محمد رفیق، لاہور محرمہ ۲۷ / اگست ۱۹۹۰ء از سکھر
- بنام سید شہود حسن، بہاولپور محرمہ ۹ / ستمبر ۱۹۰۰ء از سکھر
- بنام مرزا صلاح الدین محشر لوہاروی، اسلام آباد محرمہ یکم فروری ۱۹۹۱ء از سکھر
- بنام خلیل احمد رانا، جہانیاں ضلع خانیوال محرمہ ۲۹ / مارچ ۱۹۹۱ء از کراچی
- بنام صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، کراچی محرمہ ۴ / جنوری ۱۹۹۲ء از سکھر
- بنام پروفیسر امتیاز احمد سعید، اسلام آباد محرمہ ۲۶ / جنوری ۱۹۹۲ء از سکھر
- بنام مولانا افتخار احمد قادری، ریاض سعودی عرب محرمہ ۲۹ / جنوری ۱۹۹۲ء از سکھر
- بنام ڈاکٹر عبدالنعیم عزیز، بریلی شریف محرمہ ۲۹ / جنوری از سکھر
- بنام ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم، دہلی محرمہ ۲۹ / جنوری ۱۹۹۲ء از سکھر
- بنام سید اویس علی قادری، کراچی محرمہ ۷ / فروری ۱۹۹۲ء از سکھر
- بنام راجہ محمد طاہر ایڈوکیٹ، جہلم محرمہ ۷ / فروری ۱۹۹۲ء از سکھر
- بنام مولانا افتخار احمد قادری، ریاض سعودی عرب محرمہ ۲۳ / مارچ ۱۹۹۲ء از سکھر
- بنام پروفیسر غیاث الدین قریشی، انگلینڈ محرمہ ۱۳ / اگست ۱۹۹۲ء از کراچی
- بنام مرزا صلاح الدین محشر لوہاروی، اسلام آباد محرمہ ۲۲ / دسمبر ۱۹۹۲ء از کراچی
- بنام پروفیسر افتخار علی، حیدرآباد، سندھ محرمہ ۲۱ / فروری ۱۹۹۳ء از کراچی
- بنام مرزا صلاح الدین محشر لوہاروی، اسلام آباد محرمہ ۲۵ / فروری ۱۹۹۳ء از کراچی
- بنام علامہ مفتی محمد عارف رضوی، بریلی شریف محرمہ ۱۴ / مارچ ۱۹۹۳ء از کراچی

بنام مولانا شیخ فضل الرحمن قادری، مدینہ منورہ محرمہ ۱۷ / مئی ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام حافظ محمد عثمان نقشبندی، لاہور محرمہ ۱۹ / مئی ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام میاں محمد محبوب الہی رضوی، چونیاں محرمہ ۲۰ / مئی ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام مولانا کوثر نیازی، اسلام آباد محرمہ ۶ / جون ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام مظہر محمود قریشی مسعودی، لاہور محرمہ ۱۶ / نومبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام حاجی محمد مقبول احمد قادری ضیائی، لاہور محرمہ ۱۶ / نومبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام حافظ محمد فیاض احمد، لاہور محرمہ ۱۶ / نومبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام پروفیسر عبدالغفور سومر و شکار پور محرمہ ۱۶ / نومبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام پروفیسر ڈاکٹر محمد رفیق، لاہور محرمہ ۲۵ / نومبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام صاحبزادہ جعفر آغا، کوئٹہ محرمہ ۴ / دسمبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، حیدرآباد سندھ محرمہ ۴ / دسمبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام پروفیسر فیاض احمد کاوش، میرپور خاص محرمہ ۴ / دسمبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام مفتی محمد مکرم احمد مظہری، دہلی محرمہ ۵ / دسمبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام حافظ محمد فیاض احمد، لاہور محرمہ ۲۱ / دسمبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام ابوالنصر انس فاروقی مجددی، دہلی محرمہ ۲۸ / دسمبر ۱۹۹۳ء از کراچی  
 بنام خواجہ معز الدین اشرفی، حیدرآباد دکن محرمہ ۳ / فروری ۱۹۹۴ء از کراچی  
 بنام طارق نیازی اسلام آباد محرمہ ۲۲ / مارچ ۱۹۹۴ء از کراچی  
 بنام حکیم محمد عاقل چشتی مظہری، دھام پور محرمہ یکم مئی ۱۹۹۴ء از کراچی  
 بنام شیخ محمد عارف قادری، مدینہ منورہ محرمہ ۵ / جون ۱۹۹۴ء از کراچی  
 بنام مولانا شیخ فضل الرحمن قادری، مدینہ منورہ محرمہ ۵ / جون ۱۹۹۴ء از کراچی

- بنام پروفیسر ولی محمد، بہاولپور محرمہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۴ء از کراچی
- بنام مولوی دوست محمد درس، مٹھی محرمہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۴ء از کراچی
- بنام مولوی عطا محمد درس، مٹھی محرمہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۴ء از کراچی
- بنام پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، حیدرآباد سندھ محرمہ ۲۴ مارچ ۱۹۹۵ء از کراچی
- بنام راہ محمد طاہر ایڈووکیٹ، جہلم محرمہ ۶ اپریل ۱۹۹۵ء از کراچی
- بنام علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری، بریلی شریف محرمہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۵ء از کراچی
- بنام سید نور محمد قادری، گجرات محرمہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۵ء از کراچی
- بنام پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، لاہور محرمہ ۳ مارچ ۱۹۹۶ء از کراچی
- بنام پروفیسر مبشر احمد لاہور محرمہ ۳ مارچ ۱۹۹۶ء از کراچی
- بنام سید محمد طاہر مظہری، اسلام آباد محرمہ ۳ مارچ ۱۹۹۶ء از کراچی
- بنام پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، حیدرآباد سندھ محرمہ ۱۲ مارچ ۱۹۹۶ء از کراچی
- بنام ڈاکٹر صداقت اللہ خاں، بدایوں محرمہ ۱۴ مارچ ۱۹۹۶ء از کراچی
- بنام ڈاکٹر مجیب احمد، دہلی محرمہ ۳۱ مارچ ۱۹۹۶ء از کراچی
- بنام ڈاکٹر محمد طفیل، اسلام آباد محرمہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۶ء از کراچی
- بنام بیگم پروفیسر غیاث الدین قریشی، انگلینڈ محرمہ ۲۵ اگست ۱۹۹۶ء از کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
 اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

وَاللّٰهُ جَمِيْعًا رَحِيْمٌ (بقرہ: ۱۰۵-۱۰۶)  
(اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے)

پروفیسر  
ڈاکٹر محمد مسعود احمد

حیات، علمی اور ادبی خدمات

ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی

مقالہ ڈاکٹریٹ بہار یونیورسٹی، بھارت۔ ۱۹۹۷ء

نگران

پروفیسر فاروق احمد صدیقی

شعبہ اردو، بہار یونیورسٹی، بھارت

ضیاء الاسلام پبلیکیشنز

ایڈمیا بیئریل شوگن میٹن، آف محمد بن قاسم روڈ عید گاہ کراچی، سندھ، اسلام جمہوریہ پاکستان

